

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّمَا اَنْتَ نَذِيرٌ مُّبِينٌ

ماضروناتر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَسُولٌ

تصنيف

مفسر القرآن الكريم حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی صاحب مدظلہ العالی

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضر ایدپلز کالونی فیصل آباد

فون: 730833

4392



← ۱۰۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ

(قرآن مجید)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
إِنَّا أَسْأَلُكَ
شَاهِدًا

ظلالِ اسوٰی

تصنیف

○

فقیر عرصہ علامہ اعلیٰ محمد امین صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ صبح نور

ناشر:

جامعہ ریاض العلوم تبلیغ الاسلام مسیحی خضرا۔ پیلیز کالونی ڈی بلاک فیصل آباد

فون: 041-730833-34

87716

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ----- حاضر و ناظر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصنف ----- حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
اشاعت ----- اول ۱۴۱۸ھ
مطبع -----
کتابت ----- احمد علی بھٹہ
تعداد ----- گیارہ سو
قیمت -----

ملنے کا پتہ

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم تبلیغ الاسلام مسجد خضرا۔ پیلپ کالونی ڈی بلاک۔ فیصل آباد

فونٹ: 041-730833-34



عرف آغاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ
وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكُرَیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ - اَمَّا بَعْدُ !

موجودہ دور میں یہ مسئلہ معرکہ الارار بنا ہوا ہے کہ
رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حاضر و ناظر ہیں یا کہ نہیں۔ کچھ حضرات اس
پر مصر ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو حاضر و ناظر ماننا ہر حیثیت
سے شرک ہے اور کچھ حضرات کا نظر یہ ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کو بے عطا الہی حاضر و ناظر ماننا بے شک شرک ہے ناقابل معافی
جرم ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جَلَّالَهُ کے اذن اور عطا سے حاضر و ناظر
ماننا ہرگز شرک نہیں ہے بلکہ یہ اکابر اہل سنت کا عقیدہ اور نظریہ
ہے اور اس کا انکار کرنا شانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو گھٹانے
کے زمرہ میں آتا ہے جو کہ ناقابل معافی جرم اور یہودیوں کا کردار
ہے کیوں کہ یہودیوں کا عقیدہ تھا **يَدُ اللّٰهِ مَعْلُوْلَةٌ**
اللہ تعالیٰ کے پاس سب کچھ ہے لیکن وہ کسی کو دیتا نہیں،

تو اللہ تعالیٰ جَلَّالہ نے اس عقیدہ کی سخت تردید فرمائی فرمایا :

بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ

اللہ تعالیٰ جَلَّالہ جس کو جو چاہے عطا کرے۔

اللہ تعالیٰ جَلَّالہ ہمیں ماننے والوں سے کرے۔

وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ -



سبب تالیف

گذشتہ ماہ فروری ۱۹۹۸ء کے اخبارات مثلاً "نوائے وقت" (۲) "خبریں" (۳) "ندائے ملت" (۴) "قومی اخبار" کراچی وغیرہ میں مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی :

لاڑکانہ (ن ر) وارہ میں بڈھ کے روز دو افراد میں اس بات پر مناظرہ ہو گیا کہ حضور اکرم ﷺ حاضر و ناظر اور مختار نبی ہیں (علیہ الصلوٰۃ والسلام) جس پر ایک شخص نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا دونوں دیہاتیوں میں یہ شرط لگ گئی کہ آگ میں کود جاتے ہیں جو سچا ہوگا وہ آگ سے محفوظ رہے گا۔ چنانچہ محمد پناہ ٹوٹانی شخص حضور ﷺ پر درود و سلام پڑھتا ہوا دوسرے شخص کے ساتھ آگ میں کود پڑا تاہم خدا تعالیٰ کی قدرت اور درود پاک کی برکت سے محمد پناہ ٹوٹانی صحیح و سلامت رہا جب کہ نبی کریم ﷺ کو حاضر و ناظر نہ ماننے والا دیہاتی ہارون بڑی طرح مچھلس گیا اسے ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ سینکڑوں افراد نے یہ منظر دیکھا اور ان پر رقت طاری ہو گئی۔

(روزنامہ نوائے وقت کا عکس ملاحظہ ہو)



مسلل اشاعت کے 57 سال

***** SATURDAY, FEBRUARY, 14, 1998

DAILY NAWA-I-WAQT
RAWALPINDI
ISLAMABAD

روزنامہ بانی حمید نظامی روم

راولپنڈی اسلام آباد
ایڈیٹر حمید نظامی

نوائے وقت

راولپنڈی اسلام آباد لاہور، کراچی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

جلد	44	16 سوال 1418 14 فروری 1998ء 2 پمگن 2054 ب	قیمت	7 روپے	صفحات	14	رجسٹرڈ نمبر	218
		فون راولپنڈی 77-562675-41-44 اسلام آباد					این پی آر	003

نبی کریمؐ کو حاضر و ناظر اور مختار مانتے والا آگ سے بچ نکلا، مخالف جھلس گیا

لاڑکانہ کے دو دیہاتیوں نے ان مسائل پر شرط لگائی اور پھر دونوں نے آگ میں کودنے کا فیصلہ کیا

محمد پناہ ٹونانی درود و سلام پڑھتا ہوا مخالف شخص کے ساتھ آگ کے اندر چلا گیا

لاڑکانہ (ان ر) دارہ میں بدھ کے روز دو افراد میں اس بات پر مناظرہ ہو گیا کہ حضور اکرمؐ حاضر و ناظر اور نبی مختار ہیں جس پر ایک شخص نے اس بات کو مانتے سے انکار کر دیا دونوں دیہاتوں میں یہ شرط لگ گئی کہ آگ میں کود جاتے ہیں جو سچا ہو گا وہ آگ سے محفوظ رہے گا۔ چنانچہ محمد پناہ ٹونانی نامی شخص حضورؐ پر درود پڑھ کر 21 صلوٰۃ 7 پر

بقیہ ۲۱ ✓ حاضر و ناظر ✓

سلام پڑھتا ہوا دوسرے شخص کے ساتھ آگ میں کود پڑا تاہم خدا کی قدرت اور درود پاک کی برکت سے محمد پناہ ٹونانی صبح سلامت رہا جبکہ نبی پاکؐ کو حاضر و ناظر نہ مانتے والا دیہاتی ہمدان بری طرح جھلس گیا جسے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ سینکڑوں افراد نے یہ منظر دیکھا اور ان پر رقت طاری ہو گئی۔

یہ خبر پڑھ کر خیال گزرا کہ عام مسلمان چونکہ حاضر و ناظر کا صحیح مفہوم نہیں سمجھ سکتے اس لیے عام مسلمانوں کی بھلائی اور خیر خواہی کے لیے حاضر و ناظر کا صحیح مفہوم مع دلائل پیش کیا جائے تاکہ وہ شان الوہیت اور شان رسالت و نبوت کو صحیح سمجھ سکیں اِنْ اُرِيْدُ الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ -

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى حَبِيْبِهِ وَنَبِيِّهِ وَرَسُوْلِهِ
 سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ -
 مسئلہ حاضر و ناظر کو ایک مقدمہ اور سات فصلوں پر تقسیم کیا گیا ہے
 تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو -

۱ - فصل اول	حاضر و ناظر کا مفہوم -
۲ - فصل دوم	حاضر و ناظر کا قرآن و حدیث سے ثبوت -
۳ - فصل سوم	حاضر و ناظر کے متعلق اقوال مبارکہ -
۴ - فصل چہارم	حاضر و ناظر کے متعلق عقلی دلائل -
۵ - فصل پنجم	حاضر و ناظر کے متعلق مخالفین کے اقوال -
۶ - فصل ششم	حاضر و ناظر کے متعلق واقعات -
۷ - فصل ہفتم	حاضر و ناظر نہ ماننے کی وجہ -
	خاتمہ - بطور نصیحت چند باتیں -

مقدمہ

بطور تمہید چند باتیں

اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ہے۔ ذات میں صفات میں افعال میں اس کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت ذاتی ہے، قدیم ہے، مستقل ہے، غیر محدود ہے۔ اور مخلوق کی ہر صفت عطائی ہے، حادث ہے، محدود ہے۔

اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُهُ کی کوئی صفت عطائی نہیں ہو سکتی اور مخلوق کی کوئی صفت ذاتی نہیں ہو سکتی۔ اور یہ وہ بنیاد ہے جس پر توحید کا مضبوط محل قائم ہے، اور یہ وہ حدِ فاصل ہے جس سے انسان کفر و شرک سے بچ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُهُ غیب دان ہے تو بالذات اور نبی علیہم السلام یا ولی غیب دان ہیں تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے۔ اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ سَمِيعٌ وَبَصِيرٌ ہے تو بالذات إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ، اور بندہ سَمِيعٌ وَبَصِيرٌ ہے تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا یعنی بندے کو ہم نے سمیع و بصیر بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ جَلَّالٌ عَزِيزٌ تَصَرَّفَ کرتا ہے تو بالذات ولی، نبی تَصَرَّفَ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے۔ اللہ تعالیٰ اندھوں اور کوڑھوں کو تندرست کرتا ہے تو بالذات اور اللہ تعالیٰ جَلَّالٌ عَزِيزٌ کا نبی اندھوں کو اور کوڑھ والوں کو تندرست کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے۔ اللہ تعالیٰ جَلَّالٌ عَزِيزٌ مُرُوْدٌ کو زندہ کرتا ہے تو بالذات اور اللہ تعالیٰ کا نبی علیہ السلام مُرُوْدٌ کو زندہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے۔
وَأَبْرِي الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ

(قرآن مجید)

اللہ تعالیٰ جَلَّالٌ عَزِيزٌ حاضر و ناظر ہے تو بالذات اور اللہ تعالیٰ کا نبی حاضر و ناظر ہے تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے :
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا

(۲)

اسی مشارکت سے شرک لازم نہیں آتا۔ قرآن مجید میں ہے :
إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرُؤُوفٌ رَّحِيمٌ۔

(قرآن مجید)

یعنی اللہ تعالیٰ رُؤُوفٌ بھی ہے رَحِيمٌ بھی ہے۔
 اور اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق فرمایا :

وَبِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ -

(قرآن مجید)

یعنی میرا حبیب رؤف بھی ہے اور رحیم بھی۔ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ تَعَالَى جَلَّالَهُ مَبْهِمٌ سَمِيعٌ وَبَصِيرٌ هُوَ :

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

(قرآن مجید)

اور بندہ بھی سمیع و بصیر ہے :

فَجَعَلْنَا سَمِيعًا بَصِيرًا -

(قرآن مجید)

کیونکہ اللہ تعالیٰ جَلَّالَهُ رَؤُوفٌ وَرَحِيمٌ ہے تو بالذات اور
نبی اکرم حبیب مکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَؤُوفٌ وَرَحِيمٌ ہیں تو اللہ تعالیٰ
کی عطا سے۔

اللَّهُ تَعَالَى جَلَّالَهُ سَمِيعٌ وَبَصِيرٌ ہے تو بالذات اور بندہ سمیع و بصیر
ہے تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے۔

مسلمان بھائیوں سے اپیل ہے کہ ہمیشہ اس فرق کا لحاظ رکھیں۔
ورنہ شرک کے مرتکب ہوں گے یا پھر کفر میں مبتلا ہو جائیں گے۔
کیونکہ مخلوق میں سے کسی کے لیے بھی کوئی صفت مستقل اور ذاتی

مان لی جاتے تو یہ سراسر شرک ہے اور ناقابلِ معافی جرم ہے۔
قرآن پاک میں ہے :

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ لِمَن يَشْرِكُ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ
اور اگر حبیبِ خدا سیدِ انبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کسی بھی اللہ تعالیٰ
کی عطا کردہ صفت کا انکار کیا جائے تو یہ بوجہ گستاخی کفر ہے۔

مگر فرق مراتب نہ کنی زندیقہ

اللہ تعالیٰ ﷻ توحید و رسالت کو صحیح سمجھنے کی توفیق عطا کرے
اور اللہ تعالیٰ ان حضرات کو بھی سمجھ عطا کرے جو توحید کی آڑ میں
شانِ نبوت و رسالت میں بے ادبی کے مرتکب ہو کر ایمان ضائع
کر بیٹھتے ہیں۔

وَاللَّهُ تَعَالَى الْهَادِي إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ
وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ



حاضر و ناظر کا مفہوم

حاضر و ناظر کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے اپنے حبیب مکرم نبی محترم ﷺ سے بعد اور دُوریاں اٹھا دی ہیں لہذا سارا جہاں زمین و آسمان عرش و کرسی لوح و قلم ملک و ملکوت سب کا سب جانِ جہاں ﷺ کے سامنے اور پیش نظر ہے کوئی چیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دُور اور محبوب نہیں۔ رسول کریم رحمۃ اللعالمین ﷺ مثل کف دست سب کچھ دیکھ رہے ہیں جیسے کہ آئندہ صفحات میں آپ پڑھ لیں گے

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَىٰ حَبِيبِهِ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ
وَعَلَىٰ آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ -



حاضر و ناظر کا ثبوت قرآن و حدیث سے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا

(قرآن مجید سورۃ احزاب)

اے پیارے نبی ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ہے۔

قابلِ غور بات ہے کہ لفظ شاہد یا تو شہود سے مشتق ہے یا مشاہدہ

سے۔ اگر شہود سے مشتق مانا جائے تو اس کا معنی ہوگا حاضر

اور اگر مشاہدہ سے مشتق مانا جائے تو معنی ہوگا ناظر۔

بعض حضرات کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کو حاضر

و ناظر ہرگز نہیں مانیں گے۔ ہم شاہد کا معنی کرتے ہیں گواہ لہذا معنی

یہ ہوگا اے نبی ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے نہ کہ حاضر و ناظر۔

تنبیہ : ایسے بعض حضرات کی قسمت ہی ایسی ہوتی ہے کہ

شب و روز رحمتِ کائنات ﷺ کی شان گھٹانے

میں اور عیبِ جوئی میں لگے رہتے ہیں مندرجہ ذیل واقعہ پڑھیں اور

اور اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔

واقعہ : حضرت سید غلام جیلانی شاہ صاحب فرماتے

ہیں کہ میرے استاد گرامی قدر مولانا سید احمد سعید شاہ صاحب

کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

کراتی تھی وہ یوں کہ میں راویپنڈی کے ایک مدرسہ میں

پڑھتا تھا وہاں کا استاد بہت گستاخ تھا وہ اللہ تعالیٰ

کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ایسی باتیں کہہ جاتا تھا جن

باتوں کو لکھتے ہوئے قلم لرز جاتا ہے۔ مولانا سید غلام جیلانی

شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے یہ سارا واقعہ گولڑہ شریف

میں حضرت بابو جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا تو

آپ نے فرمایا اگر ایمان بچانا ہے تو اس مدرسہ کو چھوڑ دو میں

نے پوچھا کہ پھر میں کہاں جاؤں تو بابو جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، آپ

ملتان شریف علامہ کاظمی صاحب کے مدرسہ میں چلے جائیں، اور

وہیں جا کر پڑھیں۔ چنانچہ میں جب ملتان شریف حاضر ہوا تو حضرت

علامہ کاظمی شاہ صاحب نے حالات پوچھ کر فرمایا اچھا ہوا کہ ایمان

بچا کر نکل آئے۔ غلام جیلانی صاحب فرماتے ہیں میں نے پوچھا

وہاں کونسی بات تھی کہ میرا ایمان ضائع ہو جاتا حضرت کاظمی شاہ صاحب

نے فرمایا کہ ہم لوگ حضور ﷺ کے کمالات بیان کرتے ہیں اور وہ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ سرکار نبی کریم ﷺ کو ہم میں نقص اور عیب ڈھونڈ نکالیں۔ (العیاذ باللہ) بتاؤ تمہیں حضور

نبی کریم ﷺ کے کمالات پسند ہیں یا آپ ﷺ پر عیوب و افتراء پسند ہے! میں نے کہا مجھے تو کمالات پسند ہیں۔

اس پر غزالی زمان نے فرمایا آج رات تم سو گے تو انشاء اللہ تمہیں سید الانبیاء ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی سرکار

خود کرم فرمائیں گے تو خود حضور ﷺ سے پوچھ لینا کہ کہاں پڑھنا بہتر ہے۔ سید غلام جبیلانی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ

جب میں سویا تو اسی رات حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا سرکار ﷺ نے جو پہلی بات فرمائی وہ

یہ تھی اچھا ہوا تم اس مدرسہ میں آگے تمہارا ایمان بچ گیا یہ سن کر میں نے خواب ہی میں عرض کیا کہ وہاں (پہلے مدرسہ میں)

کوئی خرابی تھی جس سے میرا ایمان ضائع ہو جاتا۔ اس پر سرکار ﷺ نے فرمایا وہ لوگ مجھ میں عیب ڈھونڈنے

اور نقص تلاش کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور (حضرت غزالی دوراں) کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جبکہ یہ میرے کمالات

ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

تلاش کرتے اور بیان کرتے ہیں۔ بتاؤ تمہیں میرے کمالات سُنا
 پسند ہیں یا عیب سُنا میں نے عرض کیا حضور مجھے آپ کے کمالات
 پسند ہیں۔ سید غلام جبیلانی شاہ صاحب نے فرمایا، جب میں
 غزالیٰ زماں (علامہ کاظمی شاہ صاحب) کے پاس سبق پڑھنے کے
 لیے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا رات والے خواب کا حال سُناؤ،
 میں نے سارا خواب بیان کیا تو بہت خوش ہوئے اور مجھے
 سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت پر مبارکباد دی اور فرمایا میں
 نے بھی تو یہی بتایا تھا۔

(ماہنامہ "السعد" ملتان ماہ شوال ۱۴۱۸ھ / فروری ۱۹۹۸ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)
 واقعہ مذکورہ کو بار بار پڑھیں اور غور کریں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ
 کے پیارے حبیب رحمت کائنات سید العالمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
 جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی **مَحَمَّدٌ** یعنی بے عیب پیدا
 کیا ہے اس ذاتِ بابرکات میں زندگی بھر نقص اور عیب تلاش
 کرتے رہتے ہیں وہ کب شاہد کا معنی حاضر و ناظر مانیں گے۔
 پھر ان سے سوال ہے کہ تم شاہد کا معنی گواہ کر کے بھی کہیں
 جا نہیں سکتے کیونکہ گواہ وہ ہوتا ہے جو دیکھی ہوئی چیز کی
 گواہی دے بن دیکھی بات کی گواہی تو دُنیا کی عدالتیں بھی نہیں

لہ نام مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا معنی سمجھنے کے لیے کتاب عظمتِ ندم مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مطالعہ کریں۔

مانتیں تو اللہ تعالیٰ ﷻ کے دربار بن دیکھی گواہی کیسے چل سکتی ہے۔ لہذا وَ يَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا کے مطابق ماننا پڑے گا کہ حبیبِ خدا سید انبیا ﷺ ہر ہر اُمتی کو دیکھ رہے ہیں جبھی تو قیامت کے دن ہر ایک کی گواہی دیں گے۔

گواہی کے متعلق اقوال اکابر

①

بحر رائق میں ہے :

ان الشهادة اسم من الشهادة وهي الاطلاع
على الشيء عياناً فاشترط في الاداء ما يُنبئ
عن المشاهدة -

(بحر رائق صفحہ ۵۵ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

یعنی شہادت اسم ہے جو کہ مشاہدہ سے بنا ہے اور مشاہدہ کسی چیز کو آنکھوں سے دیکھ کر مطلع ہونے کا اسی لیے شہادت کی ادائیگی میں مشاہدہ سے خبر دینے کی شرط لگائی گئی ہے۔

(۲)

نہایہ میں ہے :

و اصل الشهادة الاخبار بما شاهدہ وشہدہ

(نہایہ ابن اثیر ص ۵۱۴)

گواہی میں اصل یہ ہے کہ جس چیز کا مشاہدہ کیا ہو اور اس پر حاضر ہوا ہو اس کی خبر دینا۔

(۳)

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا قول ،

مشاہدہ کے بغیر شرعاً شہادت جائز نہیں۔

(افاضات یومیہ ص ۲۸۱)

(۴)

مولوی محمد حنیف گنگوہی دیوبندی کا قول

شہادت گواہی دینا شریعت میں کسی حال کی خبر

دینے کو کہتے ہیں جو اٹکل اور گمان سے نہ ہو بلکہ

چشم دید ہو۔

(صبح نوری ص ۲۸۶)

(۵)

درس قرآن کا حوالہ :

گواہ کو شاہد اور شہید اسی لیے کہا جاتا ہے کہ وہ خاص
امر واقعہ میں موجود ہوتا ہے اور اس سے پوری طرح باخبر
ہوتا ہے۔ (درس قرآن ص ۵۲۲)

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اپنے حبیب رحمۃ اللعلمین ﷺ
کی سچی محبت عطا کرے تو سارے جھگڑے ہی ختم ہو جائیں۔
وَهُوَ الْمَوْفِقُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

(۶)

مسک دیوبند کے شیخ الہند مولانا محمود الحسن کا قول
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنے اُمتیوں کے
حالات سے پوری طرح واقف ہیں ان کی صداقت
وعدالت گواہ ہوں گے۔

(تفسیر عثمانی ص ۲۷)

اللہ تعالیٰ ﷻ ہمیں مان لینے والوں میں سے کرے۔

اپیل

اے میرے مسلمان بھائی وہ تو نہیں مانیں گے لیکن تو تو
مان جا تا کہ تو دوزخ کی آگ سے بچ جائے۔ — جیسے
عاشقِ رسول (ﷺ) محمد پناہ ٹوٹانی آگ سے بچ گیا۔
اللَّهُمَّ اهْدِنَا وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ -

اور اگر تجھے ہمارے ترجمہ پر اعتبار نہیں تو ہم اکابر کے
اقوال مبارکہ پیش کیے دیتے ہیں تاکہ دل مطمئن ہو جائے

①

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا -

یعنی اے غیب کی خبریں دینے والے نبی ہم نے آپ کو بھیجا

حاضر و ناظر - (کنز الایمان)

②

حضرت شیخ الحدیث ابن شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے فرمایا

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا

معنی عالم و حاضر بحال امت و تصدیق و تکذیب و

نجات و ہلاکت ایشاں -

(مدارج النبوة ص ۲۴۰)

یعنی اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا میں شاہد کا معنی ہے اُمت کے احوال کو جاننے والے اور حاضر اور اُمت کی تصدیق و تکذیب اور نجات و ہلاکت کا مشاہدہ فرمانے والے -

(۳)

عارفِ رومی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

در نظر بودش مقامات العباد

لاجرم ناشد خدا شاہد نہاد

(مثنوی شریف دفتر ششم ص ۶۸)

یعنی نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نظر میں سب بندوں کے مقامات ہیں۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام مبارک شاہد رکھا ہے۔

(۴)

مفسرِ قرآن سیدی سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ نے فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا عَلَىٰ مَنْ

بُعِثَتْ إِلَيْهِمْ تُرَاقِبُ أحوَالَهُمْ وَ تَشَاهِدُ
 أَعْمَالَهُمْ وَ تَحْمَلُ عَنْهُمْ الشَّهَادَةَ بِمَا
 صَدَرَ مِنْهُمْ مِنَ التَّصْدِيقِ وَ التَّكْذِيبِ
 وَ سَائِرِ مَا هُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْهُدَى وَ الضَّلَالَةِ

(تفسیر روح المعانی ص ۲۵)

اے پیارے نبی ہم نے آپ کو اُمت پر شاہد بنا کر بھیجا
 ہے کہ آپ اُمت کے احوال کی نگرانی فرماتے ہیں اور
 ان کے عملوں کو دیکھتے ہیں اور اُمت کے احوال مثلاً
 تصدیق و تکذیب، ہدایت و گمراہی وغیرہ اعمال کی گواہی
 دیں گے۔

باقی لفظ شاہد کے معنی کے متعلق آپ تیسری فصل میں مزید
 حوالہ جات پڑھ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ مان لینے کی توفیق عطا کرے۔

وَهُوَ حَسْبُنَا وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ وَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ
 آیت نمبر ۲: النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ

(سورة احزاب پارہ نمبر ۲)

یعنی رسول اللہ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) ایمان والوں کے ساتھ

~~70210~~ 87716

ان کی جانوں سے بھی قریب تر ہیں۔
 اور ظاہر بات ہے کہ جو قریب ہوتا ہے وہ حاضر بھی ہوتا اور
 ناظر بھی اور یہی بات بانی مدرسہ دیوبند مولانا قاسم نانوتوی صاحب نے بھی
 کہی ہے۔ چنانچہ تحذیر الناس میں ہے :

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ

صلہ من انفسہم کو دیکھیے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے
 کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو اپنی اُمت کے ساتھ وہ
 قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل
 نہیں کیونکہ اَوْلَىٰ بمعنی اقرب ہوا اور اگر معنی احب
 یا اَوْلَىٰ بالتصرف ہو۔ جب بھی یہی بات لازم آئیگی کہ
 اجبت اور اولویت بالتصرف کیلئے اقرب تو وجہ ہو سکتی ہے پر بالعکس
 نہیں ہو سکتا۔ (تحذیر الناس ص ۱)



حدیثِ پاک

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدَرَفَعَ
 لِي الدُّنْيَا فَمَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَالْمَاهُوكَاتُ
 فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَمَا أَنْظُرُ إِلَى
 كَفَى هَذِهِ -

(مواہب لدنیہ مع شرح زرقانی ص ۲۰۴)

”یعنی رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 ساری دُنیا میرے سامنے کر دی ہے لہذا میں ساری
 دُنیا کو اور جو کچھ دُنیا میں قیامت تک ہونے والا
 ہے سب کا سب یوں دیکھ رہا ہوں جیسے اس ہاتھ
 کی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔“

اس حدیثِ پاک سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں ایک یہ کہ
 سیدِ دو عالم حبیبِ مکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساری دُنیا کے نظر ہیں

دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے اپنے حبیب
جانِ دو عالم ﷺ سے دُوریاں اٹھا دی ہیں اور
ساری دُنیا آپ ﷺ کے قریب کر دی ہے لہذا
رحمۃ للعلمین ﷺ ساری دُنیا کے لیے حاضر ہیں آپ
کے قریب جیسے عرب ویسے ہی عجم، جیسے زمین ویسے ہی آسمان
جیسے فرش ویسے ہی عرش، جیسے ملک ویسے ہی ملکوت ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ
سَيِّدِ الْأَبْرَارِ زَيْنِ الْمُرْسَلِينَ الْأَخْيَارِ وَعَلَى
آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أُولَى الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ
إِلَى يَوْمِ الْقَرَارِ -

نیز اس حدیثِ پاک میں فانا انظر سے خفیف سا احتمال
ہو سکتا تھا کہ نظر سے مراد علم ہے اس احتمال کو سیدی علامہ
عبدالباقی زرقانی قدس سرہ نے بند کر دیا اور فرمایا اشارۃً

إِلَى أَنَّهُ نَظَرَ حَقِيقَةً دَفَعَ بِهِ اِحْتِمَالَ أَنَّهُ أَرِيدَ
بِالنَّظَرِ الْعِلْمَ -

(زرقانی علی المواہب ص ۲۰۵)

یعنی اس حدیثِ پاک میں نظر سے مراد نظرِ حقیقی

یعنی آنکھ کے ساتھ دیکھنا ہے۔ یہ فرما کر مصنف نے اس احتمال کو بند کر دیا کہ نظر سے مراد علم ہے

اللہ تعالیٰ ایسے محقق علماء کو ہماری طرف سے جزا بخیر عطا کرے کہ انہوں نے اگر مگر کا راستہ بند کر دیا۔ ورنہ آج کے علماء کچھ کا کچھ کر دیتے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى حَبِيْبِهِ وَرَسُوْلِهِ وَ
نَبِيِّهِ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ



تیسری فصل

حاضر و ناظر کے متعلق اکابر کے اقوال مبارکہ

(۱)

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمہ اللہ نے فرمایا
نبی کریم ﷺ (بے مثل) بشر بھی ہیں لیکن حاضر
و ناظر بھی ہیں۔“

(انقلاب حقیقت ص ۲۷)

فائدہ : صرف شیر ربانی ہی نہیں بلکہ تمام ولیوں ، غوثوں
قطبوں کا ، علماء محققین کا یہی عقیدہ ہے کہ نبی اکرم شفیع اعظم ﷺ
باذن اللہ حاضر و ناظر ہیں۔

(۲)

شیخ الحدیث شاہ عجم الحق محدث دہلوی قدس نے فرمایا

”باچندیں اختلافات و کثرت مذاہب کہ در علماء امت
است یک کس را دریں مسئلہ خلاف نیست کہ

آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بحقیقت حیات بے شائبہ
مجاز توہم تاویل دائم و باقیست و بر اعمالِ اُمّت
حاضر و ناظر و مرطالبانِ حقیقت را و متوجہانِ آنحضرتِ رفیع
و مرئی است۔ (اقراب سبل بر اخب الاخی ص ۱۶۱)

یعنی باوجود اس بات کے کہ اُمّت کے علماء میں اختلافات
ہوتے ہیں اور اُمّت کے بہت سارے مذہب ہیں لیکن اس
مسئلہ میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ
اپنی حقیقی زندگی مبارکہ کے ساتھ دائم اور باقی ہیں اور اُمّت
کے احوال پر حاضر و ناظر ہیں۔ اور حقیقت کے طالبان کو اور
ان حضرات کو جو آپ کی طرف متوجہ ہیں ان کو فیض بھی
پہنچاتے ہیں اور ان کی تربیت بھی فرماتے ہیں۔ اور اس میں
نہ تو مجاز کا شائبہ ہے اور نہ ہی تاویل بلکہ تاویل کا وہم بھی نہیں
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْمَخْتَارِ
سَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ الْيَوْمِ الْقَرَارِ
اور سیدی شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وہ ہستی
ہیں جن کی شخصیت مسلم ہے اور ان کو اپنوں اور بیگانوں سب
نے خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

چنانچہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اشرف الجواب میں

لکھتے ہیں :

”چونکہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ بڑے محدث ہیں اس لیے انہوں نے جو یہ دس قسمیں شفاعت کی لکھی ہیں کسی حدیث سے معلوم کر کے لکھی ہونگی گو ہم کو وہ حدیث نہیں ملی مگر چونکہ شیخ کی نظر حدیث میں بہت وسیع ہے اس لیے ان کا یہ قول قابل قبول ہے۔“

(اشرف الجواب ص ۵۵)

نیز حضرت شیخ الحدیثین کے متعلق مولانا اشرف علی صاحب نے

لکھا ہے:

”بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربارِ نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات حضور کی کہلاتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اسی دولت سے مشرف تھے اور صاحبِ حضوری تھے۔“

(افاضاتِ یومیہ ص ۶)

نیز مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے لکھا ہے :
 "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُوْرِيْ اَوْرِ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتَ
 الْاَفْلَاكَ - یہ حدیثیں کتب صحاح میں موجود نہیں ہیں
 مگر شیخ عبدالحق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُوْرِيْ
 کو نقل کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس کی کچھ اصل ہے۔"

(فتاویٰ رشیدیہ مہذبہ ص ۹۸)

لہذا اگر شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا قول معتبر مانا جاتا
 ہے اگرچہ حدیث نہ ملے جیسے کہ مندرجہ بالا دونوں دیوبند کے
 اکابر نے اقرار کیا ہے تو حضرت شیخ قدس سرہ کا یہ قول مبارک
 کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حاضر و ناظر ہونے میں کسی ایک کا
 بھی اختلاف نہیں کیوں نہ مانا جائے گا مگر تعصب کا کیا علاج
 اللہ تعالیٰ مان لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ
 النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

اسی سلسلہ میں کہ سارے ولی غوث، قطب ابدال، محققین کرام
 سید و عالم نور مجسم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو حاضر و ناظر مانتے ہیں۔
 مزید اقوال مبارکہ پیش خدمت ہیں پڑھیں اور ایمان مضبوط کریں۔

(۳)

حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی مجددی حمزہ اللہ کا ارشاد مبارک

آپ نے فرمایا، ”دُرود پاک کے آداب میں سے یہ بھی
ہے کہ دُرود پاک پڑھنے والا دُرود پاک پڑھتے وقت
یہ خیال رکھے کہ آپ ﷺ حاضر ہیں اور
سُن رہے ہیں اور منظر و اُمیدوار رہتے تاکہ دُرود پاک
کے ذریعہ سے آنحضرت ﷺ کی جناب
سے فیض پہنچے۔“

(مقاصد السالکین ص ۵۶)

(۴)

شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروردی کا ارشاد مبارک

”پس باید کہ بندہ ہم چنانکہ حق سبحانہ و تعالیٰ را
پیوستہ بر جمیع احوال خود ظاہراً و باطناً واقف مطلع
ببند رسول اللہ ﷺ را نیز ظاہر و باطن مطلع
و حاضر داند۔“

(عوارف المعارف منقول از محقق العقائد)

یعنی جیسے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت اپنے ظاہری و باطنی احوال پر واقف اور مطلع جانتا ہے ایسے ہی رسول اللہ ﷺ کو بھی اپنے ظاہری و باطنی احوال پر مطلع اور حاضر جانے۔

(۵)

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے فرمایا،

”و بعد از تحریر آں چنان معلوم شد کہ حضرت رسالت خاتمیت علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ با جمع کثیر از مشایخ اُمت خود حاضر اند و ہمیں رسالہ را در دست مبارک خود دارند۔“

(مکتوبات مجددیہ ص ۲۲)

یعنی رسالہ لکھ لینے کے بعد یوں معلوم ہوا کہ سید دو عالم نور مجسم ﷺ اپنی اُمت کے مشایخ کرام سمیت حاضر ہیں اور وہی رسالہ سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کے دست مبارک میں ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ
وَعَلَىٰ آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ -

(۶)

مولانا عبید اللہ لکھنوی کا قول ،

السرفی خطاب التّشہد ان الحقیقہ الحمّادیة
 کانها ساریة فی کل وجود و حاضرة فی
 باطن کل عبد (السعیة)

یعنی نماز کے قعدہ میں تشہد پڑھتے وقت رسول اکرم حبیب
 محترم ﷺ کو بصیغہ خطاب سلام عرض کرنے میں یہ
 حکمت ہے کہ حقیقت محمدیہ ہر وجود میں جاری و ساری ہے اور
 ہر بندے کے باطن میں حاضر ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى جَبِيْهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ وَاَسْلَمَ
 وَاَصْلَى اللّٰهُ عَلٰى نُوْرٍ كَرُوْشِدٍ نُّوْرٍ بِاِپْدَا
 زَمِيْنٍ اَزْ حُبِّ اَوْسَاكِنِ فَلَکْ دَرِ عَشْقِ اَوْشِيَا

(۷)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

فِيهِ تَنْبِيْهِ نَبِيِّهِ اِنَّهُ اَصْلَى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ حَاضِرٌ وَاظْفَرُ فِي

لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَاَسْلَمَ۔

ذک العرض الاکبر -

(مرتا شرح مشکوٰۃ ص ۲۶۴)

یعنی اس میں خبردار کرنے والی تنبیہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ میدانِ حشر میں حاضر و ناظر ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْحَسِيبِ
اللَّبِيبِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلِّمْ۔

(۸)

حجۃ الاسلام سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ،

وَاحْضُرْ فِي قَلْبِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَشَخْصَهُ الْكُرِيمِ وَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

(احیاء العلوم ص ۱۷۵)

اے نمازی جب تو قعدہ میں بیٹھے تو تو اپنے دل میں نبی اکرم
رحمتِ دو عالم ﷺ کو حاضر جان کر کہہ آسلام
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ
الْأَخْيَارِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

(۹)

حضرت علامہ نور الدین حللی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانِ ذیشان،

ان شہادت تَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُسْتَمِرَّة
بِمَوْجِبِ حُضُورِهِ فِي جَمِيعِ الْعَوَالِمِ اَمْتِلَاءً اَلْكَوْنِ
وَالْمَكَانِ وَالزَّمَانِ -

(جواہر البحار ص ۱۲۲)

یعنی رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی گواہی اس لیے جاری ہے
کہ رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سب جہانوں میں حاضر و موجود ہیں
اور سید العالمین صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے کون و مکان اور زمان پُر ہیں -
اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ حَبِيبِكَ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ
وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ -

(۱۰)

حضرت علامہ عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

واما الشاهد العالم او المطلع الحاضر -

(زرقانی علی المواہب ص ۱۴۳)

قرآن مجید میں جو نبی اکرم رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو
شاہد فرمایا گیا ہے اس کا معنی ہے جاننے والا یا مطلع اور حاضر۔
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ مَنْ أَخَذَتْهُ حَبِيبًا
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

(۱۱)

حضرت خواجہ ابوالعباس مسیحی قدس سرہ کا ارشاد مبارک

لو حجب عنی رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طرفة
عين ما عدت نفسي من المسلمين۔

(الحاوی للفتاویٰ ص ۴۲۲)

اگر رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مجھ سے پلک جھپکنے کی مقدار
غائب ہو جائیں تو میں اپنے کو مسلمان ہی نہ سمجھوں۔
نتیجہ : میں کہیں بھی جاؤں رحمۃ اللعالمین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہر وقت
میرے پاس ہوتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ
وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ کا فرمان مبارک

آپ نے وَ يَكُوْنُ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا :

”و باشد رسول شما بر شما گواہ زیر آنچه او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین کہ در کلام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چسبیت و حجابیکہ ہداں از ترقی محبوب ماندہ است کلام است پس از شناسد گناہاں شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص و نفاق شمارا“

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ)

یعنی اے لوگو تم پر تمہارے رسول (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قیامت کے دن اس لیے گواہی دیں گے کہ وہ نور نبوت سے ہر پہنیزگار کے مرتبہ و مقام کو جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ فلاں میرا اُمّتی کس درجہ پر پہنچا ہوا ہے اور یہ کہ اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ میرے فلاں اُمّتی کی ترقی میں

فلاں چیز رکاوٹ بنی ہوتی ہے۔ لہذا رسول اللہ ﷺ جانتے ہیں تمہارے گناہوں کو اور تمہارے ایمان کے درجات کو نیز رسول اکرم ﷺ تمہارے اچھے اور بُرے عملوں کو بھی جانتے ہیں نیز وہ تمہارے اخلاص اور تمہارے نفاق کو بھی جانتے ہیں۔

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ -
 تنبیہ : حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ كَوْنِي
 معمولی ہستی نہیں ہیں بلکہ یہ ایسی مسلم شخصیت ہیں کہ سب
 نے آپ کو خراج تحسین پیش کیا ہے چنانچہ مولوی اسماعیل صاحب
 دہلوی نے آپ کو مندرجہ ذیل القاب سے یاد کیا ہے :

”جناب ہدایت مآب قدوہ ارباب صدق و صفا زبدة
 اصحاب فنا و بقا سید العلماء سدا لاصفيا رحمة الله على
 العلمين وارث الانبياء والمرسلين مرجع ہر ذلیل و عزیز
 مولانا و مرشدنا ایچ عبدالعزیز متع الله المسلمين بطول
 بقائه واعزنا و سائر المسلمين بمجده و علاته“ -

(صراط مستقیم ص ۳۱۲)

۱۳

شیخ الحدیث شاہ عبدالحق محدث دہلوی کا دوسرا ارشاد مبارک

چونکہ آنحضرت ﷺ کی ذات مبارکہ اپنی
حقیقت کے اعتبار سے سارے موجودات اور کائنات
میں حاضر و شاہد اور موجود و حاضر ہے اس لیے نماز
پڑھنے والے نمازی کی ذات کے پاس بھی حاضر و شاہد
ہے اور سلام کو بصیغہ خطاب لانا حقیقت میں حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے شاہد و مشہود اور حاضر
و موجود ہونے کے اعتبار سے ہے۔

(تکمیل الخانات مسترحم ص ۷)

۱۴

حضرت علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

لا فرق بین موتہ و حیاتہ فی مشاہدتہ لامتہ
و معرفۃ احوالہم و نیاتہم و عزائمہم
و خواطرہم و ذلک عندہ جلی لاخفایہ

(مواہب لدنیہ مع شرحہ للزرقانی ص ۳)

یعنی رحمتِ کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جیسے اپنی ظاہری زندگی مبارکہ میں اُمت کو دیکھ رہے تھے اسی طرح بعدِ وصال بھی اُمت کو دیکھ رہے ہیں اور اُمت کے احوال کو، نیز اُمت کی نیتوں، ارادوں اور اُمت کے خیالات کو بھی پہچانتے ہیں اور یہ امر سید العالمین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سامنے ایسا روشن ہے کہ اس میں کسی قسم کی پوشیدگی نہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ -

(۱۵)

علامہ عبدالباقی زرقانی قدس سرہ کا فرمانِ عالیشان
قرآن پاک میں ہے :

”وَجُنَابِكَ شَهِيدًا عَلَى هَوْلَاءِ“ اور شَهِيدًا كَامَعْنَى
علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے الَّذِي لَا يَغِيبُ
عَنْهُ شَيْءٌ - (زرقانی ص ۱۴۳)

یعنی شہید وہ ہوتا ہے جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو۔

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ -

(۱۶)

نیز علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ،

لَا نَهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِيدَ عَلَى أُمَّتِهِ وَنَاطِرَ

لَمَّا عَمَلُوا -

(زرقانی علی المواہب ص ۱۴۳)

نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنی اُمت پر حاضر ہیں اور اُمت کے عملوں کو دیکھ رہے ہیں۔

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ -

(۱۷)

عارف باللہ علامہ نور الدین حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان ز قول مبارک

وَأَنَّ الَّذِي أَرَاهُ أَنَّ جَسَدَهُ الشَّرِيفَ لَا يَخْلُو مِنْهُ

زَمَانٌ وَلَا مَكَانٌ وَلَا مَحَلٌّ وَلَا امْكَانٌ وَلَا عَرْشٌ

وَلَا لَوْحٌ وَلَا كُرْسِيٌّ وَلَا قَلَمٌ وَلَا بَرْزٌ وَلَا بَحْرٌ

وَلَا سَهْلٌ وَلَا وَعْرٌ وَلَا بَرْزَخٌ وَلَا قَبْرٌ كَمَا أَشْرْنَا

إِلَيْهِ أَيْضًا وَأَنَّهُ امْتَلَأَ الْكَوْنُ الْأَعْلَى كَمَا

متلاء الكون الاسفل به و كما متلاء قبره به -

(جواہر البحار ص ۵)

یعنی ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے
جسدِ اطہر سے نہ کوئی مکان خالی ہے نہ زمان نہ کوئی محل خالی
ہے نہ امکان نہ عرش نہ لوح نہ کرسی نہ قلم نہ خشکی خالی ہے نہ
دریا نہ نرم زمین خالی ہے نہ سخت نہ برزخ خالی ہے نہ کوئی
قبر اور بیشک نبی اکرم ﷺ کے جسدِ اطہر سے روضہ مقدسہ
پڑھے یوں ہی ملک و ملکوت بھی پڑھیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ
سَيِّدِ الْاِبْرَامِ وَعَلَى آلِهِ الْاِطْهَارِ وَصَحْبِهِ الْاِخْيَارِ
إِلَى يَوْمِ الْقَرَارِ -

تنبیہ : یہاں جسدِ مبارک سے جسدِ عنصری مراد نہیں، بلکہ
جسدِ حقیقی مراد ہے جس کو حقیقتِ محمدیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(۱۸)

عارف باللہ محمد بن عثمان میر غنی قدس سرہ کا فرمانِ فرشیان

انه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسمع ويرك ولو كنت بعيداً
له صلى الله عليه وآله وسلم -

فَانَّهُ يَسْمَعُ بِاللَّهِ وَيَرَى بِهِ فَلَا يَخْفَى عَلَيْهِ
قَرِيبٌ وَلَا بَعِيدٌ -

(سعادة الدارين ص ۵)

اے امتی تجھے تیرے آقا مصطفیٰ کریم ﷺ دیکھ
بھی رہے ہیں اور سن بھی رہے ہیں اگرچہ تو مدینہ منورہ سے دور
ہے کیونکہ رحمت کائنات ﷺ اللہ تعالیٰ کی قدرت
سے سنتے اور دیکھتے ہیں لہذا حبیبِ خدا ﷺ پر کوئی
قریب یا دور چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

(۱۹)

جب بندہ قبر میں جاتا ہے تو منکر نکیر سوال کرتے ہیں مَا كُنْتَ
تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ یہ کون ہیں اس پر بعض کہتے ہیں اس
سے حاضر فی الذہن کی طرف اشارہ ہے لیکن ہم کہتے ہیں یہاں حاضر
فی الذہن کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ :

نَقُولُ مَا لَذِي دَعَا إِلَى التَّجْوِزِ وَالْعُدُولِ عَنِ
الْحَقِيقَةِ إِلَى ذَلِكَ فَوَجِبَ أَنْ يَكُونَ حَاضِرًا
بِجَسَدِهِ الشَّرِيفِ بَلَا كَلَامٍ كَيْفَ وَاسْمِ الْإِشَارَةِ
لَا يَشَارِبُهُ إِلَّا الْحَاضِرُ هَذَا هُوَ الْأَصْلُ فِي

حَقِيقَةُ مَعْنَاهُ - (جواہر البحار ص ۱۱۶)

یعنی اسم اشارہ سے حاضر چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اور یہ اسم اشارہ کا حقیقی معنی ہے تو حقیقی معنی کو چھوڑ کر مجازی معنی اختیار کرنا اس کا کون داعیہ ہے۔ لہذا ضروری ہوا کہ سیدِ دو عالم ﷺ ہر قبر میں اپنے جسم مبارک حقیقی کے ساتھ جلوہ افروز ہوتے ہیں۔
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ
 وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ -

(۲۰)

حضرت خواجہ شیخ محمد خواجہ نصیر الدین عریغ دہلوی کا فرمانِ ذیشان

بلکہ در وقت تلاوت و در ہم خیر مراقبہ پیر یا مرشد مشغول
 شود یعنی دیرا حاضر و ناظر داند -

(آداب الطالبین ص ۷)

یعنی مرید کو چاہیے کہ تلاوت کرتے وقت اور ہر نیک کام کرتے وقت مراقبہ پیر یا مرشد میں مشغول رہے یعنی پیر و مرشد کو حاضر و ناظر جانے۔

(۲۱)

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

قال ثم رايت ابن العربي صرح بما ذكرته من
 انه لا يمتنع روية ذات النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بروحه وجسده لانه سائر الانبياء احياء
 ردت اليهم ارواحهم بعد ما قبضوا واذن
 لهم في الخروج من قبورهم والتصرف
 في الملكوت العلوي والسفلي ولا مانع من
 ان يراه كثيرون في وقت واحد كالشمس

(سعادة الدارين ص ۴۲۲)

یعنی پھر اس کے بعد میں نے ابن عربی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ کی تصریح
 دیکھی ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی رُوح اور جسم مبارک
 کے ساتھ زیارت کرنا ممتنع (ممنوع) نہیں ہے، کیوں کہ
 رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بلکہ سارے نبی علیہم السلام زندہ ہیں
 ان کی مبارک رُوحیں قبض کیے جانے کے بعد ان کو واپس کر
 دی گئی ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت دی گئی

ہے کہ وہ اپنی مزاراتِ مبارکہ سے نکل کر ملک و ملکوت میں تشریف
 کریں اور یہ بھی محال نہیں کہ ان کی بیک وقت بہت سارے
 لوگ زیارت کر سکیں جیسے سورج کو بیک وقت بہت سارے
 لوگ دیکھ سکتے ہیں۔

(۲۲)

عارف باللہ شیخ احمد قدس سرہ کا ارشاد مبارک

وإذا ادعى جماعة من الناس في امكنة
 متباعدة روية صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقضه في
 ان واحد وهم من اهل الخير والصلاح
 فانهم يصدقون في ذلك لانه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كالشمس في الوجود فكما ان الشمس يراها
 الذي بالشرق والمغرب وغيرهما في ان
 واحد فكذلك هو صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(سعادة الدارين ص ۲۲۲)

یعنی جب کہ متعقی اور پرہیزگار لوگوں کی ایک جماعت دُور
 دُور جگہوں سے یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ہم نے بیداری کی حالت میں

ایک ہی وقت میں رسول اکرم ﷺ کو دیکھا ہے تو ان کی یہ بات قابل تسلیم ہے کیوں کہ رسول اللہ ﷺ اس کون و مکان میں سورج کی طرح ہیں تو جیسے کہ سورج کو ایک شخص مشرق میں دیکھتا ہے اور بعینہ اسی گھڑی دوسرا شخص مغرب میں دیکھتا ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو بیک وقت مشرق و مغرب میں دیکھا جاسکتا ہے۔

تنبیہ : یہ بھی یاد رہے کہ سورج کرۂ ارض سے بدرجہا بڑا ہے اسی لیے ہر جگہ سے مشرق و مغرب سے شمال و جنوب سے ایک ہی جیسا دیکھا جاسکتا ہے یوں ہی سید العالمین ﷺ کا جسدِ حقیقی کون و مکان سے فرش و عرش سے لوح و قلم سے بدرجہا بڑا ہے اسی لیے مشرق و مغرب سے شمال و جنوب سے بیک وقت زیارت کی جاسکتی ہے لیکن فرق ہے کہ سورج بعید ہے اور حبیبِ کبریا ﷺ قریب ہیں۔

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ يَهِيَ فَرْق
ہے کہ آفتابِ فلکِ سراپا جلال ہے اس میں حدت ہے
گرمی ہے یہ قریب آجاتے تو جلا دے، لیکن آفتابِ رسالت
سراپا رحمت ہے ان کے قریب ہونے کی وجہ سے راحت

مل رہی ہے نیز یہ بھی فرق ہے کہ آفتاب فلک کے سامنے
اگر پردہ آجاتے تو وہ مجبُوب و محضُور ہو جاتا ہے نظر نہیں
اسکتا لیکن آفتابِ نبوت و رسالت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے
سامنے ہزاروں پردے آجائیں وہ مجبُوب نہیں ہو سکتا۔

(۲۳)

قال الاجهوري وقد يقال ان مراد الصوفية انه
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كالشمس من
حيث انه يراه كل واحد وان كان ليس
كالشمس من حيث انها اذا كانت بمكان
محصور تحجب رويتها عن بمكان اخر
بخلافه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فانه لا يحجب روية
المكان الذي هو فيه ولا غيره من احد خرقاً
للعادة وكرامة له صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فليس كالشمس
في هذا۔

یعنی علامہ اجموری نے فرمایا کہا جاتا ہے کہ صوفیاء کرام کی مراد
یہ ہے کہ سیدِ دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سورج کی طرح ہیں صرف
اس حیثیت سے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ہر شخص زیارت کر سکتا

ہے (خواہ مشارق و مغارب میں ہو) لیکن اس حیثیت سے سورج کی طرح نہیں ہیں کہ سورج اگر پس پردہ ہو تو اس کو نہیں دیکھا جاسکتا، لیکن رسول اکرم ﷺ کو پردوں اور حجابات کے پیچھے سے بھی دیکھا جاسکتا ہے بطور معجزہ اور آپ ﷺ کی کرامت و بزرگی کی وجہ سے لہذا حضور ﷺ اس معاملہ میں سورج کی طرح نہیں ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

(سعادة الدارين صفحہ نمبر ۲۲۲)

ہاں دیکھنے والے کی آنکھ میں استعداد ہونی چاہیے پھر کوئی چیز پردہ اور حجاب نہیں ہو سکتی جیسا کہ سیدنا ابوالعباس مرسی رحمہ اللہ نے فرمایا میں ایک لمحہ کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ دیکھوں تو اپنے آپ کو مسلمان نہ سمجھوں۔

(۲۲)

حضرت علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

وَإِذَا كَانَ الْقُطْبُ يَمْلَأُ الْكُونَ كَمَا

قَالَ التَّاجُ ابْنُ عَطَاءٍ اللَّهُ فَمَا بَالُكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَسَلَّمَ

(سعادة الدارين صفحہ ۲۲۲)

یعنی جب قطب سے کون و مکان پُرسے جیسے کہ ابن عطاء اللہ
نے فرمایا تو اے مخاطب تیرا سرور کون و مکان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کے متعلق کیا خیال ہے!

(۲۵)

سیدی تاج الدین ابن عطاء اللہ سکندری قدس سرہ کا شاہ مبارک

يا فلان الرجل الكبير يملأ الكون ولودعي
القطب من حجر لا جاب اه فاذا كانت
هذا حال الرجل الكبير فسيّد المرسلين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اولى
یعنی اے مخاطب رجل کبیر (قطب) سے جہان بھرا ہوا ہے
اگر قطب کو کسی سوراخ سے بلایا جائے تو وہ جواب دے گا۔
لہذا جب یہ حال قطب کا ہے تو سیّد المرسلین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے
بطریق اولیٰ جہان پُرسے۔

اپیل

اے میرے مسلمان بھائی اس فصل دوم اور پہلی فصل میں
مندرج آیات و احادیث مبارکہ اور بزرگان دین کے اقوال
کو ایمان کی نظروں سے پڑھ اور سیّد دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی محبت و عظمت کے پیش نظر خود فیصلہ کر۔
 كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا
 وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَىٰ حَبِيبِهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 وَعَلَىٰ آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ -



تنبیہ : عقلی دلائل مثبت نہیں ہو سکتے لہذا اگر کوئی مجتہد والا مان لے تو اسکی مجتہد کا تقاضا، اور اگر کوئی کسی عقلی دلیل کو نہ مانے تو یہ اسکی مرضی ہے۔
 ابو سعید غفرلہ

فصل چہارم

سیدِ دُوعالم نورِ محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم

حاضر و ناظر ہونے پر عقلی دلائل

رسولِ محترم حبیبِ مکرم شفیعِ عظیم فخرِ آدم و بنی آدم ﷺ
 کی تین حالتیں ہیں :

۱- حالتِ بشری ۲- حالتِ ملکی ۳- حالتِ حقیقی، یا
 حقیقتِ محمدیہ -

تفسیرِ رُوح البیان میں ہے، حضرت رسالت ﷺ
 اسے صورتِ استیکے بشری کقولہ تعالیٰ انما انا بشر
 مثلکم دوم ملکی چنانچہ فرمودہ است لست کاحد
 ابیت عند ربی سوم حقیقی کما قال لی مع اللہ
 وقت لا یسعی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل

(رُوح البیان ص ۳۱۲ سورۃ مریم)

یعنی رسولِ اکرم ﷺ کی تین حالتیں ہیں، ۱- بشری

جیسے کہ فرمانِ خدا جَلَّالَهُ ہے قل انما انا بشر مثلکم
دوسری حالت ملکی ہے کہ سیدِ دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد پاک
میں تم میں سے کسی جیسا نہیں ہوں میں اپنے رب تعالیٰ کے دربار
میں ہوتا ہوں۔“

تیسری حالت حقیقی ہے جیسا کہ فرمایا میرے لیے اللہ تعالیٰ کے ساتھ
ایک ایسا وقت ہوتا ہے کہ اس میں کسی نبی رسول کی گنجائش نہیں
ہے علیہ وسلم الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔

نیز ارشادِ گرامی ہے یا ابا بکر لم يعرفنی حقیقۃً غیر ربی

(مطالع المسرات ، تجلی ایقین ص ۹۷)

یعنی اے میرے یارِ غار میری حقیقت کو میرے رب تعالیٰ کے
سوا کسی نے پہچانا ہی نہیں۔ اسی حالت حقیقی پر وال ہے۔ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور سرورِ کون و مکاں صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے معراج شریف کے بھی تہین
جھتے ہیں :

۱۔ مسجدِ حرام سے بیت المقدس تک۔

۲۔ بیت المقدس سے سدرۃ المنتہیٰ تک۔

۳۔ سدرۃ المنتہیٰ سے لامکاں تک۔

اور سیدِ دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سفر معراج کے ہر حصہ میں

ایک ایک حالت کا ظہور ہوا۔ جب سرور کون و مکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفر مبارک مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک تھا اس وقت حالت بشری ظاہر تھی اور دوسری دونوں حالتیں باطن تھیں۔ اور جب اس سید الخلق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفر مسجد اقصیٰ سے شروع ہوا تو اس وقت حالت ملکی ظاہر ہوئی پھر جب سدرۃ المنتہیٰ سے سفر مبارک شروع ہوا تو حالت حقیقی ظاہر ہوئی اور یہ وہ سفر تھا :

جبریل رُکے براق تھکے رُفرف بھی آگے جانے سکے

رَبِّ اَوْنِ مَنِي جَبَلِي كَيْ تَبْرِي قُرْبِ خُدَا كَا كِيَا كِنَا

اس مختصر سی تمہید کے بعد اب اصل مسئلہ کی طرف آئیے سید العلماء شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں لباس بشریت میں تشریف لائے یعنی آپ کی حالت بشری ظاہر تھی لہذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بلکہ سب دیکھنے والے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انسانی صورت میں دیکھتے لیکن سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حقیقی وجود مبارک اتنا عظیم ہے کہ سارا جہان کون و مکان عرش و کرسی لوح و قلم ان کے سامنے ہیج ہے۔ (بہت ہی چھوٹا ہے) بلکہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود حقیقی اس جہان میں یوں جاری و ساری ہے کہ زمین و آسمان عرش و کرسی سے کوئی چیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور اور حجاب میں

لہ علیہ السلام

نہیں۔ جانِ دو عالم نورِ مجسم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سارے جہان اور کون و مکان کو مثل کفِ دست دیکھ رہے ہیں اسی لیے قرآن پاک اعلان فرما رہا ہے، يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا۔ اور یہی مفاد ہے ارشادِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدَرَفَعَ لِي الدُّنْيَا

فانا انظر اليها وإلى ما هو كائن فيها إلى يوم القيام كما نما انظر إلى كفى هذا كـ اور یہی مفاد ہے صاحبِ رُوح البیان کے اس تفسیری قول کا ابتدا آفرینش سے لے کر جو کچھ ہوا سب حضور پُر نور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سامنے ہوا۔ اوم عَلَيَّسَلَام پیدا ہوئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے۔

اب اس دعوے پر کہ سیدِ العالمین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حقیقی وجود مبارک کی عظمت کے سامنے کون و مکان ہیچ ہیں بزرگانِ دین اولیاءِ کاملین کے چند ارشاداتِ مبارکہ بطور شواہد پیش کیے جاتے ہیں وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ۔

①

حضرت شیخ ابوالعباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کی

خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا تیرا شیخ (پیرا میں
 نہیں ہوں بلکہ تیرے شیخ خواجہ عبدالرحیم ہیں اور جب
 میں حضرت خواجہ عبدالرحیم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا
 تو آپ نے فرمایا اے ابوالعباس تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو پہچانا ہے میں نے عرض کیا نہیں تو آپ نے حکم دیا کہ
 بیت المقدس جاؤ تاکہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 کو پہچان لے جب میں نے وہاں سے روانہ ہو کر بیت المقدس
 میں قدم رکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اِذَا السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ -
 وَالْعَرْشُ وَالْكَرْسِيُّ مَمْلُوءَةٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(الحادی للفتاویٰ ص ۲۲۵)

یعنی دیکھا کہ زمین و آسمان عرش و کرسی سید و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پُر ہیں جب یہ دیکھ کر میں واپس خواجہ عبدالرحیم قدس سرہ کی
 خدمت میں آیا تو آپ نے پوچھا اے ابوالعباس، کیا تو نے حضور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا! میں نے عرض کیا ہاں دیکھ
 لیا تو آپ نے فرمایا اب تیری طریقت پوری ہو گئی۔ پھر فرمایا،

لَمْ تَكُنِ الْاِقْطَابِ الْاِقْطَابِ وَالْاَوْتَادِ الْاَوْتَادِ وَالْاَوْلِيَاءِ الْاَوْلِيَاءِ

الابمعرفة عليه الصلوة والسلام -

(الحادی للفتاویٰ ص ۲۲۵)

یعنی ولی ولی نہیں بن سکتے اوتاد اوتاد نہیں بن سکتے اور قطب
قطب نہیں بن سکتے جب تک وہ سید دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو
نہ پہچان لیں۔

(۲)

عارف باللہ حضرت علامہ حلبی اور علامہ نہبانی رحمہما کے ارشادات عالیہ

وان الذی اراه ان جسده الشریف لا یخلوا

عنه زمان ولا مکان الخ

یعنی ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ سید دو عالم نور مجسم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کے جسد شریف سے نہ کوئی زمانہ خالی ہے نہ کوئی مکان نہ زمین نہ
آسمان نہ عرش نہ کرسی نہ لوح و قلم بلکہ آپ کے جسد شریف سے
ملک و ملکوت پُر ہیں۔ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

(۳)

خاتمہ المحدثین علامہ سیوطی قدس سرہ کا فرمان مبارک

فَاِذَا ارَادَ اللهُ رَفَعَ الْحِجَابَ عَمَّنْ ارَادَ اِكْرَامَهُ

بروایتہ راہ علی ہیئۃ التی ہو علیہا لامانع

من ذلك ولا داعي الى التخصيص بروية مثاله

(الحاوی للفتاویٰ ص ۲۵۳ جلد ۲)

یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر زیارتِ مصطفیٰ ﷺ کا انعام کرنا چاہے تو پر وہ اٹھا دیتا ہے اور بندہ وہیں پر حضور پر نور سید اکونین ﷺ کو دیکھ لیتا ہے۔ اس امر پر نہ کوئی استحالہ ہے اور نہ ہی اس تخصیص کی ضرورت ہے کہ رسولِ کرم ﷺ کی صورت مثالیہ نظر آتی ہے، صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

(۴)

شیخ الحدیث شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ایک ارشاد مبارک

بعضی از عرفاء گفته اند کہ ایس خطاب بہت سربان
حقیقتِ محمدیہ ﷺ است در ذرات موجودات و افراد ممکنات
پس آنحضرت ﷺ در ذواتِ مصلیٰ موجود
و حاضر است پس مصلیٰ را باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد
و ازیں شہود غافل نبود تا بانوارِ قرب و اسرارِ معرفت
متنور و فالصن گردد۔

(اشعة المعات ص ۱۰۱)

لہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

یعنی بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ تشہد میں السَّلَامُ عَلَيْكَ
 أَيُّهَا النَّبِيُّ بطورِ خطاب اس وجہ سے ہے کہ حقیقتِ مُحَمَّدِيَّةٍ موجودات
 کے ہر ذرہ میں اور ممکنات کے ہر فرد میں جاری و ساری ہے لہذا
 سیدِ دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر
 ہیں۔ نمازی کو چاہیے کہ اس امر سے آگاہ ہو اور اس شہودِ رسولِ اکرم
 شَفِيعِ عَظْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حاضر و موجود ہونے سے غافل نہ ہو،
 تاکہ حضورِ علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے قُرْب سے اور معرفت کے اسرار سے
 منور و فائز ہو، صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

اب ذرا ایمان کی نظروں سے آگے بھی دیکھیے حضرت جبریل اور
 حضرت عزرائیل (ملک الموت) اور منکر نکیر علیہم السلام کا معاملہ مسئلہ کی
 وضاحت کے لیے کافی ہے۔ حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَامُ کا اصلی وجود (جسم پاک)
 اتنا بڑا ہے کہ آپ کے چہرے سو پر ہیں صرف دو پر پھیلائیں تو سارا
 جہان ان کے نیچے آجاتے۔

(۵)

حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

هَذَا جَبْرِيلُ رَاهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

وله ستمائة جناح منها جناحان سد الافق

(الحاوی للفتاویٰ ص ۳۲۲)

یعنی جبریل عَلَيْهِ السَّلَام کو سیدِ دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے صلی حالت میں دیکھا کہ اس کے چھ سو میں سے صرف دو پروں سے سارا اُفق بھرا ہوا ہے اور یہی جبریل عَلَيْهِ السَّلَام ہیں جن کو حضرت مریم علیہا السلام نے بشری لباس میں دیکھا تو ایک نوجوان انسان نظر آئے فتمثل لها بشرًا سویا - (قرآن پاک سورہ مریم)

یعنی جبریل عَلَيْهِ السَّلَام مریم علیہا السلام کے سامنے پورے انسان کی صورت میں آگئے اور یہی جبریل عَلَيْهِ السَّلَام ہیں جنہیں صحابہ کرام نے دیکھا تو ایک عام انسان کی صورت میں دیکھا چنانچہ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دیکھا رجل شدید بياض الثياب شديد سواد الشعر -

(مشکوٰۃ باب الایمان ص ۱)

یعنی ایک مرد دیکھا نہایت سفید لباس ہے اور نہایت سیاہ بال ہیں رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے گھٹنوں مبارکہ کے ساتھ گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا اس کے جانے کے بعد حبیبِ خدا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پوچھا اے عمر جانتے ہو کہ یہ کون تھا عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم -

اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ اللہُ عَلَیْہِ سَلَامٌ
 تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے عمر یہ جبریل تھے تمہیں دین
 سکھانے آئے تھے۔

(۶)

حضرت محمد بن مسلمہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے ایک دن دیکھا کہ حضور صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک
 مرد کے کان سے منہ مبارک لگا کر کچھ فرما رہے ہیں۔ میں
 یہ دیکھ کر آگے چلا گیا، جب واپس آیا عرض کیا **فَمَنْ
 كَانَ يَا رَسُولَ اللہِ قَالَ جِبْرِیلُ**۔

(الحادی للفتاویٰ ص ۲۵۶)

حضور یہ کون تھا تو آپ اللہُ عَلَیْہِ سَلَامٌ نے فرمایا یہ جبریل تھے۔

(۷)

ام المؤمنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

فرماتی ہیں ایک دن میں نے اپنے حجرہ میں ایک مرد
 کو دیکھا کہ رسول اکرم صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کے ساتھ

باتیں کر رہے ہیں میں نے عرض کیا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ
هَذَا حُضُورٍ یہ کون تھا حضور نے فرمایا بِمَنْ شَبَّهْتَهُ
 اے صدیقہ تو نے کس جیسا دیکھا عرض کیا بِدِحْيَةِ
حُضُورٍ یہ تو وحیہ صحابی معلوم ہوتے تھے فرمایا لَقَدْ
رَأَيْتَ جَبْرِيْلَ۔

(الحادی للفتاویٰ ص ۲۵۷)

اے صدیقہ یہ وحیہ صحابی نہیں تھے بلکہ تو نے جبریل کو
 دیکھا ہے۔ (عَلَيْهِ السَّلَام)۔

یوں ہی حضرت عزرائیل (ملک الموت) عَلَيْهِ السَّلَام کا اپنا وجود مبارک
 اتنا عظیم ہے کہ ساری دنیا ان کے سامنے ایک طشت (تھالی)
 کی طرح ہے وہیں پر ہر مرنے والے کی رُوح پکڑ لیتے ہیں لیکن اس
 مرنے والے کے سامنے ایک انسان کی طرح آتے جاتے ہیں۔

⑧

تفسیر منظہری میں ہے:

قَالَ مُجَاهِدٌ قَدْ جُعِلَتِ الْأَرْضُ لِمَلِكِ الْمَوْتِ
 كَالطَّسْتِ يَتَنَاوَلُ مِنْ حَيْثُ يَشَاءُ۔

(تفسیر منظہری ص ۲۷۷ ، تفسیر رُوح البیان ص ۲۵۷)

یعنی امام مجاہد نے فرمایا کہ ملک الموت کے لیے ساری زمین
ایک طشت (تھالی) کی طرح ہے جہاں سے چاہتے ہیں رُوح کو
پکڑ لیتے ہیں اور یہی حضرت ملک الموت ہیں۔

هَذَا عَزْرَائِيلُ يَقْبِضُ فِي كُلِّ سَاعَةٍ مِنْ
الْخَلَائِقِ فِي جَمِيعِ الْعَوَالِمِ مَا لَا يَعْلَمُ إِلَّا اللَّهُ
وَهُوَ يَظْهَرُ لَهُمْ بِصُورِ أَعْمَالِهِمْ فِي
مَرَاتِي شَتَّى وَكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ لَشَهَدَةٌ وَبَصِيرَةٌ
فِي صُورٍ مُخْتَلَفَةٍ -

(الحادی للفتاویٰ ص ۳۴۱)

یعنی ملک الموت عَلَيْهِ السَّلَام جہاں بھر سے ہر گھڑی میں اتنی سی
مخلوق کی جانیں قبض کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے، اور
ملک الموت عَلَيْهِ السَّلَام مرنے والوں کے سامنے مختلف صورتوں
میں ظاہر ہوتے ہیں اور مرنے والا اس کو مختلف صورتوں میں دیکھتا ہے۔
ایمان والے اس بات پر غور کریں کہ جب حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام
کے سامنے روتے زمین چھ سوپروں میں سے صرف ایک پر کے
نیچے ہو اور حضرت ملک الموت کے سامنے روتے زمین صرف ایک
تھالی کی مانند ہو تو سید العلماءین صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

کے سامنے زمین و آسمان کی کیا حقیقت رہ جاتی ہے۔ اسی لیے
حضرت علامہ حلبی قدس سرہ نے فرمایا :

(۹)

وَمِنَ الْبَرَاهِينِ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا أَنَّهُ يَجُوزُ
يُمْكِنُ وَيَتَعَقَلُ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْعَوَالِمَ الْعُلُويَّةَ
وَالسُّفْلِيَّةَ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَجَعْلِهِ
تَعَالَى الدُّنْيَا بَيْنَ يَدَيْ سَيِّدِنَا عِزْرَائِيلَ فَإِنَّ الْمَلِكَ
الْجَلِيلَ عِزْرَائِيلَ سَأَلَ كَيْفَ تَقْبِضُ رُوحَ رَجُلَيْنِ
حَضْرًا جُلُوهَا مَعًا أَحَدُهُمَا فِي أَقْصَى الْمَشْرِقِ
وَالْآخَرَ فِي أَقْصَى الْمَغْرِبِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
قَدْ زَوَى لِي الدُّنْيَا بِجَمِيعِ أَكْوَانِهَا فَجَعَلَهَا بَيْنَ يَدَيْ
كَالْقِصَّةِ بَيْنَ يَدَيْ الْأَكْلِ اتَّوَلَّ مِنْهَا مَا شِئْتَ

(جواہر البحار ص ۱۱۸)

یعنی سید دو عالم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حاضر و ناظر ہونے پر ایک
دلیل یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت ملک الموت کے سامنے
رُوتے زمین کو ایک تھالی کی طرح کر دیا ہے ایسے ہی خدا تعالیٰ
نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کون و مکان زمین

و آسمان عرش و کرسی کو کر دیا ہے یہ امر جائز بھی ہے ممکن بھی ہے اور عقل بھی اسے تسلیم کرتی ہے۔ اس عظیم الشان فرشتے حضرت عزرائیل عَلَيْهِ السَّلَام سے پوچھا گیا کہ آپ ان دو مردوں کی رُوہیں کیسے قبض کر لیتے ہیں جن کے مرنے کا وقت ایک ہی ہو لیکن ان میں سے ایک انتہائے مشرق میں ہو اور دوسرا انتہائے مغرب میں ہو تو حضرت ملک الموت (عَلَيْهِ السَّلَام) نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری رُوہیں زمین میرے سامنے یوں کر دی ہوتی ہے جیسے کہ کھانے والے کے سامنے پیالہ ہوتا ہے وہ جہاں سے چاہے لقمہ اٹھا لیتا ہے یوں ہی میں بھی جہاں سے چاہوں رُوہ نکال لیتا ہوں۔

ان مذکورہ بالا شواہد کی روشنی میں اس مومن کے لیے کہ جس کے سینہ میں عشقِ مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی قندیل روشن ہے، پوری بصیرت موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ پاکِ صاحبِ لولاک حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو اپنی مخلوق کی طرف بشری لباس میں مبعوث فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بشری حالت میں دیکھتے کہ حضور پر نور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا جسم مبارک ایک انسان کے جسم جتنا ہے لیکن حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا حقیقی وجود مبارک کون و مکان سے

زمین و آسمان سے عرش و کرسی سے ملک و ملکوت سے بدرجہا بڑا ہے اور اس جہان کی حیثیت حبیبِ خدا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سامنے اتنی بھی نہیں جتنی کہ انسان کے سامنے ہتھیلی بلکہ یہ نسبت تو صرف افہام و تفہیم کے لیے ہے ورنہ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی اُمت کے افراد جب ریاضت و مجاہدہ کرتے کرتے بشریت سے نکل جاتے ہیں تو یہ جہان ان کے سامنے ہیچ ہو جاتا ہے۔

(۱۰)

مَجُوبٌ سُبْحَانِي قَطْبُ رَبَّانِي غَوْثِ عَظْمِ قَدْسٍ نَعْنِي فَرَمَايَا:

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا

كَخَرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ التَّصَالِ

(قصیدہ غوثیہ مبارکہ)

یعنی میں نے اللہ تعالیٰ کے سارے شہروں کو ایسا دیکھا ہے جیسے کہ رائی کا دانہ ہوتا ہے۔

(۱۱)

حضرت علی عزیراں قدس سرہ نے فرمایا:

زمین در نظر ایں طائفہ چوں سفرہ ایست۔

(منقول از خالص الاعتقاد)

یعنی رُوئے زمین ولیوں کی نظر میں یوں جیسے دسترخوان ہوتا ہے۔

(۱۲)

خواجہ خواجگانِ خواجہ بہاؤ الدین شاہِ نقشبند ^{قدس سرہ} کا ارشاد مبارک

مائے گویم کہ چوں رُوئے ناخنیت

(خالص الاعتقاد)

یعنی میں کہتا ہوں کہ رُوئے زمین ولیوں کی نظر میں یوں جیسے
کہ انگلی کا ناخن ہوتا ہے۔

(۱۳)

حضرت سید عبد العزیز دباغ ^{قدس سرہ} نے فرمایا:

مَا السَّمَوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُونَ السَّبْعُ فِي نَظْرِ

الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ إِلَّا كَحَلْقَةٍ مُلْقَاةٍ فِي فَلَاحَةٍ

مِنَ الْأَرْضِ -

(خالص الاعتقاد)

یعنی ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں مومنِ کامل کی نظر میں
ایسے ہیں جیسے ایک میدانِ لُق و دُق میں ایک چھلا پڑا ہو۔

اور جب ساتوں آسمان ساتوں زمینیں ولی کامل کی نظر میں
ایک ناخن جیسے ہیں تو جن کے وسیلہ سے ولایت ملتی ہے ان کی
عظمت کا کیا کہنا۔

الحاصل رحمتِ دو عالم نورِ مجسم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى
حاضر بھی ہیں ناظر بھی۔ کوئی چیز آپ سے دُور نہیں ہے۔

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِمْ وَ
أَوْلِيَاءِ أُمَّتِهِمْ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهِمْ أَجْمَعِينَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ



حاضر و ناظر کے متعلق مخالفین کے احوال

(۱)

مولوی قاسم نانوتوی صاحب بانی مدرسہ دیوبند کا قول

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مومنوں سے اتنے قریب

ہیں کہ ان کی جانوں کو بھی اتنا قرب حاصل نہیں۔ حضور

جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

اور جب یہ بات مان لی گئی کہ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جانوں

سے بھی قریب ہیں تو اب حضور عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے حاضر و ناظر

ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نظر انصاف عطا فرمائے۔

(۲)

مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی حسین احمد دہلوی کا قول

وہم مُرید بقیین داند کہ رُوح شیخ مقید بیک مکان نیت

پس ہر جا کہ مُرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شخص شیخ
دُور است اما روحانیت او دُور نیست چوں این امر محکم
داند ہر وقت شیخ را بیاد دارد و ربط قلب پیدا آید و
ہر دم مستفید بود و چوں مُرید در حل واقع محتاج شیخ بود
شیخ را بقلب حاضر آورده بلسان حال سوال کند البتہ
روح شیخ باذن اللہ تعالیٰ اورا القا خواهد کرد

(الشہاب الثاقب ص نمبر ۶۱)

”اُس عبارت کا ترجمہ امداد السلوک مترجم ہی سے نقل کیا جاتا ہے:
مُرید اس بات کا یقین رکھے کہ شیخ کی رُوح ایک جگہ پر مقید
نہیں ہے بلکہ جس جگہ مُرید ہوگا قریب یا بعید اگرچہ شیخ کی ذات بعید
ہو لیکن اس کی روحانیت دُور نہیں جب اس بات کو راسخ کرے
اور شیخ کو ہر وقت یاد رکھے تو روحانی تعلق پیدا ہو جائے گا اور ہر
آن میں عجیب فائدہ حاصل ہوگا تب مُرید ہر وقت عقدہ کشائی
میں شیخ کا محتاج ہوگا اور شیخ کو دل سے حاضر کر کے جب زبان سے
پوچھے گا تو یقیناً شیخ کی رُوح اللہ کے حکم سے اس کو بتلائے گی لیکن
اس میں ربط تام شرط ہے۔“

(امداد السلوک ص ۲۲ مؤلفہ رشید احمد گنگوہی)

اس عبارت میں خط کشیدہ الفاظ ملاحظہ ہوں کہ شیخ (پیر) کو
 دل سے حاضر جانے۔ مسلمان بھائیوں سے حق و انصاف کے نام پر
 سوال ہے کہ اگر شیخ کی رُوح کو حاضر و ناظر بلکہ فریاد رس ماننے سے
 شرک لازم نہیں آتا تو باعثِ ایجادِ عالم نُورِ مجسم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کا جسدِ نور جو تمام ولیوں، ابدالوں، اوتاروں، قطبوں اور غوثوں
 کی رُوح سے بدرجہا لطیف تر ہے چنانچہ شیرِ ربّانی حضرت میاں
 شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہ نے فرمایا :

ایک تین سو ہوتے ہیں، ایک چالیس ہوتے ہیں اور
 ایک تین ہوتے ہیں، اور ایک ایک ہوتا ہے، اس
 ایک کی روحانیت سے نثر درجہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کا جسم مبارک لطیف تر ہے۔

(انقلابِ حقیقت ص ۶۲)

اس کی تفصیل یوں ہے کہ جو تین سو ہوتے ہیں وہ نجبا ہیں،
 اور جو چالیس ہوتے ہیں وہ ابدال ہیں اور جو تین ہوتے ہیں وہ
 قطب ہیں اور جو ایک ہوتا ہے وہ غوث ہوتا ہے اور وہ حکومتِ الہیہ
 کا جہان میں اپنے وقت میں سب سے بڑا افسر ہوتا ہے جیسا کہ
 الحاوی للفتاویٰ، روض الریاحین، فتاویٰ ابن حجر ہیتمی مکی وغیرہ میں

ہے باختلاف سیر اور جب تسلیم ہوا کہ غوث کی روح سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد انور ستر درجے لطیف تر ہے۔ تو اشکال یعنی مومن کے لیے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

(۳)

نواب صدیق حسن بھوپالی کا قول

و بعض از عرفا گفته اند کہ ایں خطاب بجهت سریان
حقیقت محمدیہ است۔ در ذرات موجودات و افراد
ممکنات پس آنحضرت (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) در ذوات مصلیٰ
موجود و حاضر است پس مصلیٰ را باید کہ ازین معنی آگاہ
باشد و ازین مشہود غافل نبود تا بانوار قرب اسرار معرفت
متنور و فائز گردد۔

(مسک الختام بحوالہ تسکین الخاطر)

خلاصہ عبارت یہ کہ حقیقت محمدیہ جہان کے ذرہ ذرہ میں
اور ممکنات کے ہر فرد میں جاری و ساری اور حضور نمازیوں کی ذرات
میں موجود و حاضر ہیں۔

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

(۴)

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا قول ،

حضرت محمدؐ حضرمی مجذوب کی کرامتوں میں سے یہ کہ
آپ نے ایک دفعہ تیس شہروں میں خطبہ اور نمازِ جمعہ
بیک وقت پڑھا ہے اور کئی کئی شہروں میں ایک ہی
رات میں شب باش ہوئے تھے۔

(جمال الاولیاء ص ۱۸۸ مطبع تھانہ بھون)

فائدہ : اگر ایک ولی کے بیک وقت تیس شہروں میں حاضر
ہو جانے اور خطبہ دینے نماز پڑھانے اور کئی کئی (لا تعداد)
شہروں میں ایک ہی رات شب باش ہونے سے توحید میں
فرق نہیں آتا تو سیدِ دو عالم نورِ مجسم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ہر
گھر میں جلوہ افروز ہونے سے کیوں توحید میں فساد پیدا ہو
جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُهُ ایمان نصیب فرمائے۔

(۵)

حضرت محمدؐ شربینی کی اولاد کچھ تو ملک مغرب میں مراکش
کے بادشاہ کی بیٹی سے تھے اور کچھ اولاد عجم میں تھی اور

کچھ بلاد ہند میں تھی اور کچھ بلاد تکرور میں تھی آپ ایک ہی وقت میں ان تمام شہروں میں اپنے اہل و عیال کے پاس ہو آتے اور ان کی ضرورتیں پوری فرماتے تھے اور ہر شہر والے یہ سمجھتے تھے کہ وہ انہی کے پاس قیام رکھتے تھے۔

(جمال الاولیاء ص ۲۰۲ مطبع تھانہ بھون)

تشبیہ : مولوی اشرف علی تھانوی کے عقیدت مند یہ معممہ حل کریں کہ حضرت محمدؐ حضرت محمدؐ رضی اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک (شہر کی تیس مسجدوں میں نہیں) بلکہ تیس شہروں میں بیک وقت خطبہ دیا، جمعہ پڑھایا تو تیس شہروں میں خود حضرت حسنیٰ بنفس نفیس تشریف فرما تھے یا صرف ایک شہر میں آپ تھے باقی انیس شہروں میں آپ کی رُوح پاک تھی۔ بر تقدیر ثانی رُوح کی اقتدا میں نماز کا حکم کیا ہے۔ نیز حضرت شہبزی بیک وقت چار ملکوں میں اپنی چاروں اہل و عیال کے پاس ہوتے تھے۔ یا صرف ایک ملک میں اور باقی تین ملکوں میں آپ کی رُوح مبارک بر تقدیر ثانی اولاد کیسے ہوئی اور اگر پہلی صورت تھی یعنی حضرت حسنیٰ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ہی نے خود جمعہ پڑھایا اور حضرت شہبزی ہی چار ملکوں میں خود جلوہ افروز تھے تو "چشم ماروشن دل ماشاد"

سارے جھگڑے ہی ختم ہو گئے۔

ہم تو اہلسنت وجماعت ہیں (کثرہم اللہ تعالیٰ) ہم تو انبیا کرام
و اولیاء عظام کی خداداد عظمت و شان کے ماننے والے تعدد و جہاد
کے قائل ہیں خواہ اس کا نام عالم مثال رکھیں یا کچھ اور۔ لہذا
ہمارے مسلک پر تو کوئی اعتراض نہیں ہے ہمارا مسلک بفضلہ تعالیٰ
بے غبار ہے۔ کسی عقل مند کی عقل مانے یا نہ مانے مگر حق یہی ہے
کہ ذات ولی کی ہوتی ہے لیکن قدرت قادر و قیوم کی ہوتی ہے
اور یہی مرتبہ فنا کا ہے اور یہی مفاد ہے اس حدیث قدسی کا۔

مَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوْافِلِ حَتَّىٰ

أَحِبُّهُ فَإِذَا أَحَبَّهُ فَنُكِنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي

يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي

يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّذِي يَمْشِي بِهَا وَإِن

سَأَلْتَنِي لَا أُعْطِيْتَهُ -

(۶)

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کا قول

فرمایا کہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِصِيغَةِ خُطَابٍ

میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے
 لہ الخلق والامر۔ عالم امر مقید بحجت و طرف و قرب و بعد
 وغیرہ نہیں ہے پس اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔

(شامہ ادا دیہ ص ۹ مطبع قومی پریس لکھنؤ)

اس عبارت نے سارا مسئلہ حل کر دیا ہے۔ رُوح عالم امر سے ہے
 اور عالم امر طرف و جہت قرب و بعد میں مقید نہیں ہے اور یہ بھی
 مسلم کہ ولیوں، ابدالوں، اوتادوں، قطبوں اور غوث (قطب الاقطاب)
 کی رُوح سے سید دو عالم نور مجسم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا جسم پاک شہ درجہ
 لطیف تر ہے۔ لہذا نتیجہ یہ ظاہر ہے کہ محبوب کبریا، نور مجسم
 سید دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے جسد اطہر (حقیقتِ محمدیہ) سے کوئی
 چیز دُور نہیں ہے۔ جیسے رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لیے
 فرش ویسے ہی عرش، جیسے زمین ویسے ہی آسمان، جیسے ملک
 ویسے ہی ملکوت، جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے روضہ انور
 ویسے ہی سارا جہان کون و مکان، صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔
 اسی لیے حضور باعثِ ایجادِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ قَدَّرَ رَفْعَ لِي الدُّنْيَا فَاَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَالِى
 مَا هُوَ كَأَنَّ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ

لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

الی کفی هذه۔

کہ اللہ تعالیٰ نے ساری دُنیا میرے سامنے کر دی ہے لہذا
میں ساری دُنیا کی طرف اور جو کچھ تا قیامت دُنیا میں ہوگا سب
کچھ یوں دیکھ رہا ہوں جیسے اپنے ہاتھ کی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں

⑤

مسک اہل حدیث کے مجتہد حافظ عبد اللہ روپڑی نے پُر زور اور
وزنی دلائل سے ثابت کیا ہے :

لفظ هذا سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ

قبر میں مکشوف ہوتے ہیں نہ کہ حاضر مافی الذہن کی طرف

اشارہ ہوتا ہے۔ (فتاویٰ اہلحدیث ص ۱۳۸ تا ۱۴۵ جلد ۲)

اللَّهُمَّ ارزقنا حبك وحب حبيبك الكريم

وحب آلہ واصحابہ واولیاء امتہ وامتنا علیہ۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک ﷺ

کی سچی محبت اور عشق عطا فرمائے بغیر محبت کے سب بربرت

ہے دھوکہ بازی ہے۔

اللَّهُمَّ ارزقنا حبك وحب حبيبك الكريم

وحب آلہ واصحابہ واولیاء امتہ وامتنا علیہ۔

فصل ششم

حاضر ناظر واقعات کی روشنی میں،

اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو جو کرامات عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک کرامت یہ ہے کہ وہ بیک وقت متعدد مقامات پر متعدد اجساد کے ساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اس کرامت کو تعدد اجساد کہا جاتا ہے:

ذَكَرَ ابْنُ السَّبَّكِ فِي الطَّبَقَاتِ ان الكرامات

انواع وعد منها ان يكون له اجساد متعدده
يعنى علامه ابن سبكي نے طبقات میں ذکر فرمایا کہ کرامتوں کی کئی
قسمیں ہیں، ان میں سے ایک ہے کہ ولی کے کئی جسم ہو جاتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان ص ۲۱۵، الحاوی للفتاویٰ ص ۳۲۲)

(۲)

تفسیر منظری میں ہے:

وَكَذَلِكَ يَجْعَلُ لِنَفْسٍ بَعْضَ أَوْلِيَائِهِ فَاَنَّهُمْ

يُظْهِرُونَ اِنْشَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِىْ اَنْ وَاحِدٍ فِى

امکنۃ شتی باجساد ہم المکتبہ -
 یعنی یوں ہی خُدا تعالیٰ اپنے بعض ولیوں کو طاقت عطا فرماتا
 ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک آن میں متعدد جگہوں میں
 اپنے اجساد مبارکہ کے ساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں -

(تفسیر منظری ص ۲۷۷)

۳

تفسیر رُوح المعانی میں ہے :

ولا مانع من ان يتعدّد الجسد المثالی الی

مالایحصی من الاجساد - (تفسیر رُوح المعانی ص ۲۵ جلد ۲۲)
 یعنی اس سے کوئی امر مانع نہیں کہ جسد مثالی کا تعدد بشمار اجساد میں ہو -

۴

قُطِبَ وَقْتِ عَارِفٍ بِاللَّهِ اِمَامِ عَبْدِ الوہابِ شَعْرَانِي نے فرمایا

ومنہا شہود الجسد الواحد فی مکانین

فی آن واحد -

(الیواقیت و الجواہر ص ۷)

کرامات سے ہے ایک جسم کا آن واحد میں دو جگہوں میں

ظاہر ہونا (یعنی تعدد اجساد) بعض لوگ کہتے ہیں کہ تعدد اجساد صرف
روح کے ساتھ ہوتا ہے جسم کے ساتھ محال ہے اس پر امام شہرانی رحمہ اللہ
کو جلال آگیا فرماتے ہیں :

(۵)

فيا من يقول ان الجسم الواحد لا يكون
في مكانين كيف يكون ايمانك بهذا الحديث
فان كنت مومنا فقلد وان كنت عالما
فلا تعترض فان العلم يمنعك -

یعنی افسوس ہے اس شخص پر جو کہتا ہے کہ ایک جسم دو جگہ نہیں
ہو سکتا۔ اے ایسا کہنے والے کیا تیرا معراج پاک والی حدیث پر ایمان
نہیں۔ (جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موسیٰ کو قبر مبارک
میں بھی دیکھا) اے ایسا کہنے والے اگر تو مومن ہے تو تقلید کر،
اگر تو عالم ہے تو اعترض کیوں کرتا ہے (اگر تیرا علم نوری ہے) تو
تجھے تیرا علم اعترض کرنے سے باز رکھے گا۔

نوٹ : بعض حضرات کا خیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
صرف روح کے ساتھ حاضر و ناظر ہیں یہ خیال صحیح نہیں ہے
بلکہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حقیقی جسم مبارک کیساتھ

حاضر و ناظر ہیں چنانچہ مندرجہ بالا ارشاد میں اس کی تصدیق
موجود ہے بلکہ ہمارے اکابر نے اس امر کی تصریح بھی فرمادی ہے
امام ہمام علامہ نور الدین حلبی رحمہ اللہ نے فرمایا :

فَهُوَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ موجود بين اظہرنا
حَسًّا وَمَعْنَى وَجِسْمًا وَرُوحًا سِرًّا وَبُرْهَانًا

(جواہر البحار شریف ص ۱۲۳)

یعنی سید العالمین صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہم میں ظاہری اور معنوی طور
پر بلکہ اپنے جسم و رُوح مبارکہ کے ساتھ موجود ہیں۔ علم باطن کے طور
بھی اور دلائل شرعیہ کے طور بھی موجود ہیں۔ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
رہی یہ بات کہ جسدِ اطہر کے ساتھ حاضر و ناظر ماننے سے اعتراضات
وارد ہوتے ہیں، مثلاً وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ وَغَيْرِهِ تُوِيَ اس
وقت ہے کہ ہم حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو "بشر" من حیث البشر یعنی
تین حالتوں میں سے صرف پہلی بشری حالت کے اعتبار سے حاضر
و ناظر مانیں بلکہ ہم تو اپنے آقا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو جسدِ حقیقی کے سا باذن اللہ
حاضر و ناظر مانتے ہیں لہذا کوئی اعتراض نہیں۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی چند
ایسی کرامات ذکر کی جاتی ہیں جن سے مسئلہ مذکور کے سمجھنے میں بصیرت نامہ
حاصل ہوگی۔

①

حضرت شیخ ابوالعباس مرسی قدس سرہ کا پانچ کے گھر بیکت حاضر ہونا

حضرت شیخ ابوالعباس مرسی قدس سرہ کو ایک نیاز مند نے نماز جمعہ کے بعد اپنے گھر تشریف لے جانے کی دعوت دی۔ آپ نے اس دعوت کو قبول فرمایا پھر دوسرا عقیدت مند آیا اس نے بھی اپنے ہاں کے لیے دعوت دی آپ نے اس کے ساتھ بھی وعدہ فرمایا، پھر تیسرا پھر چوتھا پھر پانچواں آیا آپ نے سب کے ساتھ وعدہ فرمایا

ثم صلى الشيخ مع الجماعة وجاء فقعد بين

الفقهاء ولم يذهب لاحد منهم واذا بكل

من الخمسة جاء يشكر الشيخ على حضور عنده.

(الحاوی للفتاویٰ للعلامة السيوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ ص ۳۲۰ جلد ۱)

یعنی حضرت شیخ ابوالعباس نے نماز جمعہ پڑھی تو آپ علماء کرام کے پاس بیٹھ گئے اور کہیں نہ گئے کچھ دیر کے بعد وہ پانچوں نیاز مند دعوت دینے والے آئے اور حضرت شیخ کا ان سب کے گھروں میں تشریف لے جانے پر ہر ایک نے شکریہ ادا کیا۔

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

(۲)

سید امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سات گھربیک وقت حضرت نے افطاری کی

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریف والوں کو سات آدمیوں نے

افطاری کی دعوت دی تو آپ نے سب کے گھربیک وقت روزہ
افطار کیا اور کھانا کھایا۔

(بحوالہ سلسیل بابت ماہ شوال المکرم ۱۳۸۴ھ)

(۳)

سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ بیک چالیس گھربیک وقت حضرت نے کھانا کھایا

حضرت علی ہمدانی قدس سرہ نے بیک وقت چالیس اشخاص کے

گھر جا کر کھانا کھایا۔

(کتاب ذخیرۃ الملوک منقول از خزینۃ معرفت ص ۱۸۳)

(۴)

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے لاکھوں گھربیک وقت کھانا کھایا

جہانگیر بادشاہ نے سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز

سے عرض کیا کہ رسولِ اکرم ﷺ ہر قبر میں تشریف لاتے ہیں اور ایک ہی وقت میں مرنے والوں کی تعداد سینکڑوں ہزاروں تک پہنچی ہوگی۔ اور رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو ایک ذات ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر مرنے والے کی قبر میں کیسے پہنچ جاتے ہیں۔ اس کی وضاحت فرمائیے!

سیدنا امام ربّانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بادشاہ! دہلی والوں کو کہو کہ وہ میری دعوت کریں لیکن دعوت ایک ہی دن اور ایک ہی وقت میں ہو۔ اس فرمائش پر جہانگیر نے اپنے بہت سے احباب کو امام ربّانی کی دعوت کے متعلق کہہ دیا اور اسی دن خود بھی جہانگیر نے امام ربّانی قدس سرّہ کی دعوت کی وقت مقررہ پر سیدنا امام ربّانی نے بادشاہ کے ہاں دعوت کھائی رات اسی کے ہاں قیام فرما رہے۔ صبح بادشاہ نے ان دعوت دینے والوں کو بلا کر پوچھا تو سب نے فرداً فرداً اقرار کیا کہ امام ربّانی قدس سرّہ نے کل رات کا کھانا ہمارے گھر کھایا تھا یہ سن کر بادشاہ حیران ہوا۔ سیدنا امام ربّانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بادشاہ میں تو سیدِ دو عالم ﷺ کا ادنیٰ امتی ہوں اور جب میں سب کے گھر بیک وقت موجود ہو کر کھانا کھا سکتا ہوں تو رسولِ اکرم ﷺ کیوں ہر قبر میں جلوہ فرما

نہیں ہو سکتے۔ (لمحضاً فیوضاتِ مجددیہ ص ۱۱)

اور غوثوں کے غوثِ محبوبِ سبحانی، قطبِ ربّانی قدس سرہ کی مشہور کرامت ہے کہ آپ بیک وقت کئی مریدوں کے ہاں پہنچے اور کھانا کھایا۔

(۵)

حضرت خواجہ محمدِ حضرمی قدس سرہ نے پچاس شہروں میں ایک جمعہ پڑھایا

قال الشعرائی واخبرنی من صحب الشیخ محمد الحضرمی

انہ خطب فی خمسين بلدة فی یوم واحد خطبة

الجمعة و صلی بهم اماماً۔

(روح البیان ص ۴۱۶)

یعنی قطب وقت سیدنا امام شعرائی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس

شخص نے بتایا جو کہ شیخ محمدِ حضرمی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہا کہ حضرت

شیخِ حضرمی نے ایک ہی دن میں ایک ہی وقت پچاس شہروں میں

جمعہ کا خطبہ دیا اور نمازِ جمعہ پڑھائی۔ سبحان اللہ یہ تو شانِ ولایت

ہے۔ شانِ نبوت کا کیا کہنا۔

آنکھ والا تیرے جو بن کا تماشا دیکھے دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

(۶)

حضرت خواجہ قاضی البان رحمۃ اللہ علیہ جہان میں جہاں نماز پڑھتے سجدہ
کیا جاوے گا وہاں جہاں نماز پڑھتے سجدہ نہیں ہوتا۔

خاتمہ المحدثین علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قاضی البان
موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ نقل فرمایا ہے اور قاضی البان وہ
بزرگ ہیں جن کے متعلق حضرت محبوب سبحانی سرکار غوث اعظم قدس سرہ
سے سوال ہوا تو آپ نے فرمایا:

هو ولی مقرب ذو حال مع الله تعالى و
قدم صدق عنده۔

فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں قرب والا ولی ہے وہ
صاحبِ حال ہے اور وہ قاضی البان خدا تعالیٰ کے دربار میں سچائی کے قدم
والے ہیں۔ پھر کسی نے عرض کیا حضور وہ تو نماز نہیں پڑھتا سرکار
غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

انه یصلی من حیث لا ترونہ وانی اراہ اذا
اصلی بالموصل او بغیرها من افاق الارض یسجد
عند باب الکعبۃ۔

یعنی فرمایا کہ قاضی البان وہاں نماز پڑھتے ہیں کہ تم دیکھ نہیں

سکتے مگر میں اسے دیکھتا ہوں کہ موصل میں یا کسی اور جگہ زمین کے کسی خطے میں نماز پڑھے تو سجدہ وہ خانہ کعبہ کے دروازہ کے پاس ہی کرتا ہے۔

(الحادی للفتاویٰ ص ۳۳۱)

(۷)

خواجه قضیب البان رحمہ اللہ کا بیعت مشعدہ صورتوں سے پوری صف بھر دینا

حضرت قضیب البان کے متعلق علامہ سیوطی قدس سرہ نے فرمایا:

یحکی عن قضیب البان الموصلی وکان من

الابدال انہ اتہمہ بعض من لم یرہ یصلی

بترك الصلوة وشدد النکیر علیہ فی ذلک

فتمثل له علی الفور فی صور مختلفہ وقال

فی ای هذا الصور ایتنی ما اصلی۔

یعنی حضرت قضیب البان موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ ابدال میں

سے تھے ان پر کسی نے تہمت لگائی کہ یہ نماز نہیں پڑھتے اور سخت

انکار کیا تو حضرت قضیب البان ان کے سامنے مشعدہ اجساد میں اور

مختلف صورتوں میں ظاہر ہو گئے اور فرمایا اسے اعتراض کرنے والے

بتا تو نے ان میں سے کس صورت میں مجھے دیکھا ہے کہ میں نے
نماز نہیں پڑھی۔

(الحادی للفتاویٰ ص ۳۲۸)

۸

حضرت سید نور الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ کے تاثرات

امام نور الدین حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا :

قلت فاذا كان هذا للواحد من الابدال فلا يظهر

من رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الف الف مثال -

یعنی ابدال میں سے ایک ولی کی یہ شان ہے کہ وہ فوراً متعدد

اجساد میں مختلف صورتوں میں ظاہر ہو سکتا ہے تو کیا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لاکھوں اجساد نہیں ہو سکتے۔

نوٹ : اس واقعہ میں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ سرکار

غوث اعظم قدس سرہ نے فرمایا تھیب البان موصلی موصل میں

یا زین کے کسی خطے میں نماز پڑھتے ہیں تو سجدہ باب کعبہ

میں کرتے ہیں۔

سُبحان اللہ ایک ولی کی شان کہ نماز مشرق میں سجدہ باب کعبہ

کے پاس نماز مغرب میں تو سجدہ بابِ کعبہ میں، نماز موصل میں، تو سجدہ بابِ کعبہ میں، نماز مصر میں تو سجدہ بابِ کعبہ میں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْحَبِيبِ الْحَسْبِيبِ
الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَوْلِيَاءِ أُمَّتِهِ وَ
عُلَمَاءِ مِلَّتِهِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ -

⑨

حضرت خواجہ سعود مصری مجذوب قدس سرہ

انہ کان یخبر عن وقائع الاقالیم کلہا فیقول
عزل الیوم فلان ومات فلان وولی فلان
فلا یخطئ فی واحده -

(جامع کرامات اولیاء ص ۹۲)

یعنی حضرت خواجہ سعود مجذوب مصری رحمۃ اللہ علیہ پورے جہان کی خبریں دیا کرتے تھے فرمایا کرتے فلاں ملک کا فلاں بادشاہ معزول ہو گیا ہے فلاں ملک کا فلاں بادشاہ مر گیا ہے اور فلاں ملک کا فلاں بادشاہ بن گیا ہے اور ان کی کوئی بات خطا نہ جاتی۔

اپیل

اے میرے عزیز مسلمان بھائی! دل میں محبت و عظمتِ مصطفیٰ ﷺ رکھ کر مندرجہ بالا واقعات کو تعصب کی عینک اتار کر ایمان کی نظروں سے پڑھ اور پھر اپنے ایمان سے پوچھ کر رحمۃ اللعالمین سید الکونین ﷺ کے باعطاء اللہ و باذن اللہ حاضر و ناظر ہونے میں کوئی شک ہے؟

اگر پھر بھی شک نہ جائے تو کسی اللہ والے سے اپنی نظر درست کرا تاکہ قبر میں جانِ جہاں ﷺ کی پہچان میں کوتاہی نہ ہو جائے۔ کیونکہ قبر میں کامیابی اللہ تعالیٰ کے وحدۃ لا شریک ہونے کی گواہی اور رسول اللہ ﷺ کی پہچان سے

ہی ہوگی۔ حدیثِ پاک میں ہے، عن البراء ان النبی ﷺ قال

المؤمن اذا شهد ان لا اله الا الله وعرف محمداً رسولاً لله ﷺ

فی قبره فذلك قول الله جل وعلا یشیت الله الذین امنوا بالقول

الثابت فی الحیاة الدنیا و فی الآخرة۔ (صحیح ابن جبان ط ۳۴)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن جب قبر میں اس بات کی

گواہی دیگا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کو

پہچان لے گا (تو وہ کامیاب ہو جائیگا) اور یشیت اللہ الذین سے ہی مراد ہے۔

اور یہ حدیثِ پاک صحیح ہے شارح نے فرمایا، اسنادہ صحیح علی شرط البخاری۔

حاضر و ناظر نہ ماننے کی وجہ

(۱)

سیدنا امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع صغیر میں حدیث پاک
تحریر کی ہے :

اَدَّبُوا اولادکم علی ثلاث خصال حب
نبيکم وحب اہلبیتہ وقرآۃ القرآن

(جامع صغیر ص ۱۴ جلد ۲)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے میری امت اپنی
اولاد کو تین چیزوں کی تربیت دو اپنے نبی کی محبت سکھاؤ اور
نبی کی اہلبیت کی محبت سکھاؤ اور قرآن پاک کی تلاوت سکھاؤ۔
اس حدیث پاک میں درجہ بدرجہ تین چیزوں کا ذکر ہے،
پہلے درجہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے
دوسرے درجہ میں اہلبیت کی محبت ہے اور تیسرے درجہ میں
قرآن پاک کی تلاوت ہے۔

لہ رضی اللہ عنہم

ظاہر ہے کہ بچہ خالی الذہن ہوتا ہے جب اس کے ذہن میں محبتِ مصطفیٰ ﷺ منقش ہو جائے گی تو پھر یہ محبتِ آخری دم تک نکلے گی نہیں۔ اور ایمان محفوظ ہو جائیگا اور ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہو جائے گا جن کی تعریف اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کی ہے :

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا
آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ
أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ
بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
وَمَرْضُوا عَنْهُ ؕ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ؕ أَلَا إِنَّ
حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ؕ

(سورہ مجادلہ پ آیت)

یعنی اے محبوب آپ نہ پائیں گے ایسی قوم جس کا اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان صحیح ہو وہ قوم محبت دوستی کر جائیں،

ایسے لوگوں کے ساتھ جو عداوت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے ساتھ اگرچہ وہ عداوت رکھنے والے ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی اور قبیلہ کنبہ والے ہوں۔ یہ لوگ وہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش کر دیا ہے اور اپنی رحمت سے ان کی مدد فرماتا ہے اور قیامت کے دن ان کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ان بہشتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور وہ اپنے رب تعالیٰ سے راضی ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے۔ کان کھول کر سُن لو اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے۔

لیکن کچھ عرصہ سے بعض علماء نے بچوں کو سب سے پہلے قرآن کی تعلیم دینا شروع کر دی ہے اور بچوں کو کافروں اور بُتوں والی آیات مبارکہ ذہن نشیں کر کے ناکارہ بُتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نبیوں، ولیوں کو بھی بے بس اور بے اختیار ذہن نشیں کر دیا جاتا ہے ایسے بچے تاحیات نبیوں، ولیوں کے کمال و فضل کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ شیخ سعدی نے فرمایا:

نخستِ اولِ چوں نهد معمار کج تاثر یامے رود دیوار کج

لہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لہ علیہم السلام۔

یعنی معمار جب پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی رکھے گا تو پھر وہ دیوار خواہ آسمان تک پہنچ جاتے ٹیڑھی ہی رہے گی۔ لہذا ایسے بچے جنکو کافروں اور بُتوں والی آیاتِ قرآنیہ پڑھا کر نبیوں، ولیوں کو بے بس بے اختیار باور کرایا جاتا ہے ایسے بچے بڑے ہو کر منبروں پر بیٹھ کر بُتوں والی آیات پڑھ کر نبیوں، ولیوں کی شان میں تنقیص کرتے رہتے ہیں اور وہ اسی کو توحید جانتے ہیں اور وہ اس توحید کی آڑ میں نہ تو کسی نبی ولی کے لیے اللہ تعالیٰ ﷻ کا عطا کردہ علمِ غیب مانتے ہیں نہ اختیار نہ تصرف نہ عظمت۔

واقعہ : ایک ڈاکٹر صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اپنا واقعہ سنایا کہ ہماری ایک دوست کے گھر سر سید ٹاؤن میں دعوت تھی اتفاق سے وہ جمعہ کا دن تھا اجاب نے کہا پہلے جمعہ پڑھ آئیں پھر کھانا کھائیں گے چنانچہ ایک مسجد میں پہنچے وہاں خطیب نے دورانِ وعظ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ والی آیت پڑھی اور وہ خطیب ترجمہ اس انداز اور لہجہ سے کمرے جیسے اللہ تعالیٰ کسی دشمن کو خطاب کر رہا ہے یہ سن کر دل میں کڑھن سی پیدا ہوئی کہ ہم کہاں بھٹیس گئے۔ نماز جمعہ کے بعد جب لوگ خطیب صاحب سے مصافحہ کیلئے آگے بڑھے تو میں بھی ان کے ساتھ خطیب مذکور کے ہاں پہنچ گیا

۱۔ توحید کو سمجھنے کے لیے کتاب توحید اور فرقہ بندی کا مطالعہ کریں۔

اور مصافحہ کرتے ہوئے میں نے سوال کیا مولوی صاحب تیرا گھر کہاں ہے یہ سن کر وہ سیخ پا ہوا اور بولا ارے بد تمیز تجھے بولنے کی بھی تمیز نہیں میں نے اور سوال کر دیا تیرے بیٹے کتنے ہیں، وہ اور بھڑکا پھر اس کے ساتھ کچھ اس کے مقتدی بھی شامل ہو گئے تو میں نے کہا مولوی تجھے آپ کے بجائے تیرا کہنے میں تیری عزت میں فرق آگیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی عزت نہیں؟ اس پر چند نمازیوں کو تو سمجھ آگئی مگر جن کے دل عظمتِ مصطفیٰ ﷺ سے خالی تھے وہ ماننے کو تیار نہ ہوئے اور وہ بڑبڑ کرتا مسجد سے نکل گیا۔ الحاصل ایسے بچے زندگی بھر نبیوں، ولیوں کی شان میں تنقیص کرتے رہتے ہیں اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایسے لوگوں کو ساری خدائی سے بدترین گردانتے تھے چنانچہ صحیح بخاری میں ہے :

وَكَانَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ رَاهِمٍ شَرَّ رِجَالِ خَلْقِ اللَّهِ وَقَالَ

أَنَّهُمْ أَنْطَلَقُوا إِلَى آيَاتِ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ

فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ -

(صحیح بخاری جلد دوم باب قتل الخوارج والملحدین)

یعنی سیدنا عبد اللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم خارجیوں کو ساری

مخلوق سے بدتر جانتے تھے اور فرماتے یہ اس لیے کہ یہ لوگ کافروں
 والی آیات مبارکہ کو اہل ایمان (نبیوں، ولیوں) پر چسپاں کرتے ہیں۔
 اے میرے عزیز مندرجہ بالا ارشادِ گرامی اس دور کے کسی فرقہ باز
 ملاں مولوی کا نہیں بلکہ ایک جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ کا ہے،
 جن کا شمار مجتہدین صحابہ کرام میں ہوتا ہے پھر یہ قول کسی وعظ کی
 کتاب یا کسی غیر معتبر رسالے سے نہیں لیا گیا بلکہ یہ حدیثِ پاک کی
 اس کتاب میں ہے جو کہ حدیثِ پاک کی طبقہ اولیٰ کی کتاب ہے
 جس کا مرتبہ قرآنِ پاک کے بعد سب سے اونچا ہے یعنی صحیح بخاری
 اللہ تعالیٰ مان لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

نیز اس مندرجہ بالا سیدنا عبد اللہ بن عمر صحابی رضی اللہ عنہ کے
 ارشادِ گرامی سے ثابت ہوا کہ جو مولوی یا عالم قرآنِ پاک آیتیں پڑھ
 پڑھ کر کہے کہ نبی ولی نہ تو کسی کو نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان اور
 نبیوں ولیوں کے اختیار میں کچھ نہیں ایسا مولوی عالم اللہ والوں کی
 جماعت سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ہماری طرف سے
 عزائے خیر عطا کرے کہ انہوں نے ہمیں ایک لائن دیدی ہے
 اور ہدایت کا راستہ دکھا دیا ہے جس کی روشنی میں ایک معمولی

پڑھا لکھا انسان بھی اپنے بیگانے میں اور حق و باطل میں تمیز کر سکتا ہے۔

اے میرے عزیز میں نے مندرجہ بالا چند سطریں آپکی خیر خواہی کے لیے لکھ دی ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ کچھ لوگ حبیبِ خدا سیدِ انبیاء باعثِ ایجادِ عالمِ رحمتِ کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو کیوں اللہ تعالیٰ کی عطا سے حاضر و ناظر نہیں مانتے۔ حالانکہ شیخ الحدیثین شاہ عبدالحق دہلوی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ نے واشگافِ الفاظ میں فرمادیا ہے کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو حاضر و ناظر ماننے میں کسی ایک عالم کا بھی اختلاف نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مان لینے کی توفیق عطا کرے۔

نہ ماننے کی دوسری وجہ

بصارت (نظر) کے اعتبار سے بندوں کی تین قسمیں ہیں :
 بنیا۔ نابینا۔ بھنگا۔ بنیا وہ ہے جس کی نظر صحیح ہو، نابینا وہ جس کی بنیائی ختم ہو چکی ہو۔ بھنگا وہ جس کو ہر چیز دو نظر آتیں، یوں ہی بصیرت کے لحاظ سے بھی تین قسمیں ہیں بنیا، نابینا، بھنگا بصیرت کے اعتبار سے جو بھنگا ہوگا اسے دو نظر آتے ہیں، خدا تعالیٰ الگ نظر آتا ہے اللَّهُ كَارْسُولٌ أَلَك، لہذا وہ کوئی بھی کمال

لہ جل جلالہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نہیں مانے گا کیوں کہ
 اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے مقابل دوسرے
 نظر آتے ہیں اور اسے حبیبِ خدا سیدِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
 ہر کمال شرک دکھائی دیتا ہے۔ تو وہ اگر حبیبِ خدا سیدِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے لیے غیب کا علم مانے تو شرک اگر اختیار مانے تو شرک تصرف
 مانے تو شرک، حاضر و ناظر مانے تو شرک۔ اس لیے وہ کسی بھی کمال
 و عظمت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفعِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نہیں مانتا۔
 لیکن جو بیٹا ہے جس کی نظر صحیح ہے اسے تو ایک ہی نظر آتا ہے
 اللہ ہی اللہ بس“ باقی سب مظاہرِ قدرت ہیں۔ اسے نظر آتا ہے
 کہ اللہ تعالیٰ ہی مالک ہے، وہی خالق ہے، وہی شافی ہے، وہی
 رازق ہے، وہی حافظ ہے، وہی ناصر ہے، وہی معین و مددگار ہے
 وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے، اسے نظر آتا ہے کہ ہر چیز کا مالک
 اللہ تعالیٰ ہی ہے وَلِلّٰهِ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وہی خالق
 ہے، اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ۔ لیکن وسیلہ سے پیدا فرماتا ہے،
 شافی وہی ہے وہ دوائی اور ڈاکٹر کے وسیلہ سے شفا دیتا ہے۔
 رازق وہی ہے لیکن وہ کسی ذریعہ اور وسیلہ سے رزق دیتا ہے۔
 زندہ بھی وہی کرتا ہے مارتا بھی وہی ہے لیکن زندہ کرتا ہے تو وسیلہ

سے مارتا ہے تو ملک الموت کے وسیلہ سے، حافظ و ناصر وہی ہے
لیکن وہ حاکم وغیرہ کے وسیلہ سے حفاظت عطا کرتا ہے۔ رحیم و کریم وہی
ہے، رحم و کرم وہی فرماتا ہے لیکن رحم کرنے کے لیے اس نے اپنے
حبیب کریم ﷺ کو وسیلہ بنایا ہے،

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ -

لیکن میرے دوست میرے عزیز غور کر کہ مالک تو اللہ ہی
ہے پھر تو کس قانون سے کہتا ہے کہ فلاں دوکان فلاں مکان کا
مالک میں ہوں اور جب مان لیا کہ شافی (شفا دینے والا) اللہ ہی
ہے تو پھر کس قانون سے ڈاکٹر و حکیم کے ہاں جاتا ہے؟ اس وقت
اللہ تعالیٰ کے ہاں تو کیوں نہیں جاتا!

اے میرے عزیز یہ تیری نظر کا بھینکا پن ہے تو اپنی نظر کا علاج
کسی روحانی معالج سے کراتا کہ تجھے بھی ایک ہی نظر آئے اور یہ
جھگڑے یہ فرقہ بندیاں ختم ہو جائیں۔

(روحانی معالج) میاں عبدالرشید صاحب مرحوم و مغفور نور نصیرت

والے لکھتے ہیں: بعنوان

رُوحَانِي كُورِر

یہ واقعہ ۱۹۲۵ء کا ہے قلعہ گوجر سنگھ لاہور اس سٹرک پر جو کہ

پولیس لائبرز کے ساتھ ساتھ چلتی ہے ایک صاحب کا چھوٹا سا
 مطب تھا مجھے دوستوں نے بتایا کہ وہ (مطب والے) کہتے ہیں
 اگر کسی نے جناب رسول پاک ﷺ کی خدمت میں
 درخواست گزارنی ہو تو وہ بتوسط گورنر روحانی پنجاب لکھ کر انہیں
 دے۔ یہ پاکستان بننے سے پہلے کی بات ہے ان دنوں پنجاب متحد
 تھا ایک روز سہ پہر کے وقت میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا
 وہاں کچھ دیہاتی مرد عورتیں ان سے حضور اکرم ﷺ
 کی خدمت میں درخواستیں لکھوا رہے تھے۔ کوئی لکھواتا مجھے اتنے
 روپے چاہئیں، کوئی مکان طلب کرتا کوئی کہتا میرا بیٹا واپس آ
 جاتے۔ میری طبیعت نے جوش مارا کہ اتنی بڑی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں اس قسم کی معمولی باتوں کے لیے درخواست دینا
 اس جناب ﷺ کے منصب بلند کے شایان شان نہیں،
 میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا میں بھی درخواست لکھوں گا،
 انہوں نے کاغذ دیا، اس پر حضور اکرم ﷺ کے مخصوص
 القابات لکھواتے، دوسری سطر میں الفاظ ”بتوسط گورنر روحانی
 پنجاب“ لکھواتے۔ اس کے بعد وہ دوسرے ساٹلان کی طرف متوجہ
 ہو گئے، میں نے درخواست لکھ کر ایک طرف رکھ دی وہ لوگ چلے

گئے تو میں نے اپنی درخواست پیش کی وہ بزرگ اسے پڑھ کر بہت خوش ہوئے مجھ سے بار بار کہتے میاں سوچ لو میاں سوچ لو میں نے عرض کیا ہاں خوب سوچ سمجھ کر درخواست لکھی ہے۔ میں نے پھر پوچھا کیا درخواست منظور ہو جائے گی وہ بولے بھلا ایسی درخواستیں بھی منظور نہیں ہوتیں، بھلا ایسی درخواستیں بھی منظور نہیں ہوتیں۔ (درخواست یہ تھی کہ حضور ﷺ مجھے اپنے عشق سے نوازیں)۔

شام ہونے کے قریب تھی وہ کہنے لگے چلو داتا صاحب چلتے ہیں وہاں دُعا مانگیں گے میں نے انکار کر دیا اور کہا وہاں لوگ شرک کرتے ہیں اور میری طبیعت منغض ہوتی ہے وجہ یہ تھی کہ میں نے سات سال کی عمر سے سترہ سال کی عمر کا زمانہ اہلحدیثوں کے زیر اثر گزارا تھا انہوں نے اصرار کیا میں انکار پر قائم رہا آخر اس بات پر فیصلہ ہو گیا کہ حضرت کے مزار شریف کے جنوب کی جانب سے جو ٹرک گزرتی ہے میں اس پر کھڑا ہو کر دُعا مانگ لوں اندر نہ جاؤں۔ چند دنوں بعد پھر ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا میاں وہ تمہاری درخواست منظور ہو گئی ہے میں نے دل میں کہا کوئی اثر ظاہر ہوگا تو مانوں گا۔ مطالعہ کی عادت تھی جو سامنے آتا پڑھ جاتا درخواست گزار نے

کے بعد مطالعہ کی سمت اسلامی علوم کی طرف متعین ہو گئی، انکار میں
نکھار پیدا ہوا ذہن میں روشنی پیدا ہوئی ابتدائی ایام کے چند اشعار
ملاحظہ ہوں :

غم کہاں اب کہ تیری اُلفت کا میرے دل میں چراغ روشن ہے
عشق کی روشنی کو کیا لکھوں دل تو دل دماغ روشن ہے

(تصوف دایمان کے موتی ص ۱۳۱)

پھر یہی میاں عبد الرشید صاحب ہیں کہ جب روحانی معالج سے
علاج کرایا اور نظر درست ہو گئی تو دین کی وہ خدمت کی کہ پورے
معاشرے کو سیراب کر دیا۔

میرے عزیز اگر آپ کو کوئی روحانی معالج میسر نہ ہو تو مندرجہ ذیل
کتابوں کا مطالعہ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت بڑی
امید ہے کہ نظر درست ہو جائے گی۔ وہ کتابیں یہ ہیں :

۱۔ آپ کوثر ۲۔ البرہان اور اگر البرہان نہ مل سکے تو

عظمت نام مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بھی کافی ہے۔

دُعای ہے کہ اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَّالُهُ ہم سب کو صراطِ الدِّینِ انعمتِ عَلَیْهِمْ کے

راستے پر چلائے۔ آمین۔ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى

عَلَى حَبِيبِهِ وَنَبِيِّهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

۱۰۔ یہ دونوں کتابیں مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ فیصل آباد اور مکتبہ صبح نور پبلیز کالونی فیصل آباد سے مل سکتی ہیں۔

سوال : اگر رسول اللہ ﷺ کو حاضر و ناظر مان لیا جائے تو چند سوالات واقع ہوتے ہیں ایک کہ اگر نبی ﷺ حاضر و ناظر ہیں تو آپ لوگ مصلیٰ امامت پر کیوں کھڑے ہوتے ہیں؟ دوم یہ کہ اگر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہیں تو ہمیں نظر کیوں نہیں آتے، سوم یہ کہ اگر نبی ﷺ کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانا جائے تو نبی کریم ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پاک کیوں گئے، چہارم اگر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ کیوں فرمایا وما کنت لدیہم اذ یلقون اقلامہم (قرآن پاک)

جواب : کتاب کے شروع میں بیان ہوا کہ رسول اکرم حبیب مکرم نور مجسم ﷺ کی تین حالتیں ہیں ۱۔ حالت بشری ۲۔ حالت ملکی ۳۔ حالت حقیقی (حقیقتِ محمدیہ) لہذا آپ کے مندرجہ بالا سوالات ان لوگوں پر وارد ہوتے ہیں جو سید و عالم رحمت کائنات ﷺ کو صرف بشر مانتے ہیں لیکن ہم اہلسنت و جماعت پر یہ اعتراضات وارد نہیں ہو سکتے، کیونکہ ہم سید العالمین ﷺ کے لیے صرف حالت بشری کے اعتبار سے حاضر و ناظر نہیں مانتے بلکہ ہم رحمت کائنات ﷺ

کو حقیقتِ محمدیہ کے اعتبار سے حاضر و ناظر مانتے ہیں جس کے متعلق خود نبی اکرم رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

إِنَّ اللَّهَ قَدَرَفَع لِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفَى هَذِهِ -

(طبرانی، بحوالہ مواہب شرح زرقانی،)

میں ساری دنیا کو اور جو کچھ تا قیامت دنیا میں ہونے والا ہے اسے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھ رہا ہوں۔

اور ظاہر ہے کہ ہاتھ کی ہتھیلی سے کوئی جگہ نہ غائب نہ دور۔

ہاں جو لوگ جان دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف بشر مانتے

ہیں ان کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننا

واقعی شرک ہے جیسے کہ معانی و بیان کی کتابوں میں آتا ہے کہ دہریہ

اگر کہے اَنْبَتَ الرَّبِيعِ الْبَقْلَ یعنی موسم ربیع نے سبزہ اگایا تو

وہ کافر ہے اور اگر مسلمان یہی لفظ کہے اَنْبَتَ الرَّبِيعِ الْبَقْلَ تو

وہ کافر نہیں ہے بلکہ وہ پکا سچا مسلمان ہے کیونکہ مومن کے نزدیک

فاعلِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور انبات کی نسبت ربیع کی طرف

بطور اسناد مجازی ہے۔

لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

یوں ہی رسول اکرم ﷺ شفیع عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف بشر ماننے والا حاضر و ناظر کے تو وہ مشرک ہے اور اگر صحیح العقیدہ مومن کے تو وہ پکا سچا مومن ہے۔ کیونکہ مومن حقیقت محمدیہ کے اعتبار سے حاضر و ناظر کہہ رہا ہے جیسے کہ سابقہ صفحات پر اکابر کے ارشادات مذکور ہوئے۔

اور حقیقت محمدیہ یعنی نبی اکرم رحمت و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد حقیقی اتنا عظیم تر ہے کہ زمین و آسمان عرش و کرسی ملک و ملکوت سب سے وسیع تر ہے جیسے کہ عارف باللہ علامہ نور الدین حلبی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا :

وَأَنَّ الَّذِي أَرَاهُ أَنَّ جَسَدَهُ الشَّرِيفَ لَا يَخْلُو مِنْهُ
 زَمَانٌ وَلَا مَكَانٌ وَلَا مَحَلٌّ وَلَا امْكَانٌ وَلَا عَرْشٌ
 وَلَا كُرْسِيٌّ وَلَا قَلَمٌ وَلَا بَرٌّ وَلَا بَحْرٌ وَلَا سَهْلٌ
 وَلَا وَعْدٌ وَلَا بَرَزَخٌ وَلَا قَبْرٌ كَمَا أَشْرْنَا إِلَيْهِ
 أَيْضًا وَأَنَّهُ امْتَلَأَ الْكُونَ الْأَعْلَى كَامْتِلَاءِ
 الْكُونَ الْأَسْفَلِ بِهِ وَكَامْتِلَاءِ قَبْرِهِ بِهِ -

(جواہر البحر ص ۱۵ جلد ۲)

یعنی ہمارا عقیدہ اس بارے میں یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ

ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

کے جسمِ نور (جسمِ حقیقی) سے نہ تو کوئی زمانہ خالی ہے نہ کوئی مکان
 نہ کوئی محل نہ امکان نہ عرش خالی ہے نہ کرسی نہ قلم نہ کوئی خشک
 جگہ خالی ہے نہ تر نہ ہموار زمین نہ برزخ نہ کوئی قبر خالی ہے اور
 جیسے کہ سید العالمین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے جسدِ حقیقی سے روضہ مقدسہ
 پر ہے یوں ہی ملک و ملکوت پر ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْمَخْتَارِ
 سَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ اَوْلِيَ الْاَيْدِي
 وَالْاَبْصَارِ اِلَى يَوْمِ الْقَرَارِ -

اور اسی قول کی تائید میں ہے علامہ سیوطی رحمہ اللہ کا ارشادِ گرامی
 ملاحظہ ہو :

وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ مَرْفَعِ الْحِجَابِ عَمَّنْ أَرَادَ
 إِكْرَامَهُ بِرُؤْيَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ
 عَلَى هَيْئَةِ النَّبِيِّ هُوَ عَلَيْهَا لَا مَانِعَ مِنْ ذَلِكَ
 وَلَا دَاعِيَ إِلَى التَّخْصِصِ بِرُؤْيَيْهِ مِثَالِهِ -

(المحادی للفتاویٰ ص ۲۳)

یعنی جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اپنے حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کی زیارت سے مشرف فرمانا چاہتا ہے تو حجاب اٹھا دیتا ہے،

اور پھر وہ زیارت کرنے والا رحمت کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو
اسی حالت پر دیکھ لیتا ہے جس حالت پر سرکار (علیہ السلام) دنیا میں
جلوہ افروز تھے نہ یہ محال ہے اور نہ اس بات کی تخصیص کی ضرورت
ہے کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی صرف مثال دکھائی جاتی ہے۔

یا اللہ ہمیں صحیح نظر عطا کر تاکہ ہم عظمتِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کو صحیح نظر سے دیکھ سکیں۔ - حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

سوال : آپ نے ایک غیر ضروری مسئلہ کے متعلق اتنے صفحات

لکھ دیئے ہیں جیسے کہ یہ فرض یا واجب ہے اگر آپ اس کی
بجائے نماز، روزہ یا حج و زکوٰۃ کے مسائل لکھتے تو مسلمانوں کو بھلا ہوتا

جواب : مندرجہ بالا سوال خارجی ذہنیت کی عکاسی کرتا

ہے کیونکہ خارجیوں کے نزدیک اعمال ہی اصل چیز ہے اور محبت

و عظمتِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غیر ضروری چیز ہے (العیاذ باللہ)

لیکن اہل حق اہل سنت و جماعت کے نزدیک عظمت و محبتِ مصطفیٰ

ہی اصل اور اہم چیز ہے اور اعمال کا درجہ ثانوی حیثیت رکھتا

ہے۔ اور یہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر آج

تک چلا آرہا ہے۔ آگے درج کیے جانے والے واقعات اسی

بات کی گواہی دے رہے ہیں۔ پڑھیں اور ایمان مضبوط کریں۔

لے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

①

حیدر کرار سیدنا مولیٰ شیر خدَا صَلَّوْا لَہٗ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مقامِ صہبا میں اللہ تعالیٰ کے حبیبِ رحمتِ دو عالم صَلَّوْا لَہٗ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نیندِ مبارک پر نمازِ قربان کر کے ثابت کر دیا تھا کہ نمازِ روزہ اعمالِ فرع ہیں اور اصل چیزِ رسولِ اکرم شفیعِ اعظم صَلَّوْا لَہٗ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ادب اور عظمت ہے

②

افضل الخلق بعد الانبیاء سیدنا صدیقِ اکبر صَلَّوْا لَہٗ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے باپ کے منہ پر جبکہ اس نے نبیِ اکرم صَلَّوْا لَہٗ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ رفیع میں بے ادبی کی بات کہی تھی مگر مار کر ثابت کر دیا تھا کہ اصل چیزِ عظمتِ مصطفیٰ ہے صَلَّوْا لَہٗ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

(الصارم المسلمون لابن تیمیہ ص ۲۷)

③

سیدنا فاروقِ اعظم صَلَّوْا لَہٗ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کلمہ گو نمازی کی تلوار سے گردن کاٹ کر ثابت کر دیا تھا کہ اصل چیزِ عظمتِ مصطفیٰ ہے۔ واقعہ یوں ہوا تھا کہ ایک منافق اور ایک یہودی کا کسی

۱۔ اس واقعہ کی تحقیق کے لیے کتابِ رد شمس کا مطالعہ کریں حق ثابت ہو جائے گا۔

۲۔ یہ ان کے صحابی بننے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

۳۔ صَلَّوْا لَہٗ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

معاملہ میں جھگڑا تھا یہودی نے کہا کہ چلو تمہارے نبی (علیہ السلام) سے فیصلہ کرائیں، لیکن وہ کلمہ گو مسلمان کہنے نہیں تمہارے عالم کعب بن اشرف سے فیصلہ کرائیں، آخر کار وہ فیصلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فیصلہ کر دیا کہ حق والے یہودی کو حق دلا دیا وہ منافق اس پر راضی نہ ہوا اور اس نے یہودی سے کہا چلو ابوبکرؓ سے فیصلہ کراتے ہیں اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی فیصلہ سنا دیا پھر منافق نے کہا چلو حضرت عمرؓ سے فیصلہ کرائیں اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں فیصلہ پہنچا تو یہودی نے بتا دیا ہم پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ لے چکے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کلمہ گو مسلمان سے پوچھا کیا واقعی میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا ہے! اس منافق نے اقرار کیا تو فرمایا مَكَانَكَ حَتَّىٰ اَخْرَجَ فَاَقْضِيَ بَيْنَكُمَا یعنی ٹھہر ہیں ابھی آتا ہوں اور فیصلہ کرتا ہوں چنانچہ اندر گئے اور تلوار سونت کر نکلے آتے ہی تلوار مار کر اس نمازی روزہ دار کا سر قلم کر دیا۔

پھر اس مقتول کے ورثہ دوڑے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

لے رضی اللہ عنہما۔

قتل کا بدلہ طلب کریں گے کہ عمر (رضی اللہ عنہ) نے ہمارا آدمی ناحق
قتل کر دیا ہے، لہذا عمر (رضی اللہ عنہ) کو اس کے بدلے قتل کیا جائے
مگر ان کے پہنچنے سے پہلے حضرت جبریل علیہ السلام حکم الہی لے کر پہنچ گئے
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنْهُمْ اٰمَنُوْا بِالْحَقِّ

تو نبی اکرم حبیب محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ سنا دیا کہ
میرے عمر نے جو فیصلہ کیا ہے وہی درست ہے۔

(۴)

سیدنا خالد بن ولید صحابی رضی اللہ عنہ نے مالک بن نویرہ کو صرف
اس وجہ سے قتل کر دیا تھا کہ اس نے سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم
کو صاحبِ جگہ تحقیراً کہہ دیا تھا۔ (العیاذ باللہ)

(شفار قاضی عیاض ص ۱۹ جلد ۲ - عمدۃ الاخبار ص ۲۵)

(۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک صحابی تھے
جن کی آنکھیں نہ تھیں اس کی بیوی (اُم ولد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی شانِ رفیع میں بے ادبی کی باتیں کیا کرتی تھی صحابی رضی اللہ عنہ
منع کرتے مگر وہ باز نہ آتی ایک دن اس عورت نے حبیبِ خدا
سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رفیع میں گستاخی کی بات کہی تو

خاوند نے خنجر لے کر اس بیوی کے پیٹ پر رکھ کر دبا یا تو وہ مر گئی
صبح ہوئی تو چرچا ہوا کہ فلاں عورت قتل ہو گئی ہے، اس پر نبی اکرم
سید دو عالم ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا اس کو
کس نے قتل کیا ہے تو وہ آنکھوں سے معذور صحابی رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے
ہوئے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے حاضر ہو گئے اور ماجرا
سنا دیا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے قتل کیا
ہے کیونکہ یہ میری بیوی آپ کی شان میں بے ادبی کیا کرتی تھی
میں منع کیا کرتا تھا وہ باز نہ آتی تھی تو آج میں نے اس کی تہیں
سُن کر اس کو قتل کر دیا ہے حالانکہ میرے اس سے دو بچے بھی
ہیں جو کہ موتیوں کی طرح ہیں اور یہ عورت میری رفیقہ حیات تھی
وہ میرا سہارا بھی تھی کیونکہ میں نابینا ہوں اس کے باوجود میں
نے اسے گستاخی کی بنا پر قتل کر دیا ہے یہ سُن کر نبی اکرم شفیق عظیم
نور مجسم ﷺ نے فرمایا اے صحابہ گواہ ہو جاؤ کہ میں
نے اس کا خون معاف کر دیا ہے۔

(ابوداؤد، نسائی بحوالہ الصارم المسلول ص ۴۸)

(عمدة الاخبار ص ۲۴)

اپیل

اے میرے عزیز میرے مسلمان بھائی میں نے یہ کتاب کسی کا دل دکھانے یا کسی کو نیچا دکھانے کے لیے نہیں لکھی بلکہ صرف اس خیر خواہی کی بنا پر لکھی ہے کہ میرے مسلمان بھائی عظمتِ مصطفیٰ کو دل میں بٹھا کر دوزخ سے بچ جائیں اور جنت میں انعام و اکرام کے حقدار بنیں۔ سیدِ دو عالم رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

من احببني يكون معي في الجنة

(مشکوٰۃ شریف، باب الاعتصم)

یعنی جو مجھ سے محبت کرے گا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا
اللہ تعالیٰ یہ نعمت ہمیں بھی عطا کرے۔

بجاء حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اے میرے بھائی پھر سوچ کہ اگر اعمالِ صالح (نماز، روزہ وغیرہ) ہی اصل چیز ہوتے تو اللہ تعالیٰ یہ حکم ہرگز نہ سنا تا ان المنفقین فی الدرك الاسفل من النار یعنی یہ منافق لوگ یہ دوزخ میں سے نیچے ہونگے حالانکہ منافق لوگ نماز، روزہ بھی کرتے ہجج و زکوٰۃ نیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کرتے تھے ثابت ہوا کہ محبت و عظمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

لہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اصل چیز ہے اور اس کے بغیر کوئی چیز فائدہ نہیں دے سکتی۔

۶

نیز رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے جب نبی اکرم ﷺ کی شانِ رفیع میں بے ادبی کی بات کہی تو اسی کے بیٹے نے جو کہ سچا پکا مسلمان تھا دربارِ رسالت میں عرض کیا لَوْ تَشِئْتَ لَا تَيْتُكَ بِرَأْسِهِ - یا رسول (ﷺ) اگر آپ چاہیں تو میں اپنے باپ کا سر کاٹ کر آپ کے قدموں میں حاضر کر دوں۔

(الصارم المسلول لابن تیمیہ ص ۲۷، شفا: قاضی عیاض ص ۲۲)

۷

ابن حاتم نے مناظرہ کے دوران نبی اکرم ﷺ کے متعلق کہہ دیا یتیم حیدر کرار کے سر اور یہ کہ نبی کا زہد اختیار ہی نہ تھا۔ تو اندلس کے علماء و فقہار نے اسے واجب القتل گردانا۔ (شفا شریف ص ۱۹۲)

۸

ابراہیم فزاری جو کہ شاعر تھا اور وہ اللہ تعالیٰ جلّالہ کی شان میں اور انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کی باتیں کر جاتا تو قیروان کے علماء اور فقہار نے اس کے قتل کا حکم دیا، اور اسے سولی پر کھینچا گیا اور جب وہ

تختہ دار پر کھینچا گیا تو اس کا منہ قبلہ سے پھر گیا یہ دیکھ کر لوگوں
 نے نعرہ تکبیر بلند کیا، پھر کٹا آیا اور اس کے خون کو چاٹا، پھر حضرت
 یحییٰ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث پاک
 سنائی کہ مسلمان کے خون کو کٹنا نہ چاٹے گا، اور یہ منظر دیکھ کر فرمایا:
 صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(شفارہ، قاضی عیاض ص ۱۹۲)

⑨

امام ابن تیمیہ نے نمازیوں، روزہ داروں منافقوں کے متعلق
 لکھا ہے :

إِنَّ الْمُنْفِقِينَ أَسْوَأُ حَالًا مِنَ الْكُفَّارِ -

(الصارم المسلول ص ۱۸۶)

یعنی منافق لوگ کافروں سے بدتر ہیں۔

⑩

نیز امام ابن تیمیہ نے نبی اکرم حبیب مکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کے اس ارشاد مبارک هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ کو منافقوں
 کے بارے میں قرار دیا ہے۔

(الصارم المسلول ص ۱۸۶)

یعنی منافق لوگ نماز روزہ کرنے والے ساری خدائی سے

بدتر ہیں۔

دُعَا: يَا اللَّهُ ہمیں بے ادبی اور نفاق سے بچا اور

اپنے حبیب صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی محبت سے وافر حصہ عطا کر۔

اے میرے عزیز اے میرے مسلمان بھائی میری آپ سے

خیر خواہی کے طور پر گزارش ہے کہ مندرجہ بالا ارشادات کو غور

سے پڑھیں اور اِنْ بَطَّشَ رَبُّكَ لَشَدِيدٌ کی فکر کریں۔

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں جب تک کٹ مرس آقائے شرب کی عظمت پر مسلمان ہو نہیں سکتا

آخر میں حدیث رسول اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحریر کی جاتی ہے

تاکہ پڑھ کر افکار کی سمت قبلہ درست کیا جاسکے فرمایا: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ

حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

دوسری وجہ اس کتاب لکھنے کی یہ ہے کہ تنزل الرحمۃ

عند ذکر الصلحین جب نیک لوگوں کا ذکر کیا جاتا تو اللہ تعالیٰ

کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

قابل غور بات ہے کہ اگر نیکوں کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ کی

رحمت نازل ہوتی ہے تو سب نیکوں، ولیوں، غوثوں، قطبوں کے

لے صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - لے شرب کی جگہ طیبہ ہونا چاہیے۔

جو سردار ہیں ان کا ذکر کرنے سے کیوں نہ رحمتِ الہی نازل ہوگی۔
یہی وجہ ہے کہ مکتبہ فکر دیوبند کے حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں:

طاعون کا ایک متبرک علاج منجملہ اور علا جوں کے ذکر

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہے اور یہ علاج تجربہ میں

آیا ہے یعنی میں نے ایک کتاب نشر الطیب لکھی ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں اس کے لکھنے کے

زمانہ میں خود اس قصبہ میں طاعون تھا تو میں نے تجربہ

کیا کہ جس روز اس کا کچھ حصہ لکھا جاتا تھا اس روز کوئی

جنازہ نہیں جاتا تھا اور جس روز وہ ناعہ ہو جاتی تھی

اس روز دو چار اموات سننے میں آتی تھیں ابتدا میں

تو میں نے اس کو اتفاق پر محمول کیا لیکن جب کئی مرتبہ

ایسا ہوا تو مجھے خیال ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک

کی برکت ہے۔ آخر میں نے یہ التزام کیا کہ روزانہ کچھ حصہ

اس کا ضرور لکھ لیتا تھا آج کل بھی لوگوں نے مجھے طاعون

ہونے کے متعلق اطراف و جوانب سے لکھا ہے تو میں نے

ان کو بھی جواب میں یہی لکھا ہے کہ نشر الطیب پڑھا کرو۔

(النور صفحہ ۱۶)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فقیر نے بھی یہ کتاب جو کہ آپ
 کے ہاتھوں میں ہے لکھی ہے تاکہ دین و دنیا کی آفتوں، مصیبتوں
 پریشانیوں سے سید و دو عالم رحمت کائنات باعثِ ایجادِ عالم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ذکرِ پاک کی برکت سے نجات ملے اور قبر کی وحشت قبر کی
 ظلمت نیز دوزخ کے عذاب سے امن نصیب ہو، انشاء اللہ تعالیٰ
 جو مسلمان بھائی اس کتاب کو دل میں محبت و عظمت مصطفیٰ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رکھ کر پڑھیگا اس کو دونوں جہان کی سعادتیں رحمتیں برکتیں اور
 نعمتیں عطا ہونگی۔

نیز ذکرِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتوں رحمتوں کا کون اندازہ
 اندازہ کرے کتاب "آبِ کوثر" اس کا پڑھنا تو درکنار اس کو
 بعض اجباب نے تقسیم کیا تو ان کی مصیبتیں آفتیں ختم ہو گئیں۔
 مندرجہ ذیل واقعات پڑھیں اور ذکرِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم
 کی برکتوں کا اندازہ لگائیں۔

①

میرے عزیز محمد خالد صاحب سلمہ ربہ الکریم ساکن گلستان کالونی
 فیصل آباد نے بیان کیا کہ ایک صاحب مسمیٰ سردار احمد صاحب ساکن
 منڈی یزمان، کا بیٹا گلستان کالونی فیصل آباد میں سکونت پذیر ہے

وہ فیصل آباد آتے ہیں تو میرے ذریعے کتاب آپ کو ٹر منگواتے ہیں، پچھلی دفعہ میں ان کو ملنے گیا تو انہوں نے فرمائش کی بیٹا مجھے اتنی تعداد میں آپ کو ٹر لا کر دو جب میں کتابیں لے کر ان کے ہاں گیا تو میں نے پوچھ لیا چچا جی آپ اتنی تعداد میں آپ کو ٹر کیوں منگواتے ہیں، انہوں نے بتایا کہ میں اور ایک میرا پیر بھائی مسمی نور محمد ساکن کروڑ پکا ہم دونوں کرمانوالا شریف عرس مبارک پر حاضر ہوئے واپسی پر نور محمد نے مجھے واقعہ سنایا کہ میرے اوپر مقدمہ بن گیا تھا اور خطرہ تھا کہ مجھے سزا ہو جائے گی لیکن قسمت نے یاوری کی کہ مجھے خواب میں ایک بزرگ ملے اور انہوں نے فرمایا تو درود پاک کی کتاب خرید کر تقسیم کر اس پر میں بیدار ہو گیا تو ہمارے ہاں ایک دینی مدرسہ ہے میں نے اس کے ناظم سے پوچھا کہ درود پاک کی کون سی کتاب بہتر ہے انہوں نے کہا آپ کو ٹر بہت اچھی کتاب ہے میں نے پوچھا وہ کہاں سے ملے گی انہوں نے کہا فلاں کتب خانہ والوں سے پوچھو میں اس کتب خانہ پر گیا، اور پوچھا تو انہوں نے بتایا ہمارے پاس تیرہ عدد کتابیں آپ کو ٹر موجود ہیں میں نے وہ خرید کر تقسیم کر دیں اور پھر جب میں تاریخ پیشی پر عدالت میں گیا تو جج نے مجھے باعزت طریقے سے بری کر دیا۔

اس لیے میں یہ کتابیں لے کر تقسیم کرتا رہتا ہوں۔

(۲)

عزیزم محمود حسین صاحب سلمہ، ساکن گلبرگ فیصل آباد نے بیان کیا کہ میں ایک دوکان پر ملازم ہوا بعد میں پتہ چلا کہ انکی دوکان پر غیروں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے اور سول کورٹ فریق مخالف کے حق میں فیصلہ ہو کر مقدمہ ہائی کورٹ میں پہنچا ہوا تھا میں نے مالک دوکان کو مشورہ دیا کہ جمعہ کے دن بعد نماز عصر مسجد گلزارِ مدینہ محمد پورہ فیصل آباد میں درود پاک کی محفل اور کثیر تعداد میں اجتماع ہوتا ہے آپ اس میں شرکت کیا کریں۔ انہوں نے شریک ہونا شروع کر دیا، ایک جمعہ محترم محمد خالد صاحب نے اوپر والا واقعہ سنایا تو مالک دوکان سن کر کہنے لگے ہم بھی کتاب آپ کو تر لے کر تقسیم کریں چنانچہ انہوں نے کتابیں تقسیم کر دیں اور پھر عدالت میں پیشی کے بعد مالک دوکان نے کہا آئندہ پیشی پر انشاء اللہ ہمارے حق میں فیصلہ ہو جائے گا میں نے کہا آپ کو کیسے پتہ چلا تو انہوں نے بتایا میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ درود پاک کی برکت سے ہمارے حق میں فیصلہ ہوگا۔ چنانچہ دوسری پیشی پر جبکہ فریق مخالف کا وکیل غلط بیانی کر کے جاچکا تھا باری

آنے پر میں حج صاحب کے سامنے ہوا تو حج صاحب بولے بابا جی
 آپ آرام سے بیٹھیں آج میں فیصلہ کر کے اٹھوں گا اور پھر
 حج صاحب نے دونوں وکیلوں کو بلا کر ہمارے حق میں فیصلہ کر دیا
 یہ ساری برکتیں درود پاک اور ذکر حبیب ﷺ کی ہیں

(۳)

محترم سید بختیار احمد شاہ صاحب ساکن منصور آباد فیصل آباد
 بتاریخ ۱۹ اپریل ۱۹۹۷ء فقیر کے ہاں تشریف لائے اور تحریراً
 بیان کیا کہ میرے ہاتھ میں کہیں سے کتاب آپ کو تر آتی میں
 نے وہ کتاب پڑھ کر کثرت سے درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔
 ایک دن خواب میں وہ ہستی جلوہ نما ہوئی جن کے نام مبارک پر
 میرا نام ہے یعنی خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ اور مجھ سے کچھ فرمایا
 میں نے اسے محض خواب جانکر نظر انداز کر دیا اور دل میں کہا اگر
 یہ خواب سچا ہے تو دوبارہ خواب میں اسی اللہ تعالیٰ کے ولی
 کی زیارت ہوگی۔ پھر کچھ عرصہ بعد میرا بھائی ایک قتل کیس
 میں گرفتار ہو گیا بائیں وجہ ہمیں سخت پریشانی لاحق ہوئی کیونکہ
 مقتول پارٹی کافی اثر و رسوخ والی اور طاقتور تھی زان بعد
 رمضان المبارک کا مہینہ آگیا اور میں اعتکاف میں بیٹھ گیا اعتکاف

کے دوران پھر حضرت بختیار کاکی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی زیارت نصیب ہوئی
 حضرت خواجہ نے فرمایا آپ حج صاحب کو جس کے ہاں مقدمہ چل رہا
 ہے اس کو کتاب آپ کوثر بطور تحفہ دیں اور اس کتاب کے سرورق
 پر اپنا نام لکھ دیں میں بیدار ہوا تو میں نے آپ کوثر پر اپنا نام
 لکھ کر حج صاحب کو کتاب پیش کر دی تو حج صاحب کو پتہ نہیں
 کیا ہو گیا انہوں نے سب سے پہلے ہمارا کیس سُننا شروع کر دیا،
 اور ۲۶ نومبر ۱۹۹۳ء ۱۲ جون ۱۹۹۴ء تک ہمارا کیس نبٹا دیا
 اور میرے بھائی کو بری کر دیا۔

اور یہ ساری برکتیں ذکرِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور درودِ پاک
 کی ہیں۔

سید بختیار احمد شاہ ساکن منصور آباد گلی نمبر فیصل آباد۔

تلمیسی وجہ یہ کہ سیدنا حسان بن ثابت رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے لیے
 سرکاری فرمان مبارک ہوتا کہ حسان کے لیے منبر رکھو تو ثنا خوان
 مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سیدنا حسان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے متعلق فرمایا جاتا
 اس پر بیٹھ کر سناؤ، سیدنا حسان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اس منبر پر بیٹھ کر حضور
 نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے دشمنوں، گستاخوں کی ہجو
 کرتے اور سرکارِ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان بیان کرتے تو اس

کے صلہ میں سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سیدنا حسان رضی اللہ عنہ
کو دُعا سے نوازتے "اے حسان اللہ تعالیٰ تیری جبریل کے ذریعہ
مدد فرمائے اور تیرے مُنہ کو سلامت رکھے۔"

اسی اُمید پر فقیر نے بھی چند کتابیں لکھی ہیں کہ کرم والے کی
نظر کرم ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہو نیز اہل و عیال
اولاد و احباب و متوسلین سمیت جنت الفردوس پہنچ جاؤں۔
وَهُوَ عَلَىٰ مَا يَشَاءُ قَدِيرٌ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْمَخْتَارِ
سَيِّدِ الْاَبْرَارِ زَيْنِ الْمُرْسَلِينَ الْاَخْيَارِ وَعَلَىٰ آلِهِ
وَاصْحَابِهِ اُولَى الْاَيْدِي وَالْاَبْصَارِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامِ

فقیر حقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ ولوالدیہ لاجبہ

محمد پورہ فیصل آباد

۲۱ ذوالقعدہ ۱۳۱۸ھ

خاتمہ چند نصیحت کی باتیں

الدِّينُ النَّصِيحَةُ - دین خیر خواہی کا نام ہے۔
میں نے یہ کتاب مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کے لیے لکھی
ہے، پڑھیں اور اپنا نظریہ درست کریں انشاء اللہ اس کے
پڑھنے سے فائدہ ہوگا اور اگر حاضر و ناظر کے متعلق سنی سنائی
باتوں سے دل میں شکوک و شبہات پیدا ہو چکے ہوں تو بفضلہ تعالیٰ
دور ہوں گے بشرطیکہ دل میں محبت و عظمتِ مصطفیٰ ﷺ
موجود ہو کیونکہ محبتِ رسول ﷺ ہی سب کچھ ہے
مفکر مشرق علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے: -
رُوحِ اِيْمَانٍ مَغْزِ قُرْآنِ جَانِ دِيْنِ

ہست حُبِّ رَحْمَةٍ لِلْعَالَمِيْنَ

یعنی ایمان کی رُوح قرآن کا مغز اور دین کی جان رحمتِ کائنات
فخر موجودات ﷺ کی محبت ہے۔

لہذا اگر حبیبِ خدا سیدِ انبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت نہ ہو تو سب بربریت ہے علامہ اقبال مرحوم کا ہی قول ہے :

بمصطفیٰ برسائے خویش را کہ دیں ہمہ دست

گر بہ اونر سیدی تمام بولہبی ست
اے عزیز تو اپنے کو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک پہنچا
دے کہ سارا دین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات ہے اور اگر
تو مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک پہنچا تو تیرا سب کچھ ہی بولہبی ہے
اے میرے عزیز قبر میں عقیدے کا سوال ہوگا منکر نکیر تین
سوال کریں گے :

۱- مَنْ رَبُّكَ تیرا رب کون ہے ؟

۲- مَا دِينُكَ تیرا دین کیا ہے ؟

۳- مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ یہ جو تجھے نظر آ رہے

ہیں ان کو پہچان یہ کون ہیں ؟

میرے عزیز جس بچے کو صحیح سبق یاد کرایا گیا ہو وہ امتحان
کے وقت صحیح جواب دے سکے گا مثلاً بچے کو استاد نے یاد کرایا
دو دو فی چار تو جب ممتحن امتحان کے وقت ایسے بچے سے سوال
کرے گا بیٹا بتا دو دو فی کتنے ہوتے ہیں تو وہ فوراً کہے گا ،

لہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

دو دونی چار ہوتے تو وہ صحیح جواب کی وجہ سے پاس ہو کر اعلیٰ مقام کا حقدار ہوگا، اور وہ دنیا میں عزت و آبرو حاصل کر لے گا۔ اور اگر بچے کو سبق ہی غلط یاد کرایا ہو مثلاً استاد نے بچے کو یاد کرایا دو دونی تین تو جب امتحان کے وقت سوال کرے گا بیٹا بتا دو دونی کتنے تو چونکہ اس کو یاد ہی غلط کرایا گیا تھا لہذا وہ جواب میں کہے گا دو دونی تین ہوتے ہیں تو وہ غلط جواب کی وجہ سے فیل ہو کر ذلت و رسوائی کا حقدار ہوگا یوں ہی اے میرے عزیز اگر تجھے تیرے علمائے یاد کرایا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی عطا سے حاضر و ناظر ہیں تو وہ منکر نکیر کے جواب میں بلا جھجک کہے گا هَذَا مُحَمَّدٌ جائنا بالبينات۔ اور اگر تجھے تیرے علمائے یہی یاد کرایا ہوگا۔ نبی علیہ السلام حاضر ناظر نہیں تو تو سوچ کر بتا تو کیسے کہے گا یہ میرے رسول محمد مصطفیٰ ہیں، صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بلکہ پھر جواب میں یہی کہے گا هَا هَا لَا أَدْرِي اور غلط جواب کی وجہ سے فیل ہو کر قبر میں مار ہی کھاتا رہے گا۔

اسی لیے علامہ حقی نے تفسیر روح البیان میں فرمایا أَوَّلُ الْأَمْرِ الْإِعْتِقَادُ۔ یعنی سب سے پہلا کام عقیدہ درست کرنا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اے میرے مسلمان بھائی ذرا غور کر کہ اتنے جلیل القدر علماء
محدثین کرام نے سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اعمالِ اُمت
پر حاضر و ناظر مانا مثلاً :

- ۱— شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی
- ۲— حضرت عبد العزیز محدث دہلوی
- ۳— حضرت علامہ نور الدین حلبی
- ۴— مفسرِ قرآن علامہ اسماعیل حقی صاحبِ تفسیرِ روح البیان
- ۵— مفسرِ قرآن علامہ سید محمود اوسى صاحبِ تفسیرِ روح المعانی
- ۶— عارف باللہ مولانا جلال الدین رومی صاحبِ مثنوی شریف
- ۷— سیدی عبد الکریم حبیبی
- ۸— علامہ قسطلانی صاحبِ مواہب لدنیہ
- ۹— علامہ عبد الباقی زرقانی
- ۱۰— حضرت سیدی ابوالعباس مرسی
- ۱۱— علامہ عبد الرحمن جلال الدین سیوطی
- ۱۲— سیدنا امام غزالی صاحبِ احیاء العلوم
- ۱۳— علامہ احمد بن صاوی مالکی
- ۱۴— ملا علی قاری صاحبِ مرقاة

- ۱۵۔ عارف باللہ محمد بن عثمان میر غنی
- ۱۶۔ سیدنا امام ربّانی مجددِ اَلفِ ثانی
- ۱۷۔ حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی
- ۱۸۔ شیرِ ربّانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری
- ۱۹۔ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروردی
- ۲۰۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی
- ۲۱۔ عارف باللہ حضرت شیخ احمد
- ۲۲۔ سیدی تاج الدین ابن عطار اللہ سکندری
- ۲۳۔ شیخ احمد رفاعی
- ۲۴۔ حبّ رسول علامہ اسمعیل نبہانی
- ۲۵۔ شیخ عبدالعزیز دباغ
- ۲۶۔ خواجہ محمد نبیرہ خواجہ نصیر الدین چرآغ دہلوی
- ۲۷۔ امام عبدالوہاب شعرانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین -
- اے میرے عزیز سوچ اور غور کر کہ حق کس طرف ہے!
- میری آپ سے یہی اپیل ہے کہ عظمتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
- کو پہچان اور جن علماء کے دل میں عشقِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
- ہے انہیں کی بات سُن! -

نیز مندرجہ ذیل دو واقعات کو ایمان کی نظروں سے پڑھ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تیرے لیے اپنے حبیب رحمت کائنات فخر موجودات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی عظمت کا دروازہ کھول دے اور ہمارا نام بھی سعادت مندوں میں لکھا جائے۔

واقعہ : شیخ المشائخ شیخ کبیر عارف باللہ سید محمد بن احمد بلخی قدس سرہ نے فرمایا میں جوانی کے عالم میں بلخ سے بغداد کی طرف سرکار غوث اعظم محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کی نیت سے روانہ ہوا جب میں بغداد شریف حاضر ہوا تو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عصر کی نماز اپنے مدرسہ میں ادا فرما رہے تھے جوں ہی آپ نے سلام پھیرا لوگ سلام اور دست بوسی کے لیے اُٹھ پڑے میں بھی آگے بڑھا سلام عرض کیا اور مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا تو سرکار نے مسکرا کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا مرحبا اے بلخی اے محمدؐ، حالانکہ اس سے قبل میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا تھا تو سرکار محبوب سبحانی قدس سرہ نے فرمایا اے بلخی اللہ تعالیٰ تیرے مرتبہ اور تیری نیت کو جانتا ہے۔ سرکار رحمہ اللہ کا یہ ارشاد گویا زخموں کی دوا تھی اور بیمار کی شفا تھی۔ بس میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور ہیبت سے میرے فرائض اگدھوں

کے پیچھے نرم ہڈی) کا نپٹنے لگے۔ اب مجھے ساری مخلوق سے وحشت و نفرت ہو گئی اور میں نے ایسی مسرت محسوس کی جسے میں بیان نہیں کر سکتا پھر یہ معاملہ روز بروز بڑھتا چلا گیا یہاں تک ایک رات جب میں اپنے درد و وظائف پڑھنے کے لیے اُٹھا، رات اندھیری تھی یکا یک دو بزرگ نمودار ہوئے ایک کے ہاتھ میں ایک نوری خلعت تھی اور دوسرے کے ہاتھ میں پیالہ تھا، اور فرمایا میں علی ابن ابی طالب ہوں (کرم اللہ وجہہ الکریم) اور یہ دوسرے بزرگ ملائکہ مقربین سے ہیں یہ پیالہ تو شرابِ محبت کا ہے اور یہ خلعت خلعتِ رضا ہے پھر آپ نے مجھے وہ خلعت پہنا دی اور پیالہ پینے کے لیے دیا۔ اس خلعت کے نور سے مشرق و مغرب منور ہو گئے اور اس پیالہ کے پینے سے مجھ پر غیبوں کے اسرار کھل گئے اور اولیاءِ کرام کے مقامات و دیگر عجائبات روشن ہو گئے پھر میں نے ایک مقام دیکھا جس کے دیکھنے سے عقل و فکر گم ہو جاتیں اس کی ہیبت سے اولیاءِ کرام کی گردنیں جھک جاتیں اسکے انوار سے بصیرت کی آنکھیں چندھیا جاتیں اس کے سامنے کروہین، روحانین مقربین میں سے جو بھی آتا اس مقام کی ہیبت اور تعظیم کی وجہ سے ان کی کمر جھک جاتی اور دیکھنے والا یہ جان لیتا کہ کسی واصل کو کوئی مرتبہ

ملتا ہے کسی مجبُوب کو کوئی سر عطا ہوتا ہے کسی عارف کو کوئی علم لدنی
 ملتا ہے کسی ولی کو کوئی تصرف عطا ہوتا ہے کسی مقرب کو مرتبہ تکمیل
 عطا ہوتا ہے سب کا سب اجمالاً تفصیلاً کلاً بعضاً سب کچھ اسی
 مقام سے ملتا ہے یہیں کچھ عرصہ وہیں ٹھہرا رہا کہ میری اس مقدس
 مقام پر نظر نہیں ٹھہر سکتی تھی پھر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مجھے اس
 پر نظر کرنے کی قوت عطا ہوئی لیکن میں اس مقام مبارک کے سامنے
 نہیں ہو سکتا تھا پھر کچھ عرصہ بعد مجھے سامنے ہونے کی قوت عطا
 ہوئی لیکن میں یہ نہیں دیکھ سکتا تھا کہ اس برتر مقام کے اندر
 کون ہے پھر عرصہ بعد مجھے قوت عطا ہوئی تو میں نے دیکھا کہ
 اس میں باعثِ ایجادِ عالم رسولِ اکرم ﷺ ہیں۔

حضور علیہ السلام کے ایک طرف سیدنا آدم علیہ السلام سیدنا ابراہیم علیہ السلام
 سیدنا جبریل علیہ السلام ہیں اور ایک طرف سیدنا نوح علیہ السلام سیدنا موسیٰ علیہ السلام
 سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور سیدنا اعلیٰین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے
 سامنے اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور پھر اولیاءِ عظام
 حلقہ بانڈھے کھڑے ہیں اور سب کے سب یوں ہیبت کی وجہ سے
 باادب ہیں جیسے کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں (یعنی
 حرکت نہیں کرتے تھے) اور صحابہ کرام میں سے میں نے جن کو

پہچانا وہ سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی، سیدنا
 مولیٰ علی، سیدنا حمزہ، سیدنا عباس تھے، رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
 اور اولیاء کرام میں سے جن کو میں نے پہچانا وہ حضرت معروف کرخی
 حضرت سرری سقطی، حضرت جنید بغدادی، حضرت سہل تستری
 حضرت تاج العارفین ابوالوفا اور حضرت شیخ عبدالقادر محبوب سجانی
 حضرت شیخ عدی۔ حضرت شیخ احمد رفاعی تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔
 اور صحابہ کرام میں سے حضور ﷺ کے قریب تر سیدنا
 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے اور اولیاء کرام میں سب سے قریب
 غوث اعظم محبوب سجانی تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر میں نے کسی
 کہنے والے کو کہتے سنا کہ حبیب خدا ﷺ اللہ تعالیٰ
 کے دربار میں مقام اعلیٰ پر حاضر رہتے ہیں کہ جس مقام کی طرف انبیاء
 و مرسلین ملائکہ مقربین میں سے کسی کو نظر کرنے کی طاقت نہیں
 ہے اور جب نبیوں رسولوں علیہم السلام اور ملائکہ مقربین کو اور
 اور اولیاء کاملین کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار
 کا شوق پیدا ہوتا ہے تو محبوب کبریا اس مقام اعلیٰ سے اس مقام
 میں نزول فرماتے ہیں تو اس مقام کے انوار حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کے دیدار سے اور بڑھ جاتے ہیں اور اسکے احوال پاکیزہ تر ہو

جاتے ہیں اور حضور ﷺ کی برکت سے اس مقام کا
 مرتبہ اور شان اور بڑھ جاتی ہے پھر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 جب چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کے دربارِ اعلیٰ میں تشریف لے
 جاتے ہیں اس پر سب نے کہا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا
 وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ۔ پھر میرے لیے ایک نور چمکا جس نے مجھے ہر
 مشہود سے غائب کر دیا اور میں تین سال اسی حال پر رہا پھر میں
 نے دیکھا کہ میں سامرا میں ہوں اور حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے
 میرے سینہ پر ہاتھ مبارک رکھا ہوا ہے اور میری طرف تیز لوٹ
 آئی اور حضور محبوب سبحانی قدس سرہ نے فرمایا اے بلجی مجھے حکم
 ہوا ہے کہ میں تجھے تیرے وجود کی طرف واپس لوٹاؤں اور تجھ
 سے تجلی قہر سلب کر لوں، پھر سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھ
 سے سارا ماجرا جو میں نے دیکھا از اول تا آخر بیان فرما دیا۔ پھر
 فرمایا میں نے رسولِ اکرم ﷺ سے سات مرتبہ عرض
 کی تھی تب تجھے اس مقام کی طرف نظر کرنے کی قوت عطا ہوئی
 پھر سات مرتبہ عرض کیا تو تو اس مقام کے سامنے ہوا پھر سات
 مرتبہ عرض کی تو تجھے دکھایا گیا کہ اس کے اندر کون ہے پھر سات
 مرتبہ عرض کی تو تو نے منادی کی ندا سنی پھر میں نے دربارِ الہی

میں سات مرتبہ دُعا کی پھر تجھے اس نُور کی چمک نے وہاں سے
یہاں پہنچا دیا نیز اس سے پہلے میں نے تیرے لیے ستر بار دُعا کی
تھی تو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے نُوری خلعت اور پیالہ بھیجا تھا۔
اے بیٹا اب اس عرصہ میں جتنے فرائض رہ گئے ہیں ان سب کو
قضا کر۔ (سعادة الدارين ص ۲۶۳)

خواجہ خواجگاں خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ نے فرمایا

عام مومنوں کے مقام کی انتہا ولیوں کے مقام کی ابتدا ہے
اور ولیوں کے مقام کی انتہا شہیدوں کے مقام کی ابتدا ہے
شہیدوں کے مقام کی انتہا صدیقوں کے مقام کی ابتدا ہے
صدیقوں کے مقام کی انتہا نبیوں کے مقام کی ابتدا ہے
نبیوں کے مقام کی انتہا رسولوں کے مقام کی ابتدا ہے
رسولوں کے مقام کی انتہا اولوالعزم کے مقام کی ابتدا ہے
اولوالعزم کے مقام کی انتہا حبیبِ محمد مصطفیٰ
اللہ صلی علیہ وسلم کے مقام کی ابتدا ہے۔

اور حبیبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کی انتہا اللہ تعالیٰ کے سوا
کوئی جانتا ہی نہیں۔

تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۵۸

میرے عزیز! ان واقعات پر غور کر اور ایمان کی نظروں سے
 دیکھ تاکہ تجھے کچھ پتہ چلے کہ حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 کے مرتبہ کو اولیاء کرام جانتے ہیں، (وہ بھی وہاں تک کہ ان
 حضرات کی رسائی ہے اس سے اوپر کے مقام و مرتبہ کو اللہ تعالیٰ
 ہی جانتا ہے اسی لیے فرمایا يَا اَبَا بَكْرٍ لَمْ يَعْرِفْنِي حَقِيْقَةً
غَيْرُ رَبِّي) یا یہ علماء جانتے ہیں جو لفظوں کی بحث میں ہی
 اُلجھے ہوئے ہیں۔ اب یہ تیری مرضی ہے کہ اولیاء کرام کے
 ارشادات مبارکہ کو اپنائے یا اگر مگر کے چکر چلانے والوں کے
 پیچھے جائے۔ ”الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ“ روزِ قیامت انہیں کے
 ساتھ حشر ہوگا جن کی دل میں محبت ہوگی۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
 وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهِ اَطِيْبِ الطَّيْبِيْنَ
 اَطْهَرِ الطَّاهِرِيْنَ وَ عَلٰى اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ وَ اَزْوَاجِهِ
 الطَّاهِرَاتِ الْمُطَهَّرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ
 وَ ذُرِّيَّتِهِ وَ اَوْلِيَآءِ اُمَّتِهِ وَ عِلْمَاءِ مِلَّتِهِ اَجْمَعِيْنَ

فَقِيْرًا لِّرَبِّ سَعِيْدًا مُحَمَّدًا رَسُوْلًا لِّرَبِّكَ الْكَرِيْمِ وَالْحَبِيْبِ الْاَبِيْ

۱

تقریظ

جامع معقول حاوی فروع و اصول استاذ العلماء

سیدی المکرم العلامہ مولانا غلام رسول صاحب مدظلہ العالی

شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

سرور کائنات باعث ترجیح جائزات و ایجاد ممکنات علیہ التحیہ
 والتسلیمات کو خالق کائنات جل و علانی روحانی تقدس عطا فرمایا اور ظاہر
 و باطن میں حقیقت محمدیہ کے بروز سے عالم کو مزین کر کے اسے آپ
 کے پیش نظر فرمایا اور آپ ﷺ کی روح مقدس کو ہر روحانی کمال بطریق
 اتم عطا فرمایا۔ جب ہر انسانی روح نور ساری طہارت حسی و معنوی نفس
 الامر میں تمیز کامل بصیرت عدم غفلت، قوت سریان اور موت اجرام
 کے عدم احساس سے موصوف ہے اور روح مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء
 یعسوب الارواح ہے اس لیے وہ تمام ارواح سے اعظم اقوی ہونے کے
 باعث ان تمام اوصاف سے موصوف ہو کر ساری کائنات کے علم اور
 رویت پر مشتمل ہے اور ہر شے اسکے پیش نظر اور علم میں ہے۔

سیدی عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ ذکر کرتے ہیں :

اذ بلغ احدکم مبلغ الرجال اطلعه تعالیٰ علی موضع کل

لقمة من این جاءت و علی من یتحق اکلها من الناس۔

فاضل محترم مولانا العلامہ ابو سعید محمد امین صاحب ”زادہ اللہ علما

و مبلغاً“ مذکور رسالہ میں مسئلہ حاضر و ناظر کی تحقیق میں غایت قصویٰ کو

پہنچے ہیں اور نصوص صریحہ، احادیث بہیہ، اقوال مرضیہ، شواہد سنیہ اور

استدلالات سطحیہ سے رسالہ رفیعہ کو مزین کر کے قلوب غلف اور روح

کسل کو بیدار کیا ہے۔ یقیناً اس رسالہ کے مطالعہ سے حاضر و ناظر کے

مسئلہ میں منجملہ شکوک مرتفع ہو جاتے ہیں اور روح صافی مطمئن ہو کر

مقام اصلی اختیار کر سکتی ہے جو اسے زمرہ عباد میں دخول سے حاصل

ہو سکتا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند قدوس علامہ موصوف کو مزید

تحقیق و تدقیق اور ابلاغ کی قوت عطا فرمائے۔ آمین

دعا جو

غلام رسول غفرلہ

خادم الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد

تاثرات

حضرت مولانا مفتی عبدالوہاب چشتی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

بعد حمد متواتر خالق انس و جاں و نعت متکاثر باعث وجود کون
و مکاں کہ اہلسنت و الجماعت میں ایسے عظیم علماء حق و مجاہد ملت موجود
ہیں جو اپنی علمی اور روحانی فیض سے عالم کو منور فرما رہے ہیں جن میں
خصوصیت سے قابل ذکر شخصیت فقیہ عصر مجاہد ملت حضرت علامہ
الحاج مفتی محمد امین دامت برکاتہم العالیہ کی ذات ہے جن کے سینے اور
قلم سے امت مصطفیٰ مستفید ہو رہے ہیں۔

حضرت صاحب کی بے شمار کتب عام فہم کہ ایک مبتدی طالب
علم بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے اور ایک عالم دین بھی اپنی علمی استعداد کے
مطابق مستفید ہو سکتا ہے۔

حضرت صاحب کی کتاب عظمت نام مصطفیٰ، آب کوثر، الالغابہ
دعوت غور و فکر کا مطالعہ کیا خاص طور پر جو کہ عام طور مسئلہ حاضر و ناظر
میں کافی کلام ہوتا ہے، حضرت صاحب کی تصنیف حاضر و ناظر

رسول ﷺ نے اس تشنگی کو ختم کر دیا اور ہر طرح سے مدلل و مرتب کتاب
ناظرین کیلئے تصنیف فرما کر امت مصطفیٰ کیلئے تمام تر مشکلات کو حل
فرمادیا۔

اللہ تعالیٰ مفتی صاحب قبلہ کو عمر دراز عطا فرمائے تاکہ دین
متین کی خدمت فرماتے رہیں اور امت مصطفیٰ کو فیض عطا فرماتے رہیں۔
آمین ثم آمین

فقیر مفتی عبدالوہاب چشتی

۳

تقریظ از

حضرت علامہ مولانا محمد یونس شاکر القادری

مدرس جامعہ انوار القرآن کراچی

حضرت العلامة قبلہ مفتی محمد امین صاحب نقشبندی دامت
برکاتہم القدسیہ کی شخصیت علمی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں۔ ترویج
و اشاعت دین میں حضرت کا ایک مقام ہے۔ اپنی تصانیف و ملفوظات
کے ذریعے احقاق حق و ابطال باطل کا فریضہ نہایت حسن و خوبی سے
سرا انجام دے رہے ہیں۔ اس کتاب سے قبل بھی حضرت نے متعدد
کتب و رسائل تصنیف فرمائے ہیں جن میں بالخصوص کتاب ”آب کوثر“
کو عوام و خواص میں بڑی پذیرائی حاصل ہوئی۔

زیر دست کتاب ”حاضر و ناظر رسول ﷺ“ حضرت کی ایک
اور سعی جمیل ہے۔ جس میں قرآن و حدیث و اقوال اکابرین کے دلائل کو
بڑی خوبی کے ساتھ جمع فرمایا گیا ہے اور ساتھ ہی مخالفین کے اکابرین
کے حوالے بھی نقل فرما کر جادلہم و التی ہی احسن پر عمل فرمایا
ہے۔

فقیر خود کو اس کتاب کی تقریظ لکھنے کا اہل نہیں پاتا لیکن مجی قبلہ
سید محمود حسین شاہ صاحب کے حکم پر کتاب کا مطالعہ کیا تو کتاب کو ہر
لحاظ سے عمدہ پایا۔ کتاب دلائل سے آراستہ اور عام فہم ہے کہ عام قاری کو
بھی نفس مسئلہ سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہوگی۔

ماشاء اللہ بزم امینیہ رضویہ کراچی کو یہ سعادت حاصل ہو رہی
ہے کہ حضرت کی اس کتاب کو شائع کر رہی ہے۔ سید محمود حسین شاہ
صاحب لائق صد تحسین ہیں کہ ان کی بدولت بزم کی سلسلہ اشاعت کی
یہ ۳۵ ویں کڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو مسلمانوں کیلئے نافع مصنف
وناثرین و معاونین بزم کیلئے ذریعہ نجات بنائے آمین
بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

احقر محمد یونس شاہ القادری

مدرس جامعہ انوار القرآن ﴿شاخ دارالعلوم امجدیہ﴾

مدنی مسجد گلشن اقبال کراچی

۹ نومبر ۱۹۹۹ء

۴

تاثرات

حضرت مولانا عطاء المصطفیٰ صاحب اعظمی

دارالعلوم امجدیہ کراچی

باسمہ تعالیٰ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم وعلی آلہ

واصحابہ النجباء البررة الکرام۔

جب سے مسلمانوں پر انگریزوں کا تسلط ہو اور انگریزوں نے چند

بکاؤ علماء کو اپنے وظیفوں سے خرید لیا اس وقت سے مسئلہ حاضر و ناظر یعنی

ہمارے آقاء و مولیٰ نبی اکرم ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا باعث نزاع بن گیا

جبکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر اب تک تمام

مسلمانوں کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کو اللہ تبارک

و تعالیٰ نے حاضر و ناظر بنا کر مبعوث فرمایا۔

یہ امر تو مسلم ہے کہ نبی اکرم ﷺ قیامت کے دن امت کے

اعمال پر گواہی دیں گے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب آپ ﷺ امت کو

ملاحظہ فرما رہے ہوں اور کائنات کے تمام امور آپ پر منکشف ہوں۔

اور قبر میں بعد دفن میت سے منکر نکیر کے سوالات بھی امر مسلم سے ہے جبکہ اس میں تیسرا سوال ہے ما کنت تقول فی ہذا الرجل حدیث کا لفظ ہذا دلالت کرتا ہے اشارہ قریب پر لہذا معلوم ہوا حضور وہاں حاضر ہیں۔

اور دنیا کے نہ جانے کس کس کو نے میں بیک وقت انسان مرتے ہیں اور ہر قبر والے سے یہی سوال ہوتا ہے۔ اس حدیث سے بھی حضور کا حاضر و ناظر ہونا ثابت ہے۔

زیر نظر کتاب ”حاضر و ناظر رسول“ میں فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم نے اس نزاعی مسئلہ کو کتاب و سنت اور کتب تفاسیر سے بلکہ خود حاضر و ناظر نہ ماننے والے بددین دیوبندی اور وہابی مذہب کے اکابر و پیشوا کی کتابوں سے کما حقہ ثابت فرما کر احقاق حق اور ابطال باطل فرمایا اور زبان بھی بڑی سادہ سلیس استعمال فرمائی کہ ہر ادنیٰ سی عقل رکھنے والا حق سمجھنے کی غرض سے پڑھے تو یقیناً رہنمائی حاصل ہوگی اور نہ ماننے والوں کے لئے ہزار ہا دلائل بھی ناکافی ہیں۔

مولا تعالیٰ مصنف کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور اس کتاب کے ذریعہ عوام الناس و خواص کو نفع پہنچائے اور ان کے قلم میں مزید

قوت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید الامین

اور اس کتاب کی اشاعت نو کی ذمہ داری بزم امینیہ رضویہ کراچی
نے اٹھائی اللہ تعالیٰ اس بزم کو اور اسکے اراکین خصوصاً مولوی محمود
حسین شاہ صاحب کو دن دوئی رات چوگنی ترقیاں عطا فرمائے اور مسلک
حق کی اشاعت و ترویج کی مزید ہمت و وسائل عطا فرمائے کہ اسی طرح
علمائے حقہ کی کتب شائع و عام کرتے رہیں۔ آمین بجاہ نبیہ الکریم۔

احقر العباد عطاء المصطفیٰ العظمیٰ

خادم العلم و افتاء دار العلوم امجدیہ

عالمگیر روڈ کراچی

۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ / ۱ ستمبر ۱۹۹۹ء

۵

تاثرات

حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب حنفی

دارالعلوم امجدیہ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کے اوصاف و کمالات اور مراتبِ علیا بے حد و بے شمار ہیں اور مسلمان ان سب کو تسلیم کرتا ہے مگر اس دور میں کچھ ایسے لوگ بھی پیدا ہو گئے ہیں جو نبی کریم ﷺ کے مسلمہ فضائل اور اوصاف کا انکار کرتے ہیں ان میں سے ایک مسئلہ حاضر و ناظر بھی ہے جس کا منکرین کمالات رسالت نہ صرف یہ کہ انکار کرتے ہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کو حاضر ناظر ماننا شرک قرار دیتے ہیں اور یہ دراصل شریعت پر ان کا بھتان و افتراء ہے۔ عقیدہ حاضر و ناظر ایسا مسلمہ نظریہ ہے جس کے متعلق سلف اور خلف میں اختلاف و انکار نہیں۔ ایسے مسلمہ الثبوت نظریہ کے بارے میں موجودہ دور میں کچھ لوگوں کا اس کے متعلق اختلاف اور انکار سوائے ضد کے اور کچھ نہیں۔

حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے

بڑے نفیس انداز میں اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور اپنی تصنیف بنام ”حاضر و ناظر رسول“ میں قرآن و حدیث اور اقوال علماء حق سے اس مسئلے کو ثابت کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کے حوالہ سے منکرین جو اعتراضات کرتے ہیں حضرت مفتی صاحب نے نہ صرف ان سب کا مدلل طریقہ سے رد فرمایا بلکہ منکرین حاضر و ناظر جنہیں اپنا عالم تسلیم کرتے ہیں ان کے وہ اقوال بھی ذکر کئے ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا ثابت ہے اور یہ وہ حقیقت ہے جس کے بارے میں کہا گیا ہے: الفضل ماشہدت بہ الاعداء اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مصنف کی اس کوشش کو زیور قبولیت سے آراستہ فرمائے اور مسلمانوں کو اس تصنیف سے مستفیض ہونے کی توفیق عنایت فرمائے اور منکرین عقیدہ حاضر و ناظر کی گمراہی سے محفوظ فرمائے اور انہیں قبول حق کی توفیق عنایت فرمائے۔

مفتی عبدالعزیز حنفی غفرلہ

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی

۱۰ رجب المرجب ۱۴۲۰ھ / ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۹ء

سید محمد عارف شاہ کاظمی

ایم اے عربک، ایم اے اسلامیات

فاضل علوم شرقیہ کراچی

آج میرے پاس حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب کی کتاب حاضر ناظر رسول ﷺ آئی اور یہ کہا گیا کہ میں اس کتاب کو پڑھ کر اس پر تبصرہ کروں۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد میرے پاس وہ الفاظ نہیں جو میں زیر تحریر لاسکوں۔ کیونکہ علامہ صاحب نے اس کتاب حاضر و ناظر رسول ﷺ میں وہ سب کچھ تحریر کر دیا جو آج وقت کی اہم ضرورت ہے۔ کیونکہ یہودی اور عیسائی ایجنٹوں نے مسلمانوں کا لباس پہن کر یہ بات پھیلانی کہ نعوذ باللہ نبی اکرم ﷺ ایک عام بشر تھے مر گئے اور مرنے کے بعد ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ مفتی صاحب نے ایسے ہی لوگوں کے منہ پر طمانچہ رسید کیا۔ اس کتاب کو لکھ کر کیونکہ کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ حاضر و ناظر ہیں۔ اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی مالک الملک ہے وہ زندہ کرتا ہے وہ مارتا ہے وہ ہر چیز کا خالق ہے۔ وہ جو چیز بھی خلق کرتا ہے بغیر وسیلہ کے خلق نہیں

کرتا۔ اگر آپ سے کہا جائے کہ اس چھت پر چڑھ جاؤ تو آپ چھت پر
 کیسے جائیں گے بغیر کسی سہارے کے۔ اس کے لیے آپ کو یقیناً سہارا لینا
 پڑے گا رسی یا سیڑھی کا۔ تو جب ہم چھت پر جانے کے لیے رسی یا
 سیڑھی جیسی حقیر چیز کا سہارا لیتے ہیں تو وہ خدا و حدہ لا شریک جو ساری
 کائنات کا خالق ہے اس کے پاس بغیر کسی وسیلہ کے پہنچ جائیں گے۔
 نہیں یقیناً اس کے لیے آپ کو عالمین کے لے رحمت سرکار دو عالم
 حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا سہارا لینا پڑے گا۔ بعیر ان کی شفاعت کے ہمارا
 کچھ نہیں بنے گا۔ جب ہم کلمہ پڑھتے ہیں تو اس بات کی گواہی دیتے ہیں
 کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ
 سچے برحق رسول ہیں اور پھر ہم نماز میں کہتے ہیں السلام علیک
 ایہا النبی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ موجود ہیں
 حاضر و ناظر ہیں۔ مفتی صاحب نے اپنے زور قلم سے آج اس مسئلہ کو
 حل کر دیا جو کافی عرصہ سے امت مسئلہ میں یہ پھیلا ہوا تھا۔ مفتی
 صاحب کی یہ کتاب آج ہر مسلمان کے گھر میں ہونا لازمی ہے جو اس
 کتاب کو خود بھی پڑھے اور دوسرے کو بھی پڑھوائے۔
 میں دعا گو ہوں حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب کے لیے
 پروردگار عالم ان کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے۔

۷

جامع المعقول والمنقول الاديب الاريب

العلامة مولانا محمد عبد اللہ قادری

مہتمم جامعہ حنفیہ قصور شریف

الحمد لمن هو على كل شيء القادر والصلوة على النبي
الاول والاخر والسلام على الرسول الحاضر والناظر وعلى اله
واصحابه الذين ايدوا الذين وحفظوه عن الزنادقة والفواحش
والملاحدة والفواجر فبعد قسطا طالعت من مقامات شتى الرسالة
المباركة والعجالة النافعة الحاضر والناظر التي فيها الفاضل
المتين عمدة المحققين زبدة المدققين الحضرة العلامة مولانا
الحاج المفتي ابو سعيد محمد امين رقاہ اللہ عن كل شر مهين۔
فوجدت هذه الرسالة غيثا لعاطش الاقوال المرضية وغوثاً
لواجد البراهين القوية ومغيثاً لطالب الاعتقادات الصحيحة
ورجوماً على كل ماردٍ ومردودٍ وفوساً على كل واهٍ ومطرود۔

هذه الرسالة حزر للسنی ﴿اهل السنة كثرهم اللہ تعالیٰ﴾

يقيناً وحنة عن الديابنة ﴿هداهم اللہ تعالیٰ﴾ اذعاناً وضربة على

الفرقة الوهابية الخبيثة ايقاناً۔

جزاه الله والقارئین جزاءً كفيلاً ورفع درجاته، والمتين
 رفعاً جليلاً وكفاه والاستنبطين كفاءً جميلاً وقبل سعيه والسامعين
 قبولاً حسناً فشكر الله تبليغه، وامد بالبراهين لقمع الملحدين بجاه
 سيد المرسلين سيدنا محمد صلى الله عليه وعلى اله واصحابه
 اجمعين آمين يارب العلمين۔

المقرظ

فقير ابو العلا محمد عبدالله القادري الاشرفي الرضوي

خادم الحديث والافتاء والناظم

الدارالعلوم الجامع، الحنفية رجسترد قصور

۸

استاذ العلماء بحر العلوم العلامة

السید محمد افضل حسین دامت برکاتہم

امین الفتویٰ بدار الافقاء بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

احسن الثناء وافضل المحامد لله العليم الخبير الكبير
الواحد العلي القوي القادر الماجد۔ الذي حمده نبي الله
المشهود الحامد نور الله المنير المحمود الشاهد حبيب الله
البشير الباطن الظاهر۔ صفي الله النذير العاقب الحاشر۔ خليل الله
الامين الاول الآخر۔ نعمة الله الماعون الحاضر الناظر۔ والصلوة
والسلام الاكملان الافضلان۔ على من اوتى الحكمة والفرقان۔
وارسل شاهداً وعلم البيان وبعثه الى كافة الخلق ربه
الرحمن۔ وامر بطاعته سائر الانس والجان۔ وعلی الہ البررة الكرام
ماتعاقبت الليالي والايام وتقارنت الصحف والاقلام۔ دائمين
متلازمين على الدوام وبعد فيقول الراجي رحمة رب الكونين
المفتي السيد محمد افضل حسين حماه ربه عن كل عين وشيئ۔

الى قد طالعت كتاب الحاضر و لناظر وجدته في مسئلة الحاضر
 و الناظر- مشتملا على الاحاديث واقوال الاكابر- فله در المؤلف
 الناصر للدين المتين العلامة الفهامة مولانا المفتى محمد امين-
 لازل فيضان اقلامه الى يوم الدين- حيث اتى فيه بما يشوق
 الخواطر- ويروق النواظر ويجلو البصائر- ويحوى الفوائد
 ويصفو السرائر- ويقلع الرين ويقشع الغين ويقو العين والصلوة
 والسلام على خير الانام- وعلى اله الكرام الى يوم القيام-

كتبه:

المفتى السيد محمد افضل حسين غفرله مالك النشائين
 يوم الخميس التاسع عشر من شعبان المعظم ١٣٩٥هـ

تاثرات

حضرت مولانا مختار احمد صاحب قادری کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

الحمد لله الذي ارسل رسوله شاهداً ومبشراً ونذيراً الصلوة والسلام على من كان والآن حاضر وناظر وعلى من تبعه مصلياً ومسلماً۔

حمد و صلوة کے بعد میں نے فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی محمد امین مدظلہ العالی کی کتاب حاضر و ناظر رسول ﷺ کا مطالعہ کیا اگرچہ نبی کریم ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کا مسئلہ سمجھانا بالخصوص عوام کو سمجھانا بہت مشکل کام ہے کیوں کہ عوام الناس کی زبان سے اکثر یہ سننے میں آتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حاضر و ناظر ہے اگرچہ ان دونوں لفظوں کا استعمال لغوی معنی کے اعتبار سے اور شرعی اطلاقات کے اعتبار سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے جائز نہیں ہے لیکن عوام میں یہ مشہور ہو گئے لیکن یہ دونوں الفاظ جب سنی اپنے پیارے مصطفیٰ ﷺ کی شان اقدس میں بولتے ہیں تو بعض عوام الناس کو حیرت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ وہابی اکثر

بیشتر جب سنی علماء کو مناظرے کا چیلنج کرتے ہیں تو حاضر و ناظر کے
 بحث کا چیلنج کرتے ہیں۔ اس حاضر و ناظر کی موضوع علماء اہلسنت نے کئی
 کتابیں عوام تک پہنچائیں۔ مفتی محمد امین صاحب کی یہ کتاب اس
 موضوع پر بہت موزوں ہے۔ آپ نے اس مسئلے کو اولہ شرعیہ میں سب
 سے پہلے خالق کائنات کی لاریب کتاب قرآن مبین سے ثابت کیا اور اس
 کے بعد نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ سے دلیل لائے ہیں۔ ایک اہم
 کام مفتی صاحب نے یہ کیا کہ اس مسئلہ کو جید علماء کرام کی اقوال سے
 ثابت کیا بالخصوص صفحہ ۳۳ پر مولوی عبدالحی لکھنوی کا قول اور صفحہ ۳۲
 اور صفحہ ۳۴ پر ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول پھر اسکے بعد حجۃ الاسلام
 امام غزالی علیہ الرحمۃ والرضوان کا قول اور سونے پر سہاگہ خواجہ
 ابو العباس مرسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول لوججب عنی رسول اللہ
 طرفۃ عین ماعدت نفسی من المسلمین الحاوی للفتاویٰ صفحہ
 ۴۴۴ / ۱۔ اس طرح صفحہ ۳۰ پر علامہ امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول
 مواہب لدنیہ کے حوالے سے اور بالخصوص صفحہ ۴۱ پر عارف باللہ علامہ
 نور الدین حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مبارک اس مسئلہ کو نصف النہار
 کی طرح واضح کر دیا اگر کوئی شخص مذہبی تعصب کی عینک اتار کر ان
 عبارات کو پڑھے اور اصل کتابوں سے اس کی تصدیق کریں تو اس مسئلہ

میں کوئی شک باقی نہیں رہے گا اسی طرح مذکورہ علماء حق کے علاوہ مفتی صاحب نے کئی جید علماء کرام کی کتابوں سے حوالہ دیا ان عبارات کے پڑھنے سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو حاضر و ناظر ماننا یہ محض اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کا اختراعی مسئلہ نہیں بلکہ اس مسئلہ پر تو علماء کا اجتماع ہے۔ چونکہ ۲۲ جون ذالحجہ ۱۴۱۹ھ کو برادر محترم شیخ الحدیث والتفسیر دارالعلوم امیہ کراچی حضرت علامہ افتخار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ شاگرد رشید شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و شاگرد رشید مفتی اعظم پاکستان مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال پر ملال مسجد نبی ﷺ اور گنبد خضراء کے سائے میں ہوا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگرچہ یہ بڑی سعادت مندی کی بات ہے، لیکن بھائی کے انتقال کی وجہ سے میری مصروفیات بہت بڑھ گئیں جس کی وجہ سے تقریظ لکھنے میں تاخیر ہوئی کیونکہ مولانا موصوف کے مولوی عبد الغفور فاضل دارالعلوم امجدیہ کئی دن پہلے تقریظ لکھنے کے لئے کتاب میرے حوالے کی تھی۔ عبد الغفور کے ذریعے مجھے یہ معلوم ہوا کہ مفتی محمد امین صاحب کی یہ بزم امینیہ رضویہ کراچی کے سرپرست مولانا سید محمود حسین شاہ صاحب دوبارہ شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان کو اس کار خیر کی توفیق عطا فرمائے۔
 مفتی محمد امین صاحب نے یہ کتاب لکھ کر امت مسلمہ پر اور
 بالخصوص اہلسنت والجماعت پر خصوصی احسان فرمایا۔ اس کتاب کے
 پڑھنے سے جہاں قاری کے دل میں پیارے مصطفیٰ ﷺ کی عظمت پیدا
 ہوتی ہے وہاں ساتھ ساتھ حضور اکرم ﷺ کی محبت قلوب میں
 جاگزیں ہوتی ہے جو امت مسلمہ کے لئے ایک بہت بڑا سرمایہ ہے۔ بقول

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

جان ایماں مغز قرآں روح دیں

ہست حب رحمتہ للعالمین

خادم العلماء خاکسار

مختار احمد قادری

دارالعلوم امجدیہ کراچی

30.8.99

۱۰

مولانا علامہ حافظ معراج الاسلام صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

حضور صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان حضور و نظر اور صفتِ رویت و مشاہدہ کا مسئلہ جو نزاعی صورت اختیار کر گیا ہے وہ اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ موضوع بڑا ہی نازک اور لطیف ہے۔ جسے اہل علم نے اپنی اپنی شان کے مطابق نبھایا ہے۔ حال ہی میں اسی اہم موضوع پر جناب قبلہ مفتی محمد امین صاحب کی نگارشات سے استفادہ کا موقع ملا۔ حضرت نے عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ جس سادگی روانی اور ثقاہت کے ساتھ مسئلہ حل فرمایا ہے اسے دیکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے موضوع کا حق ہی ادا نہیں کیا بلکہ اس میں جان ڈال دی ہے اور قاری کو تازگی، روح کی بالیدگی اور یقین کی پختگی کی صورت میں لازوال دولت دی ہے جو محبت کا سرور اور دل کا نور بخشتی ہے۔

کتاب حاضر و ناظر کی سطریں نور و عرفان کی بہتی نہریں ہیں جن کے مطالعہ سے فارغ ہو کر قاری یوں محسوس کرتا ہے کہ محبت کے دریا سے نکل آیا ہے اور اسکے روئیں روئیں سے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

شعائیں پھوٹ رہی ہیں جو حضور و قرب، تصور و انہماک اور شوق و یقین کا ثمر ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ محبوب کی رحمت ہم سے دور نہیں۔ یہ ذوق یقین وہ سرور و کیف بخشتا ہے کہ ساری ذات جذب و سرور میں ڈوبی محسوس ہوتی ہے۔

غرض یہ مختصر رسالہ اسی لطیف موضوع پر صدق و یقین اور درو و خلوص کی دولت اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے۔ جس کا اثر بڑا گہرا اور ایمان افروز ہے۔ افسوس یہی ہے کہ بہت مختصر ہے جب قاری تاثرات و کیفیات کی دنیا میں کھوجاتا ہے تو رسالہ ختم ہو جاتا ہے۔

امید ہے لکن اور اخلاص کا شاہکار جہاں اپنوں کے لیے وجہ تسکین ہو گا وہاں خالی ذہن ہو کر پڑھنے والے منکر بھی اس سے استفادہ کئے بغیر نہیں رہیں گے۔ دعا ہے ذوق و شوق کا یہ نمائندہ رسالہ جس چاہت اور سوز کے ساتھ لکھا گیا ہے اللہ تعالیٰ اسی قدر اس کا فیض عام کرے۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد معراج الاسلام

الورع التقی الفاضل العلامة الحاج مولانا

ابوداؤد محمد صادق صاحب

خطیب زینت المساجد گوجرانوالہ

حضرت الفاضل العلامة الحاج مولانا مفتی محمد امین صاحب
وامت برکاتہم کا ایمان افروز مقالہ روح پرور رسالہ فقیر کی نظروں سے
گذرا اور آفتاب رسالت و مہتاب ولایت کی ضیاء شیبوں سے دل منور اور
دماغ معطر ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ بحیبہ الاعلیٰ علیہ التحیۃ والثناء حضرت مصنف
کے علم و عمل اور فیوض و برکات میں مزید ترقی عطا فرمائے۔

اگرچہ مسئلہ حاضر و ناظر کے متعلق علماء اہلسنت کے متعدد
رسائل و کتب منظر عام پر آچکی ہیں مگر ضرورت تھی کہ جیسا اس
موضوع پر ایک عام فہم رسالہ منظر عام پر آتا جس سے امت کی رہنمائی
کے لیے اکابر امت کے اقوال مبارکہ کا ذخیرہ ہوتا جس سے ایک طرف
تو عشاق امت کی مضبوطی ایمان کا سامان ہوتا اور دوسری طرف ان
بد نصیبوں پر اتمام حجت ہوتی جو نہ صرف اس شان مصطفوی کے منکر ہیں
بلکہ معاذ اللہ اس اعتقاد کو کفر و شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔ الحمد للہ کہ

اس رسالہ کی تالیف سے یہ ضرورت پوری ہو گئی جس میں اقوال اکابر کی روشنی میں نہایت نفیس ترتیب و دلنشین انداز میں مسئلہ حاضر و ناظر کو اجاگر کر کے واضح کر دیا گیا ہے کہ حق یہی ہے جس پر اکابر امت اعتقاد رکھتے اور بیان فرماتے چلے آئے ہیں اور یہی صراط مستقیم ہے اور حکم حدیث البرکة مع اکابر کم ﴿کشف الغمہ﴾ اسی میں ساری برکت ہے اور شرک و بدعت کے بیوپاری و نجد و دیوبند کے بھکاری افراد کا عقیدہ حاضر و ناظر کو شرک قرار دینا سراسر حماقت اور خود اپنا ایمان خطرہ میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ اگر یہ عقیدہ مبارک کہ شرک ہوتا تو ایسے ایسے جلیل القدر اکابر امت محدثین و مفسرین و ائمہ دین ہرگز اس اہتمام سے اسے بیان نہ فرماتے اور اگر معاذ اللہ اس عقیدہ مبارک کے باعث اکابر امت بھی بزعم اہل نجد و دیوبند شرک میں مبتلا ہیں تو پھر یہ ”شرک“ اہل سنت کے لیے موجب ننگ و عار ہے اور نہ اہل نجد و دیوبند کو مسلمان کہلانے کا کوئی حق ہے اس لیے کہ جب ان کے مذہب نامہذب میں اکابر امت کا ایمان معتبر نہیں تو پھر منکرین شان رسالات و گستاخان بارگاہ نبوت کا اسلام کیونکر معتبر ہو سکتا ہے؟

محمد صادق غفرلہ،

گوجرانوالہ

حب الرسول العلامہ الحاج مولانا

حافظ احسان الحق مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد ہجویری جناح کالونی فیصل آباد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

رسالہ مبارکہ مولفہ انجی فی اللہ الصوفی الصغی مولانا محمد امین،

مہتمم مدرسہ امینیہ رضویہ محمد پور فیصل آباد کا متعدد مقامات سے مطالعہ کیا

حق و ثواب پر مشتمل پایا۔ مولانا تعالیٰ موصوف کی کوشش قبول فرمائے

اور اہل اسلام کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ رسالہ مذکور کے

مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اکابر اولیاء امت ﴿رضی اللہ تعالیٰ

عنہم﴾ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی صفت حاضر و ناظر کو تسلیم

کرتے ہیں۔

الحمد للہ ہم اہلسنت اسی کے قائل ہیں۔ اللہم ثبتنا علیہ

الفقیر محمد احسان الحق قادری رضوی غفرلہ

ہجویری مسجد جناح کالونی فیصل آباد

۲ رجب المرجب ۱۳۹۵ھ

۱۳

تاثرات

علامہ عبدالحکیم شرف قادری زید شرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! یادگار اسلاف، پیکر زہد و تقویٰ،
فقیہ العصر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین دامت برکاتہم العالیہ
موجودہ دور کے ان دیدہ ور علماء و مشائخ میں سے ہیں جنہوں نے زبانی
تبلیغ کے ساتھ قلمی تبلیغ و اشاعت کی اہمیت کو محسوس کیا ہے۔

الحمد للہ! ان کی تصانیف کی اشاعت لاکھوں تک پہنچی چکی ہے۔
یہ امر باعث مسرت ہے کہ امینیہ رضویہ لائبریری کورنگی کراچی استاذ
گرامی حضرت مفتی صاحب مدظلہ کا رسالہ مبارکہ حاضر و ناظر رسول
شائع کر کے فری تقسیم کرنا چاہتی ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کے جلوے تو ہر جگہ ضو بار ہیں ہمارے دل
کی سکرین ہی صاف نہ ہو تو ہمیں کیا دکھائی دے؟ یہ مسئلہ پڑھنا چاہتے
ہوں تو حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی ایمانی اور روحانی تحریر پڑھئے ایمان
تازہ ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ حضرت کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر

سلامت رکھے۔ آمین

محمد عبدا حکیم شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۱۴ رجب ۱۴۲۰ھ / ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۹ء

حضرت مولانا مفتی ظفر علی صاحب نعمانی دامت برکاتہم العالیہ

مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

نحمدہ، ونصلی علی رسولہ الکریم۔

حاضر و ناظر رسول ﷺ کتاب کے اکثر حصہ کو میں نے

بغور دیکھا ہے۔ الحمد للہ کتاب بہت اچھی ہے اور بہت سنجیدہ پیرائے میں

عقائدِ باطلہ کا رد کیا گیا ہے اور قرآن و حدیث سے مسلکِ اہلسنت کے

حاضر و ناظر مسئلے کو بہت اچھے پیرائے میں ثابت کیا گیا ہے جس سے

پڑھے لکھے لوگوں کو بہت فائدہ ہوگا اور خلوص و نیک نیتی سے پڑھنے

والوں کے عقائد بھی درست ہو جائینگے اور ایمان کے اندر کامل ترقی پیدا

ہوگی۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مفتی محمد امین صاحب کو

جزائے خیر عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ انکو مزید توفیق عطا فرمائے۔ اس قسم

کے مسائل پر اسی طرح سے مدلل تصنیف فرمائیں۔ والسلام

مفتی محمد ظفر علی نعمانی

مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی

حضرت علامہ مولانا فیض اللہ صاحب مدظلہم العالی

ڈیرہ اسماعیل خاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

نحمد اللہ المعطی ونصلی علی رسولہ القاسم وعلی الہ

واصحابہ اجمعین۔ اما بعد!

رسالہ مولفہ حاضر و ناظر حضرت الفاضل مفتی ابو سعید محمد امین

صاحب کا بندہ نے غور سے مطالعہ کیا۔ مسئلہ مذکورہ میں کافی پایا۔ اس سے

مفصل تحقیق میری نظر سے نہیں گزری۔ مولف موصوف کی سعی

عند اللہ مقبول ہو۔

سخامت نیست در دنیا مگر

بے بصیرت دل ازاں بدتر نگر

ورنہ اگر رسالہ ہذا کو نور ایمان سے مطالعہ کیا جائے رافع شک

وریب ضرور ہوگا اور خوںے بدرابہانہ بسیار کا علاج بعیر سکوت کے اور

نہیں ہے۔ خود مولیٰ کریم جل و علا کا فرمان ہے: النبی اولیٰ بالمؤمنین

من انفسہم۔ بتقدیر معنی اقرب حضور کا مؤمنین سے حاضر و ناظر بتاتا ہے

کہ مومنوں کا مصائب و تکالیف میں پڑنا سرکار کو ناگوار ہے۔ ان کا تکالیف میں ہونا اس کو ملحوظ ہوتا ہے اور یہ حاضر و ناظر ہونے کا ثمرہ ہے نیز پانچ وقت نماز میں السلام علیک ایھا النبی مومنوں کا کہنا باعتقاد حاضر و ناظر ہونے حضور ﷺ کے مشہور و معروف دلیل ہے ورنہ غائب کو خطاب دیوانوں کا رویہ ہے۔ پھر یہ مترددین خطاب کو تبدیل کر کے صیغہ غائب سے نمازوں میں یاد کیا کریں۔ خدا تعالیٰ ہدایت فرمائے اور ہم سب کے دلوں میں عظمت مصطفیٰ ﷺ نقش کر دے۔ آمین

ہذا ما ظہر لی وعند اللہ العلم الجلی والخفی

وانا الفقیر المفتقر الی اللہ القدیر فیض اللہ جمالی عفی عنہ

تحصیل و ضلع ڈیرہ غازی خاں

تاثرات شیخ القرآن، ابو البیان، العلامة

الحاج مولانا غلام علی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مہتمم جامعہ حنفیہ دارالعلوم اشرف المدارس اوکاڑہ

کتاب حاضر و ناظر مولفہ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین

صاحب دام فیضہ کا مطالعہ کیا حمدہ تعالیٰ اسکو مسلک اہلسنت وجماعت کے

مطابق پایا۔ مسئلہ حاضر و ناظر کے متعلق حضرت مفتی صاحب نے جو

حوالہ جات درج فرمائے ہیں وہ صحیح و درست ہیں اور مسئلہ متنازعہ فیہا کی

صور مختلفہ کو سمجھنے میں ان سے کافی بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ حق جل

شانہ مولف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مسلمانوں کو اس سے مستفیض

ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

یاربنا الکریم بحرمة النبی الکریم الرؤف الرحیم علیہ

وعلی الہ افضل الصلوات والتسلیم۔

نمقہ بقلم الفقیر ابو الفضل غلام علی غفرلہ

خادم العلم الشریف بالجامعۃ الحنفیۃ اشرف المدارس

اوکاڑہ

تاثرات صاحبزادہ والاشان مولانا علامہ الحاج

صاحبزادہ غلام محمد صاحب زید شرفم

سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھور شریف ضلع میانوالی

حامد او مصلیار سالہ موسومہ بہ حاضر و ناظر پڑھنے کا شرف حاصل

ہو جو کہ روح کے لیے تازگی اور ایمان کیلئے پختگی کا باعث ہو ابلکہ اہل

اسلام کے لیے اطمینان و ایقان اور زندگی کے سفر کے لیے بہترین نمونہ

ہے کیونکہ اس پر آشوب دور میں کفر و شرک کی تند و تیز آندھیاں چل

رہی ہیں جس کے لیے ایسی تصنیف ایک قوی حصار ہے بالخصوص جب کہ

بعض جماعتیں اسلام اور تبلیغ کے نام پر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہی میں

دھکیل رہی ہیں۔ ان سادہ لوح مسلمانوں کے دلوں سے عظمت

مصطفیٰ ﷺ کو مٹانے کی فکر میں ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے ایمان

بچانے کے لیے اس قسم کی ایمان افروز کتابوں کا مطالعہ کریں۔

زیر نظر رسالہ جامع اور مختصر رسالہ مسئلہ حاضر و ناظر میں شمع رسالت

کے پروانوں کے لیے مژدہ جانفرا ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ رب

العزت جل شانہ حضرت علامہ استاذی المکرم الحاج مفتی محمد امین

﴿زادہ اللہ شرفاً﴾ کو زیادہ سے زیادہ مذہب حق اہلسنت وجماعت کی خدمت کی توفیق انیق عطا فرمائے اور ان کی اس سعی میں برکت فرمائے اور ہم سب کیلئے اس سرچشمہ فیض کو جاری رکھے اور ہر مسلمان کو حضور سرور کائنات مفر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت و غلامی نصیب فرمائے اور آپ کی شفاعت سے بہرہ ور فرمائے اور اس بندہ ناچیز کو ان چند سطور کے ذریعہ شمولیت کرنے سے بطفیل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سعادت دارین نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

حررہ طالب الدعاء

ابو الضیاء فقیر غلام محمد غفرلہ
آستانہ عالیہ فتحیہ نقشبندیہ بھور شریف
تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی

تاثرات پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری پی ایچ ڈی

کراچی یونیورسٹی

عصر حاضر کے صاحب قلم مفکر اسلام ممتاز عالم دین اور فقیہ
عصر حسرت مولانا مفتی محمد امین صاحب نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
صفت ”شاہد“ پر ایک کتاب بعنوان ”حاضر و ناظر رسول صلی اللہ علیہ وسلم“ قلمبند
فرمائی ہے جس میں آپ نے ۷ فصلیں قائم کی ہیں اور اسلاف کے قواعد و
ضوابط کے مطابق عقل اور نقلی دلائل کے ذریعے صفت شاہد کو کھول کر
بیان فرمایا ہے۔ ساتھ ہی صفت شاہد کے وسیع معنوں سے نابلد افراد کو
سمجھانے کی بھرپور سعی فرمائی ہے۔ آپ نے مشاہدات میں دور حاضر
کے بھی کئی واقعات شامل کئے ہیں۔ آپ نے ان حضرات کا تعاقب بھی
کیا ہے جو صرف لغت کا آئینہ استعمال کرتے اور وہ بھی ایسا دھندلا کہ جس
میں اپنا چہرہ بھی صاف نظر نہ آئے تو اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف
کیسے نظر آئیں گے۔ آخر میں مصنف نے چند نصیحتیں بھی فرمائی ہیں۔
دعا ہے مولائے قدیر اس سعی کو قبول فرمائے اور قبلہ مفتی
صاحب کو اہلسنت کی مزید خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

فہرست مضامین

- | | |
|----|--|
| ۴ | ۱۔ حرفِ آغاز |
| ۵ | ۲۔ سبب تالیف |
| ۲ | ۳۔ نوائے وقت کا عکس |
| ۶ | ۴۔ مقدمہ |
| | ۵۔ فصل اول |
| ۱۲ | حاضر و ناظر کا مفہوم |
| | ۶۔ فصل دوم |
| ۱۳ | حاضر و ناظر کا ثبوت |
| ۲۴ | ۷۔ حدیث پاک |
| | ۸۔ فصل سوم |
| ۲۴ | اقوالِ اکابر |
| ۲۴ | ۹۔ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک |

۱۰۔ شیخ الحدیثین قدس سرہ کا قول مبارک

۲۷

۱۱۔ خواجہ ضیاء اللہ کا قول مبارک

۳۱

۱۲۔ خواجہ شہاب الدین سروردی کا قول مبارک

۳۱

۱۳۔ امام ربانی قدس سرہ کا قول مبارک

۳۲

۱۴۔ مولانا عبدالحی لکھنوی کا قول مبارک

۳۳

۱۵۔ حضرت ملا علی قاری کا قول مبارک

۳۳

۱۶۔ امام غزالی قدس سرہ کا قول مبارک

۳۴

۱۷۔ علامہ نور الدین حلبی کا قول مبارک

۳۵

۱۸۔ علامہ زر قانی کا قول مبارک

۳۵

۱۹۔ خواجہ ابو العباس مرسی کا قول مبارک

۳۶

۲۰۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا قول مبارک

۳۷

۲۱۔ شیخ الحدیثین کا دوسرا قول مبارک

۳۹

۲۲۔ امام قسطلانی کا قول مبارک

۳۹

۲۳۔ امام زر قانی کا دوسرا قول مبارک

۴۰

۴۱

۲۴۔ علامہ نور الدین حلبی کا قول مبارک

۴۲

۲۵۔ عارف باللہ ابن عثمان میر غنی کا قول مبارک

۴۳۔ شیخ محمد نبیرہ خواجہ نصیر الدین چراغ کا قول مبارک

۴۵

۲۷۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

۴۶

۲۸۔ شیخ احمد قدس سرہ کا قول مبارک

۴۹

۲۹۔ علامہ ابن حجر کا قول مبارک

۵۰

۳۰۔ خواجہ ابن عطاء اللہ سکندری

۳۱۔ **فصل چہارم**

۵۲

عقلی دلائل

۳۲۔ **فصل پنجم**

۶۹

اقوال مخالفین

۳۳۔ حضرت محمد حضرمی نے ۳۰ شہروں میں جمعہ پڑھایا، ۳ تا ۸

۳۴۔ **فصل ششم**

۷۸

حاضر و ناظر کے متعلق واقعات

۳۵۔ کرامت کی روشنی میں

۸۲

۳۶۔ فصل ہفتم

۹۱

نہ ماننے کی وجہ

۱۰۶

۳۷۔ محبت و عظمتِ مصطفیٰ ﷺ اہم چیز ہے

۱۲۳

۳۸۔ خاتمہ چند نصیحت کی باتیں

۱۲۶

۳۹۔ کن حضرات نے حاضر و ناظر مانا

۴۰۔ فصل ہشتم

حاضر و ناظر کے متعلق علمائے کرام کے تاثرات

۱۳۵ تا ۱۳۶

۱۔ جامع معقول حاوی فروع و اصول استاذ العلماء سیدی

المکرم العلامہ مولانا غلام رسول صاحب مدظلہ العالی

شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

۲۔ حضرت مولانا مفتی عبدالوہاب چشتی دامت برکاتہم ۱۳۴ تا ۱۳۸

۳۔ تقریظ از حضرت علامہ مولانا محمد یونس شاکر قادری ۱۳۹ تا ۱۴۰

مدرس جامعہ انوار القرآن کراچی

۴- حضرت مولانا عطاء المصطفیٰ صاحب اعظمی ۱۲۱ تا ۱۲۳

دارالعلوم امجدیہ کراچی

۵- حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب حنفی ۱۲۲ تا ۱۲۵

دارالعلوم امجدیہ کراچی

۶- سید محمد عارف شاہ کاظمی ۱۲۶ تا ۱۲۷

ایم اے عربک، ایم اے اسلامیات

فاضل علوم شرقیہ کراچی

۷- جامع المعقول والمنقول الادیب الاریب ۱۲۸ تا ۱۲۹

العلامہ مولانا محمد عبداللہ قادری

مہتمم جامعہ حنفیہ قصور شریف ۱۵۰، ۱۵۱

۸- استاذ العلماء بحر العلوم العلامة

السید محمد افضل حسین دامت برکاتہم

امین الفتویٰ دارالافتاء بریلی شریف

۹- حضرت مولانا مختار احمد صاحب قادری کراچی ۱۵۲، ۱۵۳

۱۰۔ مولانا علامہ حافظ معراج الاسلام صاحب ۱۵۶-۱۵۷

۱۱۔ الورع التقی الفاضل العلامة الحاج مولانا ابو داؤد ۱۵۸-۱۵۹

محمد صادق صاحب، خطیب زینت المساجد گوجرانوالہ

۱۲۔ حب الرسول العلامة الحاج مولانا ۱۶۰

حافظ احسان الحق مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد ہجویری جناح کالونی فیصل آباد۔

۱۳۔ علامہ عبد الحکیم شرف قادری زید شرف ۱۶۱-۱۶۲

۱۴۔ حضرت مولانا مفتی ظفر علی صاحب نعمانی دامت برکاتہم العالیہ ۱۶۳

مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی

۱۵۔ حضرت علامہ مولانا فیض اللہ صاحب مدظلہم العالی ۱۶۵-۱۶۶

ڈیرہ اسماعیل خاں

۱۶۔ شیخ القرآن، ابو البیان، العلامة ۱۶۷

الحاج مولانا غلام علی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مہتمم جامعہ حنفیہ دارالعلوم اشرف المدارس اوکاڑہ

۱۶۷

۱۷۔ صاحبزادہ والا شان مولانا علامہ الحاج

صاحبزادہ غلام محمد صاحب زید شرفم

سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھور شریف ضلع میانوالی

۱۶۹

۱۸۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری ﴿پی ایچ ڈی﴾

کراچی یونیورسٹی



مَصْنُفِ كِي دِيْغَرِ تَصَايِيفِ

اسٲ ڪوٽر
مجلد

اسٲ ڪوٽر
جهيزايشن

برهان شريف

اسٲ ڪوٽر
بغير مجلد

مقالات ايمنيه
حصه دوم
بلسله اصلاح اعمال

مقالات ايمنيه
حصه اول
بلسله اصلاح عقايد

خليفه الله

حاضر ناصر رسول الله ﷺ

حقوق ذو حين

ناشر: اداره اشاعت و تبليغ

محمد پوره: فيصل آباد

مَصْنُفِ كِي دِيكْر تَصَانِيْفِ

اسٲ ڪوٽر
مجلد

اسٲ ڪوٽر
جهيزائيشن

برهان شريف

اسٲ ڪوٽر
بغير مجلد

مقالات ايميني
حصه دوم
بلسله اصلاح اعمال

مقالات ايميني
حصه اول
بلسله اصلاح عقايد

خليفة الله

حاضر ناصر رسول الله ﷺ

حقوق ذوات

ناشر: اداره اشاعت و تبليغ

محمد پوره: فيصل آباد